الہدایۃ السنیۃ فی الاحادیث القدسیہ

احادیثِ قدسیہ

اللہ کی باتیں

حسب ارشاد

مبلغ اسلام فقیر حضرت مولانا سید عبدالوہاب شاہ بخاری صاحب مدظلہ

خلیفہ مجاز حضرت پیر حافظ ذوالفقار احمد صاحب نقشبندی مدظلہ

تالیف و ترجمہ

سحبان الہند حضرت مولانا احمد سعید دہلوی صاحب

وهو العلي العظيم



ورفعنا لك ذكرك

دارالمطالعہ
بالمقابل جامع مسجد اللہ والی
حاصل پور شہر ضلع بہاولپور
پاکستان TEL. 0696-42059
DAR-UL-MUTALIAH

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احادیثِ قدسیہ

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الهداية السنية في الاحاديث القدسية

احادیثِ قدسیہ

اللہ کی باتیں

تالیف و ترجمہ

سحبان الہند حضرت مولانا احمد سعید دہلوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

☆ ☆

حسب ارشاد

فقیر سید عبد الوہاب شاہ بخاری

شعبہ تحقیق و تصنیف

دار المطالعہ

بالمقابل جامع مسجد اللہ والی حاصل پور شہر ضلع بہاولپور (پاکستان)

E.Mail:darulmutallah@yahoo.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ اللہ اللہ

نام کتاب ــــــــــــ احادیث قدسیہ

مرتب ــــــــــــ مولانا احمد سعید دہلوی

اہتمام ــــــــــــ عابد شریف

ناشر ــــــــــــ دار المطالعہ

ملنے کے پتے

مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر اردو بازار لاہور Ph:7224228

عظیم اینڈ سنز لاہور ☆ ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور

بیت الکتب سرائیکی چوک بہاول پور ☆ مکتبہ سید احمد شہید لاہور

اقبال نعمانی بک سنٹر سابقہ طاہر نیوز پیپر اینڈ بک سینٹر صدر کراچی

مکتبہ الفقیر 223 سنت پورہ فیصل آباد

کتابستان شاہی بازار بہاول پور Ph:0621 874815

صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم

فہرست مضامین

نحمده ونصلی وسلم علی رسوله الکریم

آؤ اللہ سے باتیں کریں

انسان کبھی زیادہ پریشان ہو جاتا ہے۔ تو پھر اپنے دوست کے پاس چلا جاتا ہے اس کو اپنی پریشانی بتاتا ہے وہ اس کو اس پریشانی کا حل بتاتا ہے۔ اس طرح اس بندے کی پریشانی اللہ تعالیٰ دور کر دیتے ہیں' اس بات کو مشورہ کہتے ہیں۔

اس طرح بندہ بھی پریشانی میں اللہ سے بات کر سکتا ہے جب اس کے بنائے ہوئے بندے سے بات کرنے سے مسئلہ کا حل نکل سکتا ہے۔ تو خود اللہ تعالیٰ سے بات کرنے سے مسئلہ کا حل کیوں نہیں نکلے گا۔ یہ پی سی او۔ والے لوگ' لوگوں سے لوگوں کی بات کرا دیتے ہیں۔

یہ ہمارے دار المطالعہ والے دوست لوگوں کی اللہ سے بات کرانے کا انتظام کر رہے ہیں۔ جو انسانی مسائل کا حقیقی حل ہے جب تک انسانیت اس راہ پر نہیں آتی یہ گمراہی سے نہیں نکل سکتی انسان جب پریشان ہوتا ہے تو سوچتا ہے لیکن اسکے سوالات کا جواب اس کو کماحقہ کوئی نہیں دے سکتا' الاماشاء اللہ ۔ اس لئے وہ نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ کے متعلق بھی عجیب قسم کے وساوس میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اگر انسان اللہ تعالیٰ کی منشاء کو سمجھ لے تو پھر اس کو اس قسم کے خیالات نہیں آئیں گے۔ اس لئے احادیث قدسیہ کو اگر کوئی انسان پڑھ لے تو اس کو اپنے سوالات کا جواب مل جائے گا۔ اس لئے تمام مسلمانوں کو یہ کتاب ضرور پڑھنی چاہئے تاکہ اُن کی دنیا اور آخرت سنور جائے۔

واللہ یقول الحق وھو یھدی الی السبیل

والسلام

سید عبد الوھاب (شاہ صاحب بخاری)
خادم دار العلوم حاصل پور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ضروری گذارش

جنت کی کنجی اور دوزخ کے کھٹکے کی ترتیب کے بعد ایک عرصہ سے میں یہ خیال کر رہا تھا کہ احادیث قدسیہ کا ترجمہ بھی سہل اردو زبان میں کر دیا جائے تاکہ مسلمانوں کے لئے مفید اور نافع ہو اور میرے لئے نجات آخرت کا سبب اور باقیات الصالحات کا موجب ہو احادیث قدسیہ کے سلسلے میں نے کتابوں کی تلاش شروع کی اور حسن اتفاق سے مجھے ایک کتاب خطیرۃ القدیس و ذخیرۃ التانیس دستیاب ہوئی یہ کتاب ابوالنصر میر علی حسن خان صاحب کی تالیف ہے اور ۱۳۰۷ھ میں مطبع شاہجانیہ میں طبع ہوئی ہے کتاب نہایت محنت سے مرتب کی گئی ہے اور احادیث صحیحہ پر مشتمل ہے دوسری کتاب اسی سلسلے میں احادیث قدسیہ'' دستیاب ہوئی یہ کتاب غالباً خطیرۃ القدیس کا ترجمہ ہے جس کو ۱۳۲۵ھ میں مولانا عبدالاحد صاحب مالک مطبع مجتبائی نے اپنے اہتمام سے طبع کرایا ہے۔

خطیرۃ القدیس کے علاوہ بعض اور احادیث کا بھی اس میں اضافہ کیا گیا ہے ابھی میری جستجو کا سلسلہ جاری تھا کہ ۱۹۳۸ء میں مجھے برما کا سفر پیش آ گیا اور رنگون میں تقریباً دو ماہ سے زائد رہنے کا اتفاق ہوا میں اپنے مخلص دوست حضرت مولانا مفتی مرغوب احمد صاحب امام وخطیب سورتی جامع مسجد سے اپنے ارادے کا اظہار کیا' انہوں نے مجھے ایک اور کتاب کی جانب توجہ دلائی جو حیدر آباد کی مجلس دائرۃ المعارف سے شائع ہوئی ہے اور علامہ محمد مدنی کی تصنیف ہے کتاب کا نام الاتحاف السنیہ بالاحادیث القدسیہ ہے۔ میں نے برما کی واپسی پر ہندوستان آ کر اس کتاب کو حاصل کیا' اس کتاب کو احادیث قدسیہ کے سلسلے میں جامع اور مکمل پایا۔ مولانا عبدالرؤف مناوی نے اس کتاب کی تلخیص کی ہے اور اس کا نام بھی الاتحاف السنیہ رکھا ہے' یہ کتاب دمشق کے مطبع منیریہ میں طبع ہوئی ہے یہ کتاب بھی مجھے مل گئی اور انتہائی جستجو کے بعد میں نے چار کتابیں حاصل کر لیں۔ خطیرۃ القدیس و ذخیرۃ التانیس مصنف نواب میر حسن علی خان صاحب احادیث قدسیہ مترجمہ مولانا محمد خلیل الرحمٰن صاحب برہانپوری مطبع مجتبائی الاتحاف السنیہ بالاحادیث القدسیہ مصنفہ علامہ محمد مدنی مطبوعہ دائرۃ المعارف حیدر آباد الاتحاف السنیہ بالاحادیث القدسیہ مصنفہ الشیخ عبدالرؤف مناوی مطبع

منیر یہ دمشق الحمد اللہ ترجمہ کے وقت یہ چاروں کتابیں میری مطالعہ میں رہیں اور توکلا علی اللہ میں نے ترجمہ شروع کر دیا۔ لیکن سیاسی مشاغل کے باعث ترجمہ میں خلاف توقع بہت تاخیر ہوگئی میں اس فکر میں تھا کہ کوئی صورت فرصت کی میسر آئے تو اس کام کی تکمیل کی جائے۔

اعظم گڈھ کا مقدمہ

جون ۱۹۴۰ء میں مجھے مبارک پور کی ایک مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کیلئے دعوت دی گئی سنگ بنیاد کے سلسلے میں میں نے ایک تقریر کی اس تقریر کے بعض فقرے گورنمنٹ یوپی کے نزدیک کے قابل اعتراض قرار دیئے گئے اور میرے خلاف ڈیفینس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت مقدمہ چلایا گیا۔

دوران مقدمہ میں مجھے شبلی منزل میں قیام کا اتفاق ہوا اور علامہ سید سلیمان ندوی اور ان کے رفقاء سے استفادہ کا موقع میسر آیا سید صاحب موصوف نے ہر قسم کی ہمدردی اور اعانت کا وعدہ فرمایا اور ترجمہ کی تکمیل پر زور دیا۔ سید صاحب کی خواہش یہ تھی کہ میں دوران مقدمہ میں ہی اس کام کو پورا کرلوں۔ دارالمصنفین میں ہر قسم کی سہولت اور جملہ آسانیاں مجھے میسر تھیں سید صاحب اور مولانا مسعود علی صاحب کی توجہات خصوصی نے اور بھی زیادہ آمادہ کیا کہ میں دوران مقدمہ میں ہی کام شروع کردوں۔ لیکن بار بار دہلی کے آنے جانے نے طبیعت کو یکسو نہ ہونے دیا بالآخر ۲ جنوری ۱۹۴۱ء کو مقدمہ کا فیصلہ ہوا اور ایک ماہ کی قید کا حکم دیا گیا۔ قید چوں کہ محض تھی اس لئے میں نے اس فرصت کو غنیمت سمجھا اور اعظم گڈھ جیل میں خدا کے فضل وکرم سے اس کام کو پورا کرلیا جو عرصہ سے عدیم الفرصتی کے باعث قابو میں نہ آتا تھا۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذَالِکَ ط کتاب کا اصل نام تو الهداية السنيه فی الاحاديث القدسيه ہے لیکن عوام کی رعایت سے کتاب کا نام ''خدا کی باتیں'' رکھا ہے۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ کتاب مسلمانوں کیلئے مفید اور نافع ہو اور مسلمانوں کو اس کے پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا ہو اور اس فقیر کیلئے اللہ تعالیٰ اس کتاب کو آخرت کا ذخیرہ بنائے۔ آمین

فقیر احمد سعید کان اللہ لہ

احادیث قدسیہ

حدیث قدسی محدثین کی ایک خاص اصطلاح ہے۔قدس کے معنی پاکیزہ اور طاہر کے ہیں،اسی معنی میں ارض مقدسہ اور بیت المقدس بھی بولا جاتا ہے قرآن شریف میں ہے۔

یٰقَومِ ادۡخُلوُ الۡاَرۡضَ الۡمُقَدَّ سَۃَ الَّتِي کَتَبَ اللّٰہُ لَکُمۡ

(حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے قوم داخل ہو زمین پاک میں جو مقرر کر دی ہے اللہ نے تمہارے واسطے)

اللہ تعالیٰ چوں کہ تمام عیوب سے پاک اور تمام نقائص سے مبرا ومنزہ ہیں۔اس لئے ان کے ناموں میں سے ایک نام قدوس بھی ہے۔احادیث کو قدس کی طرف منسوب کرنے کا مطلب بھی یہی ہے کہ یہ حدیث اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہے۔اسی لئے احادیث قدسی کو احادیث الٰہی اور آثار الٰہی بھی کہا جاتا ہے۔

نبی کریم ﷺ حدیث قدسی کو جب بیان فرماتے تھے تو کبھی بواسطہ جبرئیلؑ بیان فرماتے تھے اور کبھی براہ راست حضرت حق جل مجدہ سے روایت کرتے تھے یعنی کبھی یوں فرماتے تھے کہ جبرئیلؑ نے مجھ سے کہا اور جبرئیلؑ سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور کبھی یوں ارشاد فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

پس حدیث قدسی کی تعریف یہ ہے کہ حدیث قدسی وہ حدیث ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو الہام یا خواب کے ذریعہ اطلاع دی ہو،یا حضرت جبرئیل کے واسطے سے اطلاع دی ہو،اور نبی کریم ﷺ نے اس کو اپنی عبارت اور اپنے الفاظ میں بیان کیا ہو۔

حضرت ملا علی قاریؒ نے حدیث قدسی کی حسب ذیل الفاظ میں تعریف کی ہے۔

الحدیث القدسی مایرویہ صدر الرواۃ وبرء الثقات علیھا افضل الصلوۃ واکمل التحیات عن اللہ تبارک وتعالیٰ تارۃ بواسطئہ جبرئیل علیہ السلام و تارۃ بالوحی والا لھام والمنام مفوضا الیہ التعبیر بای عبارۃ شاء من انواع الکلام ۔یعنی حدیث قدسی وہ ہے جس کو راویوں کے سردار اور ثقہ لوگوں کے چراغ نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ سے روایت کریں،کبھی بواسطہ جبرئیل اور کبھی بطریق الہام

ووحی اور کبھی بذریعہ خواب اوراس کے بیان کرنے میں آپ ﷺ مختار ہوں کہ جن الفاظ اور عبارت کے ساتھ چاہیں بیان کریں۔

حدیث قدسی کونقل کرنے میں رواۃ حدیث نے دوطریقے اختیار کیئے ہیں ایک تو قال رسول اللہ ﷺ فیما یروی عن ربہ اوردوسرا طریقہ نقل کیا ہے قال اللہ تعالیٰ فیما رواۃ عنہ رسول اللہ ﷺ

ان دونوں طریقوں کا مطلب ایک ہی ہے یعنی حدیث قدسی اللہ کا قول ہے جو نبی کریم ﷺ نے اپنی اُمت کو پہنچایا ہے۔

ایک شبہ اور اُس کا جواب

حدیث قدسی کے سلسلے میں ایک عام شبہ کیا جاتا ہے جس کا جواب اصول کی کتابوں میں مذکور ہے وہ شبہ یہ ہے کہ حدیث قدسی اور قرآن جب دونوں اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہیں تو حدیث قدسی اور قرآن میں کیا فرق ہے اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن جبرئیل علیہ السلام ہی کے واسطے سے نازل ہوا ہے اور حدیث قدسی کبھی خواب میں کبھی الہام کے ذریعہ کبھی کسی فرشتے کے واسطے سے اور کبھی براہ راست نبی کریم ﷺ کے قلب میں القا کی جاتی ہے قرآن شریف کے الفاظ وہی ہیں جو لوح محفوظ سے یقینی طور پر نازل کئے گئے ہیں اور حدیث قدسی کے متعلق نبی کریم ﷺ کو اختیار ہے کہ جن الفاظ میں چاہیں اس کے مفہوم کو بیان کردیں آپ پر الفاظ کی پابندی نہیں ہے قرآن شریف ہر زمانہ میں تواتر کے ساتھ قطعی طور پر نقل ہوا ہے اور حدیث قدسی کو یہ مرتبہ حاصل نہیں ہے اسی لئے اگر حدیث قدسی کو قرآن کے بجائے نماز میں پڑھا جائے تو نماز نہیں ہوگی قرآن شریف کلام معجز ہے اور حدیث قدسی کلام معجز نہیں ہے قرآن شریف کا منکر کافر ہے حدیث قدسی کا منکر کافر نہیں ہے۔

بعض حضرات اہل علم نے فرمایا، قرآن وہ الفاظ ہیں جن کو روح الامین کے واسطے سے نبی کریم ﷺ پر نازل کیا گیا ہے اور حدیث قدسی وہ معنی ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو بطریق الہام خبر دی ہے یا آپ ﷺ کو خواب میں بتائے اور آپ ﷺ کو اختیار دیا کہ آپ ان معنی کو اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

ان تمام جوابوں کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن شریف کے تو الفاظ بھی منزل من اللہ

ہیں اور حدیث قدسی کے الفاظ منزل من اللہ نہیں ہیں' قرآن شریف معجز ہے اور حدیث قدسی معجز نہیں ہے قرآن شریف کی نقل متواتر ہے اور حدیث قدسی کی نقل کو تو اتر میسر نہیں ایک بات اور بھی یاد رکھنی چاہیے جس طرح احادیث قدسی اور قرآن شریف میں فرق ہے اسی طرح حدیث قدسی اور دوسری احادیث میں بھی فرق ہے اور وہ فرق اس قدر کہ احادیث قدسیہ وہ ہیں جو حضرت حق جل مجدہ کی جانب منسوب کی جائیں باقی تمام احادیث نہ تو اللہ تعالیٰ کی جانب منسوب کی جاتی ہیں اور نہ اللہ تعالیٰ سے ان کو روایت کیا جاتا ہے۔

احادیث قدسیہ میں تعمیم

اگر چہ احادیث قدسیہ محض ان حدیثوں کو کہا جاتا ہے جن کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی جانب منسوب کیا ہو اور اللہ تعالیٰ سے روایت کیا ہو اسی لئے متقدمین کے نزدیک احادیث قدسیہ کی تعداد بہت کم ہے لیکن متاخرین نے اس میں توسیع کی ہے۔

اور ہر وہ حدیث جس میں اللہ تعالیٰ کا قول مذکور ہو اس کو بھی حدیث قدسی میں شامل کیا ہے' شیخ علامہ مدنی نے اس طریقہ کو اختیار کیا ہے اور اسی لئے انہوں نے **الاتحاف السنیہ** میں تقریباً آٹھ سو اٹھاون احادیث کو جمع کیا ہے ہم نے بھی ترجمہ میں حضرات متاخرین کے طریقے کو ترجیح دی ہے۔

تاکہ مسلمانوں تک زیادہ سے زیادہ احادیث کا ترجمہ پہنچایا جا سکے۔

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ط

فقیر

احمد سعید کان اللہ لہ

یکم ربیع الاول ۱۳۶۰ھ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

توحید

﴿۱﴾......حضرت علی بن موسیٰ رضا رحمة الله علیه سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں مجھ کو میرے باپ موسیٰ کاظم رحمة الله علیه نے یہ روایت اپنے باپ جعفر صادق رحمة الله علیه سے نقل کی ہے اور حضرت جعفر صادق رحمة الله علیه کو ان کے باپ حضرت زین العابدینؓ سے یہ حدیث پہنچی ہے اور حضرت زین العابدینؓ سے ان کے باپ حضرت امام حسینؓ نے بیان کی ہے حضرت امام حسینؓ فرماتے ہیں کہ میرے باپ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے کہ مجھ سے میرے حبیب اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ سے جبرئیل نے یہ حدیث بیان کی حضرت جبرئیلؑ فرماتے ہیں میں نے اللہ رب العزت جل جلالہ سے سنا ہے کہ فرماتا ہے لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ میرا قلعہ ہے جس شخص نے اس کلمہ کو پڑھا وہ میرے قلعہ میں داخل ہو گیا اور جو شخص میرے قلعہ میں داخل ہو گیا وہ میرے عذاب سے محفوظ ہو گیا۔ (صواعق محرقہ ابن حجر مکی)

﴿۲﴾......حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے جامع صغیر میں روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے بیشک میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود اور قابل پرستش نہیں جس شخص نے میری توحید کا اقرار کیا وہ میرے قلعہ میں داخل ہو گیا اور جس شخص نے میرے قلعہ میں داخلہ لے لیا وہ میرے عذاب سے بے خوف ہو گیا۔

﴿۳﴾......حضرت ابن عباسؓ کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بیشک میں اللہ ہوں میرے علاوہ کوئی عبادت کا مستحق نہیں میری رحمت کا میرے غضب اور غصہ کے مقابلے میں اظہار زیادہ ہوتا ہے جس شخص نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں تو اس کیلئے جنت ہے۔ (دیلمی)

مطلب یہ ہے کہ میری صفات تو سب یکساں ہیں لیکن اپنے بندوں کے ساتھ رحمت کا معاملہ زیادہ کرتا ہوں عربی کے الفاظ یہ ہیں سبقت رحمتی غضبی ترجمے میں مفہوم کا خلاصہ ذکر کیا ہے۔

﴿۴﴾......حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ایک اور روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَاۤ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـه میرا کلام ہے اور میں ہی وہ ہوں پس جس شخص نے اس کلمہ کو پڑھا اور جو میرے قلعہ میں داخل ہو گیا وہ میری پکڑ اور گرفت سے محفوظ اور بے خوف ہو گیا۔ (ابن النجار)

میں ہی وہ ہوں کا مطلب یہ ہے کہ اس کلمہ میں جس کی توحید کا ذکر ہے میں وہی معبود ہوں۔

ان روایتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کے رسول کی رسالت پر ایمان لائیں گے وہ دوزخ سے محفوظ رہیں گے۔

اگر اس عقیدے کے ساتھ اعمال بھی اچھے ہوئے تو دوزخ میں بھیجے ہی نہیں جائیں گے اور اگر اعمال اچھے نہ ہوئے اور فسق و فجور کرتے رہے تو اپنے گناہوں کی وجہ سے دوزخ میں جائیں گے لیکن سزا پوری کرنے کے بعد دوزخ سے نجات حاصل کرلیں گے۔ اور جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

﴿۵﴾......حضرت انسؓ کی روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں میں اپنے رب سے برابر شفاعت کی درخواست کرتا رہا اور وہ میری شفاعت قبول کرتا رہا یہاں تک کہ میں نے اس سے عرض کیا اے میرے رب! جس شخص نے لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہہ لیا اس کے حق میں میری شفاعت قبول کرلے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس شخص نے میری توحید کا اقرار کرلیا اور لَاۤ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه پڑھ لیا اس کی شفاعت سے آپ کا کوئی تعلق نہیں اور آپ کا یہ منصب نہیں کہ آپ اس کی شفاعت کریں گے بلکہ اس کلمہ کا تو میری ذات سے تعلق ہے اور میں اپنے حلم اپنی عزت اور اپنی رحمت کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں کسی کلمہ پڑھنے والے اور اپنی توحید کا اقرار کرنے والے کو آگ میں نہیں چھوڑوں گا۔ (ابویعلی)

مطلب یہ ہے کہ توحید کے اور رسالت کے قائل ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہیں گے۔

﴿۶﴾......جب کوئی مسلم لَاۤ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـه کہتا ہے تو یہ کلمہ آسمانوں کو طے کرتا ہوا حضرت حق کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کلمہ کو ٹھہرنے کا حکم دیتا ہے یہ کلمہ عرض کرتا ہے الٰہی مجھے کس طرح سکون ہو ابھی میرا پڑھنے والا تو بخشا ہی نہیں گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس وقت تجھ کو اس کی زبان سے جاری کیا تھا میں نے اسی وقت پڑھنے والے کی

مغفرت کردی تھی۔ (ابن عساکر)

﴿۷﴾...... جب کوئی بندہ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے ملائکہ سے ارشاد فرماتا ہے میرا بندہ اس بات کا اظہار کر رہا ہے کہ میرے سوا اس کا کوئی رب نہیں ہے میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اس بندہ کو بخش دیا۔ (ابن عساکر)

﴿۸﴾...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے تمہارا پروردگار فرماتا ہے میں اس بات کا مستحق ہوں کہ مجھ ہی سے خوف کیا جائے اور میرے علاوہ کسی دوسرے کو معبود نہ بنایا جائے۔ پس جو شخص کسی دوسرے کو معبود بنانے سے محفوظ رہا اور اس نے میرے سوا کسی کو معبود اور قابل پرستش نہ سمجھا تو مجھے یہ لائق ہے کہ میں اس کی مغفرت کر دوں۔
(احمد، ترمذی، نسائی)

﴿۹﴾...... ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے میرا جنات کا اور انسان کا عجیب معاملہ ہے میں ان کو پیدا کرتا ہوں اور یہ میرے علاوہ دوسروں کی عبادت کرتے ہیں میں ان کو رزق دیتا ہوں اور یہ شکر یہ دوسروں کا ادا کرتے ہیں۔ (جامع صغیر)

﴿۱۰﴾...... ابوسعیدؓ کی روایت میں ہے اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا اے موسیٰ آسمان اور جو کچھ اس میں ہے زمین اور جو کچھ اس میں ہے، سمندر اور جو کچھ اس میں ہے اگر یہ سب چیزیں کسی ترازو کے ایک پلڑے میں رکھدی جائیں اور کلمہ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے تو یہ کلمہ ان تمام چیزوں سے بھاری ہوگا۔ (ابویعلی)

﴿۱۱﴾...... حضرت انسؓ کی روایت میں ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر وحی نازل کی اے موسیٰ امت محمدیہ میں کچھ ایسے حضرات ہونگے جو سفر میں اونچی نیچی زمین پر چڑھتے اترتے لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ کی شہادت دیں گے، ان کا ثواب اور بدلہ میرے ذمہ مثل انبیاء علیہ السلام کے ہے۔ (دیلمی)

یعنی وہ لوگ سفر میں خاص طور پر ہر نشیب و فراز کے موقعہ پر میری توحید کا اعلان کریں گے تو ان کو نبیوں کے مانند اجر دیا جائے گا۔

﴿۱۲﴾...... حضرت ام ہانیؓ سے روایت ہے کہ قیامت کے دن ایک پکارنے والا پکار کر کہے گا یعنی اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے توحید والو! تم آپس میں ایک دوسرے کی خطائیں معاف کردو اور تمہارا اجر وثواب میرے ذمے ہے۔ (طبرانی)

یعنی دنیا میں جو کچھ ہوا تھا اور ایک نے دوسرے پر زیادتی کی تھی وہ ایک دوسرے کو معاف کردو اور یہ فرمایا کہ ثواب ہمارے ذمے ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی پر ظلم ہوا یا زیادتی ہوئی اور وہ معاف کردے تو اس کا ثواب ہم دیں گے۔

﴿۱۳﴾...... ابن عباس کی یک روایت میں ہے کہ عرش الٰہی پر یہ الفاظ لکھے ہوئے ہیں جس شخص نے لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُول اللّٰہ کہا میں اس کو عذاب نہیں کروں گا۔ (اربعین لاسماعیل بن عبدالغافر القاری) یعنی کلمہ کا قائل ہمیشہ عذاب میں نہیں رہے گا۔

﴿۱۴﴾...... حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ تمہارا رب فرماتا ہے اگر میرے بندے میری پوری پوری اطاعت کریں تو میں رات کو ان پر بارش کیا کروں اور دن کو کاروبار کی غرض سے دھوپ نکال دیا کروں اور کڑک کی آواز سے ان کو محفوظ رکھوں۔ (احمد حاکم)

یعنی رات کو جب گھروں میں سوتے ہوں تو مینہ برسادوں اور دن کو کاروبار کیلئے بارش کھول دیا کروں اور بجلی کی کڑک سے بھی محفوظ رکھوں۔ مطلب یہ ہے کہ بندے فرماں بردار بن جائیں تو بلا کسی تکلیف کے ان کی حاجتیں پوری کردیا کروں۔

﴿۱۵﴾...... حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے میں اللہ ہوں! میرے علاوہ کوئی دوسرا بندگی کے لائق نہیں، میں مالک ہوں ملک کا اور بادشاہ ہوں تمام بادشاہوں کا تمام بادشاہوں کے قلوب میرے ہاتھ میں ہیں۔ جب بندے میری اطاعت اور فرماں برداری کرتے ہیں تو میں ان کے بادشاہوں کے دل ان کی طرف پھیر دیتا ہوں اور بادشاہ ان کے ساتھ نرمی اور شفقت کا برتاؤ کرتے ہیں اور جب میرے بندے میری نافرمانی کرتے ہیں تو میں ان کے بادشاہوں کے قلوب ان کے خلاف کردیتا ہوں اور بادشاہ ان پر ظلم کرتے ہیں اور ہر قسم کے عذاب میں

ان کو مبتلا کرتے ہیں تو جب کبھی ایسا ہو کہ تمہارے بادشاہ ظالم ہو جائیں تو تم بجائے اس کے کہ بادشاہوں کو کوسو اور ان کو بد دعا دو اپنے نفسوں کی اصلاح کیا کرو اور ذکر الٰہی میں مشغول ہو کر میرے سامنے تضرع اور گریہ وزاری کیا کرو تا کہ میں تمہارے بادشاہوں کے شر کو تم سے روک دوں۔ (ابونعیم فی الحلیہ)

﴿۱۶﴾...... حضرت انسؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے میں نے تین سو دس سے کچھ زیادہ خصلتیں پیدا کی ہیں اگر کوئی شخص ان میں سے ایک عمل بھی لیکر میرے پاس آئے گا بشرطیکہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہ کی شہادت ہمراہ لائے تب بھی اس کو جنت میں داخل کروں گا۔ (طبرانی فی الاوسط)

یعنی اسلام کے اعمال میں سے کوئی ایک ہی عمل لے آئے گا مگر توحید کا قائل ہو مشرک نہ ہو' تب بھی اس کو بخش دیا جائے گا اور کبھی نہ کبھی جنت میں داخل کر دیا جائے گا حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت میں بجائے (۳۱۰) کے ۳۱۵) ہیں۔

﴿۱۷﴾...... حضرت ابوذرؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص میرے علاوہ کسی کو اپنی امیدوں کا مرکز بناتا ہے تو میں اس کی امید کو ناامیدی سے بدل دیتا ہوں اور اس کی امیدوں کو ناکام کر دیتا ہوں اور ایسے شخص کو اپنے قرب ووصل سے دور کر دیتا ہوں کیا سختیوں میں میرا بندہ میرے غیر سے امید قائم کرتا ہے' حالاں کہ سختیاں میرے ہاتھ میں ہیں' میں زندہ ہوں اور کریم ہوں کیا میرے غیر سے امید کرتا ہے حالاں کہ ہر قسم کے دروازے کی کنجیاں میرے ہاتھ میں ہیں اور میرا دروازہ ہر وقت کھلا ہے وہ کون شخص ہے جس نے اپنی بڑی سے بڑی مصیبت میں مجھ سے امید قائم کی اور مجھ کو پکارا اور میں نے اس کی امید کو منقطع کر دیا۔ کون ہے وہ شخص جس نے بڑے سے بڑے گناہ کی معافی کے متعلق مجھ سے امید قائم کی اور میں نے اس کی امید کو منقطع کر دیا' میں نے بندوں کی امیدوں کو اپنے سے قریب کر رکھا ہے۔ اور جو قوم میری پاکی بیان کرنے سے تھکتی نہیں اس سے آسمانوں کو پر کر رکھا ہے۔

وائے افسوس ان پر جو مجھ سے ناامید ہوتے ہیں اور وائے بدبختی ان کی جو میری نافرمانی کرتے ہیں اور میرے حقوق کی رعایت نہیں کرتے۔ (دیلمی)

شرک اور الحاد

﴿۱﴾...... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت میں اس بندے سے دریافت کرے گا جو کم سے کم عذاب میں مبتلا ہوگا تو کیا تو اس عذاب سے نجات حاصل کرنے کیلئے اگر تیرے ہاتھ میں دنیا کی کوئی چیز ہوتی تو دے دیتا یہ بندہ کہے گا بے شک میرے پاس جو کچھ بھی ہوتا وہ دے کر اس عذاب سے نجات حاصل کرتا' اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تو تجھ سے جب تو آدم کی پشت میں تھا۔ بہت ہی ہلکی چیز طلب کی تھی اور وہ یہ تھی کہ میرے ساتھ شرک نہ کیجیو لیکن! تو نے انکار کیا اور تو نے میرے ساتھ شرک کیا۔ (بخاری مسلم)

یعنی آج سب دیگر عذاب سے بچنا چاہتا ہے لیکن دنیا میں صرف ایک چھوٹا سا مطالبہ پورا نہ کر سکا اور وہ مطالبہ اس قدر تھا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا یہ جو فرمایا کہ تو آدم کی پشت میں تھا اس سے اسی میثاق اور عہد کی طرف اشارہ ہے جو عام طور پر اولاد آدم سے لیا گیا تھا یعنی اَلَسْتُ بِرَبِّکُم کا عہد۔

﴿۲﴾...... حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے' اے ابن آدم تو جب تک مجھ کو پکارتا رہے گا اور مجھ سے امید رکھے گا' میں تیری مغفرت کرتا رہوں گا خواہ تو کسی حالت میں ہو اور مجھے کچھ پرواہ نہیں اے آدم کی اولاد تیرے گناہ اگر اس قدر زیادہ ہوں کہ آسمانوں تک پہنچ جائیں اور تو مجھ سے بخشش طلب کرے تو بھی میں ان گناہوں کو بخش دوں اور مجھے کچھ پرواہ نہیں' اے ابن آدم اگر تو مجھ سے ایسی حالت میں ملاقات کرے کہ تیرے پاس اتنی خطائیں ہوں جن سے زمین بھر جائے' مگر ان خطاؤں اور گناہوں میں شرک نہ ہو تو میں تجھ سے اتنی ہی مغفرت کے ساتھ ملاقات کروں گا۔ (ترمذی)

مطلب یہ ہے کہ اگر گناہ زمین پر پھیلائے جائیں تو زمین کے کونے بھر جائیں اتنے وسیع گناہوں کا استقبال اتنی ہی وسیع رحمت سے کیا جائے گا بشرطیکہ ان گناہوں میں شرک نہ ہو۔

﴿۳﴾۔ حضرت ابن عباسؓ رسول ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ میں اس کے گناہ بخشدینے اور معاف کردینے کی قدرت رکھتا

ہوں تو میں اس کی خطائیں بخش دیتا ہوں اور کچھ پرواہ نہیں کرتا بشرطیکہ وہ میرے ساتھ کسی شے کو شریک نہ کرتا ہو۔ (شرح السنہ)

﴿۴﴾۔ حضرت ابوذرؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے آدم کے بیٹے جب تک تو میری عبادت کرتا رہے گا اور مجھ سے امید رکھے گا اور میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرے گا تو میں تیری مغفرت اور بخشش کرتا رہوں گا، تو اگر آسمان اور زمین سے لبریز خطائیں لے کر میرے سامنے آئے گا تو میں اسی مقدار میں بخشش اور مغفرت لے کر تیرا استقبال کروں گا، اور تیرے گناہ معاف کردوں گا اور کچھ پروا نہ کروں گا۔ (طبرانی)

مطلب یہ ہے کہ شرک نہ ہو تو تمام خطاؤں اور گناہوں کی بخشش و مغفرت کی امید ہے اور یہ جو فرمایا کچھ پرواہ نہ کروں گا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں بااختیار ہوں خواہ گناہ کتنے ہی زائد ہوں ان کے بخش دینے میں بھی کسی کی پرواہ یا کسی کا خطرہ نہیں ہے۔''

﴿۵﴾۔ حضرت عیاض بن حمار المجاسعیؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دن اپنے خطبے میں ارشاد فرمایا۔ لوگو! آگاہ ہو جاؤ کہ میرے اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ تم کو وہ باتیں بتادوں جن کی تم کو خبر نہیں اور اللہ تعالیٰ نے مجھ کو وہ باتیں آج ہی بتائی ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو مال میں نے کسی بندے کو دیا ہے وہ اس کے لئے حلال ہے اور بیشک میں نے اپنے تمام بندوں کو صحیح فطرۃ اور صحیح دین پر پیدا کیا ہے مگر ان کے پاس شیاطین آئے اور ان کو ان کے دین سے جس پر میں نے پیدا کیا تھا بہکا دیا۔ اور جو چیزیں میں نے اپنے بندوں کیلئے حلال کی تھیں ان کو حرام کر دیا اور ان شیاطین نے ان کو حکم دیا کہ وہ میرے ساتھ شرک کریں اور ایسی چیزوں کو میرا شریک ٹھہرائیں جن پر میں نے کوئی دلیل نہیں بھیجی، بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین کی مخلوق پر ایک نظر ڈالی تو سوائے چند اہل کتاب کے جو اپنے دین پر قائم تھے تمام اہل عرب اور عجم پر غضبناک ہوا، اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا میں نے تجھ کو مبعوث کیا ور اس لئے نبی بنا کر بھیجا کہ تیرا بھی امتحان لوں اور تیری وجہ سے تیری قوم کا بھی امتحان کروں میں نے تجھ پر کتاب نازل کی ہے ایسی کتاب جس کو کوئی پانی دھو نہیں سکتا جس کتاب کو تو سوتے اور جاگتے پڑھتا رہتا ہے اور بے شک میرے اللہ نے مجھ کو حکم دیا کہ

میں قریش کو فنا کر دوں اور ان کو جلا کر خاک کر دوں تو میں نے عرض کیا' اے اللہ! اگر میں ایسا کرونگا تو قریش میرے سر کو کچل کر روٹی کی ایک ٹکیا بنا دیں گے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو ان کو جلا وطن کر دے جس طرح انہوں نے تجھے جلا وطن کیا تو ان سے جہاد کر ہم تیری مدد کریں گے اور تو اپنے لشکر پر مال خرچ کر ہم تیری مال سے اعانت کریں گے اور اے محمد ﷺ تو ان پر لشکر کشی کر ہم تیرے لشکر کی پانچ گنی تعداد سے امداد کریں گے اور اپنے فرماں برداروں کو ہمراہ لے کر ان لوگوں سے جنگ کر جو تیری نافرمانی کرتے ہیں۔ (مسلم)

میں نے کوئی دلیل نہیں اتاری کا مطلب یہ ہے کہ شیطان بے دلیل اور بے سر و پا باتوں سے میرے بندوں کو گمراہ کرتے ہیں عرب و عجم پر غضبناک ہونے سے مراد یہ ہے کہ آپ کا امتحان تو اس اعتبار سے کہ آپ ﷺ کا کام کس طرح انجام دیتے ہیں اور اپنی قوم کے مظالم پر کہاں تک صبر کرتے ہیں اور قوم کا امتحان یہ ہے کہ وہ آپ کا اور آپ کے دین کا کس طرح استقبال کرتی ہے کتاب سے مراد قرآن شریف ہے جو کسی کے مٹائے نہیں مٹ سکتا سوتے جاگتے پڑھتے رہنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو ہر وقت اس کی اشاعت کی فکر لگی ہوئی ہے پانچ گنے لشکر سے مراد فرشتوں کا وہ لشکر ہے جو بدر اور حنین میں مسلمانوں کی امداد کیلئے بھیجا گیا تھا۔

﴿۶﴾...... حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تمام شرکاء کے شرک کی بے نیازی سے زیادہ بے پرواہوں جس شخص نے کوئی عمل کیا اور اس عمل میں میرے غیر کو شریک کر لیا تو میں اس کو اور اس کے شرک کو چھوڑ دیتا ہوں (مسلم)

﴿۷﴾...... حضرت ابو ہریرہؓ کی دوسری روایت میں ہے جس شخص نے کسی عمل میں میرے غیر کو شریک کر لیا تو میں اس سے بیزار ہوں اور وہ عمل اسی کیلئے ہے جس کیلئے کیا گیا میرا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ (مسلم)

مطلب یہ ہے کہ شرک ایسی بری چیز ہے کہ مخلوق میں سے بھی کوئی پسند نہیں کرتا اور جب مخلوق پسند نہیں کرتی تو میں تو خالق ہوں مجھ کو شرک سب سے زیادہ ناپسند ہے۔

﴿۸﴾...... شداد بن اوسؓ کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس کسی کو بھی

میرے ساتھ شریک کیا جائے میں ان تمام شرکاء میں سے بہتر اور اعلیٰ ہوں جس نے میرے ساتھ کسی کو شریک کیا تو اس کے تمام عمل خواہ قلیل ہوں یا کثیر سب اس شریک کیلئے ہیں جس کو میرے ساتھ شریک کیا اور میں اس شخص سے بے پروا اور بے نیاز ہوں۔ (طبرانی' احمد)

یعنی اگر کسی کو میرے ساتھ شریک کیا تو وہ میری مخلوق سے ہوگا اور لا محالہ میں اس سے بہتر اور برتر ہوں' بہتر کے ساتھ کمتر کو شریک بنانا کس قدر ظلم ہے۔

﴿۹﴾......ضحاک سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تمام شرکاء میں سے بہترین شریک ہوں جس شخص نے میرے ساتھ کسی کو شریک کیا تو وہ شریک ہی کیلئے ہے اے لوگو! اپنے اعمال میں خلوص پیدا کرو اللہ تعالیٰ وہی عمل قبول کرتا ہے جو خالص اسی کیلئے کیا جائے جب کوئی کام کیا کرو تو یہ نہ کہا کہ یہ اللہ کیلئے ہے اور یہ ناتے کیلئے ہے اگر ایسا کہو گے تو وہ عمل اللہ کیلئے نہ ہوگا۔ رشتے ناتے ہی کیلئے ہوگا اور نہ کسی عمل میں یہ کہا کرو کہ اتنا تو اللہ کیلئے اور اتنا ہماری خاندانی عزت کیلئے ہے اگر ایسی تقسیم کرو گے تو تمہاری عزت کیلئے ہوگا اور اللہ تعالی کیلئے اس میں کچھ نہ ہوگا۔

رحم اصل تو بچہ دانی کو کہتے ہیں لیکن اس سے گود پیٹ کی رشتہ داریاں مراد ہوتی ہیں زمانہ جاہلیت میں خاندان اور برادری کا بہت پاس ہوتا تھا یہاں تک کہ نیک کاموں اور صدقہ خیرات میں انہوں نے یہ طریقہ اختیار کرلیا تھا کہ خیرات کی رقم کا ایک حصہ اللہ کیلئے اور ایک حصہ برادری اور خاندان کی عزت کیلئے مقرر کرلیا کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا اور یہ حکم دیا کہ اگر اللہ کے ساتھ رشتہ داریوں اور خاندان کی عزت کو شریک کرو گے تو یہ صدقہ خیرات برادری کیلئے ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ کا اس سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔

﴿۱۰﴾......حضرت انسؓ کی روایت میں ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے میں صرف وہ چیز قبول کرتا ہوں جو میری ہی ذات کیلئے کی جائے۔ (بخاری فی تاریخہ)

﴿۱۱﴾......حضرت ابوہریرہؓ کی روایت میں ہے کہ قیامت میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ آزر سے ایسی حالت میں ملاقات کریں گے کہ اس کا چہرہ سیاہ اور خاک آلود ہوگا حضرت ابراہیم علیہ السلام اس سے فرمائیں گے میں تجھ سے نہ کہتا تھا کہ تو میری نافرمانی نہ کر وہ جواب میں کہے گا آج سے میں تیری نافرمانی نہ کروں گا۔ حضرت

ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے تو نے وعدہ کیا تھا کہ میں تجھ کو قیامت کے دن رسوا نہ کروں گا اس سے بڑھ کر اور کیا رسوائی ہوگی جو میرے اس باپ کی وجہ سے جو خدا کی رحمت سے محروم ہے ہو رہی ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اے ابراہیم علیہ السلام! میں تو جنت کو کافروں کیلئے حرام کر چکا ہوں پھر ارشاد ہوگا اے ابراہیم علیہ السلام اپنے پاؤں کے نیچے دیکھو حضرت ابراہیم جب دیکھیں گے تو ان کو معلوم ہوگا کہ ان کا باپ ایک کیچڑ میں لتھڑا ہوا بجّو ہے جس کے پاؤں پکڑ کر دوزخ میں ڈالا جا رہا ہے۔ (بخاری)

شرک اور غیر اللہ کی پرستش ایسی بری چیز ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد بھی دوزخ سے نہ بچ سکے۔

﴿۱۲﴾...... حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا تیری امت کے لوگ ہر ایک بات میں بحث مباحثہ کرتے رہیں گے کہ یہ کیوں ہوا اور یہ کیسے ہوا اور یہ کیوں کر ہوا یہاں تک کہ یہ بھی کہا جائے گا کہ اچھا صاحب یہ اللہ تعالیٰ نے تو تمام خلق اور کائنات کو پیدا کیا تو اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا۔ (مسلم)

مطلب یہ ہے کہ تیری امت میں ایسے بھی لوگ ہوں گے جو میری ذات کو اپنی بحث اور مناظرہ کا موضوع بنائیں گے اور میری ذات میں مختلف شکوک وشبہات پیدا کریں گے جیسے ملحد دہریئے اور خدا کے منکر۔

﴿۱۳﴾...... حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ابن آدم نے مجھ کو جھٹلایا حالاں کہ اس کو یہ لائق نہیں اور مجھ کو برا کہا حالاں کہ آدم کی اولاد کو یہ لائق نہیں۔ میری تکذیب تو یہ ہے کہ ابن آدم کہتا ہے کہ میں نے جس طرح پہلی مرتبہ اس کو پیدا کیا ہے دوبارہ ہرگز نہ پیدا کرونگا حالاں کہ دوسری مرتبہ پیدا کرنا پہلی مرتبہ کے پیدا کرنے سے مجھ پر زیادہ مشکل نہیں اور اس کا برا کہنا یہ ہے کہ وہ میرے لئے اولاد ثابت کرتا ہے حالاں کہ میں ایسا یکتا اور بے نیاز ہوں کہ نہ مجھ سے کوئی پیدا ہوا اور نہ مجھ کو کسی نے جنا اور نہ کوئی میرا ہمسر ہے اور نہ کفو۔ (بخاری)

﴿۱۴﴾...... ابن عباسؓ کی روایت میں اس طرح ہے کہ ابن آدم کا برا کہنا یہ ہے کہ میرے لئے اولاد ثابت کرتا ہے حالاں کہ میں اس بات سے پاک ہوں کہ کسی کو بیوی یا

بیٹا بناؤں۔ (بخاری)

مطلب یہ ہے کہ جس نے تمام کائنات کو پہلی مرتبہ بدوں کسی دشواری کے پیدا کرلیا اس کو دوبارہ پیدا کرنے میں کیا دشواری ہوسکتی ہے یہ ان لوگوں کا جواب ہے جو مردوں کے قیامت میں زندہ ہونے کے قائل نہیں ہیں، یعنی قیامت کے منکر حشر کے منکر حساب کے منکر اور عذاب وثواب کے منکر، اولاد کا قصہ یہ ہے کہ یہود حضرت عزیر علیہ السلام کو اور نصاری حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں اور کفار مکہ فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں کہا کرتے تھے اس حدیث میں انکار ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام عیوب سے پاک ہے جو اس کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ط

﴿۱۵﴾......حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے آدم کی اولاد زمانے کو گالی دیتی ہے زمانے کو برا کہتی ہے حالانکہ زمانہ تو میں ہوں رات دن کی گردش میرے ہاتھ میں ہے ایک دوسری روایت میں ہے رات دن کو میں بدلتا ہوں اور جب چاہوں گا تو اس کو اُلٹ پلٹ کر ختم کردوں گا۔ (بخاری ومسلم وغیرہ)

﴿۱۶﴾......ابن آدم زمانے کو گالی دے کر مجھے تکلیف پہنچاتا ہے میں ہی تو زمانہ ہوں میرے ہاتھ میں تمام کاموں کی باگ ہے میں ہی رات اور دن کو الٹتا پلٹتا ہوں۔
(احمد عن ابی ہریرہ)

﴿۱۷﴾......حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک روایت میں ہے ابن آدم یاخیبۃ الدھر کہہ کر مجھے اذیت پہنچاتا ہے کوئی شخص یاخیبۃ الدھر نہ کہا کرے میں ہی زمانہ ہوں اور زمانے کے دن رات کا الٹ پھیر میرے ہاتھ میں ہے۔ (ابوداؤد حاکم)

یعنی برا زمانہ یا اے کمبخت زمانے ایسے الفاظ نہ کہا کرے جس سے زمانے کی برائی ہوتی ہو۔

﴿۱۸﴾......ایک اور روایت میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے بندے سے قرض مانگا تو اس نے مجھ کو قرض نہیں دیا بندہ مجھ کو برا کہتا ہے اور میری برائی کرتا ہے اور وہ سمجھتا نہیں ہائے زمانہ وائے زمانہ کیا کرتا ہے اور یہ نہیں کہ زمانہ تو میں ہوں۔ (حاکم)

﴿۱۹﴾......ایک اور روایت میں اس طرح ہے کہ نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے

ہیں زمانے کو گالی نہ دیا کرو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں زمانہ ہوں رات دن کا نیا کرنا اور پرانا کرنا میرے ہاتھ میں ہے اور میں ہی ایک قوم کی بادشاہت کے بعد دوسری قوم کو بادشاہ بنایا کرتا ہوں۔ (بیہقی)

مطلب یہ ہے کہ بعض لوگ حوادثات زمانہ سے متاثر ہو کر زمانے کو برا کہنے لگتے ہیں حالاں کہ زمانہ کوئی کام نہیں کرتا زمانے میں جو واقعات اور حوادثات رونما ہوتے ہیں اور جو انقلاب ہوتے رہتے ہیں وہ تمام حضرت حق تعالیٰ کی مشیت اور ان کے حکم سے ہوتے ہیں لوگ اپنی بے وقوفی سے یا جان بوجھ کر زمانے کو برا کہتے ہیں گالیاں دیتے ہیں زمانے کو برا کہنا درحقیقت اللہ تعالیٰ کو برا کہنا ہے کیونکہ اصل فاعل تو وہ ہیں اس لئے اس فعل سے منع فرمایا۔

﴿۲۰﴾......زید بن خالد سے روایت ہے کہ جس سال صلح حدیبیہ کا واقعہ پیش آیا ہے اسی سال کا ذکر ہے کہ ایک رات کو کچھ بارش ہوئی صبح کو نبی کریم ﷺ نے نماز کے بعد اصحاب کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا تمہیں معلوم ہے تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا' صحابہ نے عرض کیا' اللہ اور اس کا رسول زیادہ جاننے والا ہے ہمیں تو معلوم نہیں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے میرے بندوں نے اس حال میں صبح کر دی کہ بعض ان میں سے مجھ پر ایمان رکھتے تھے اور بعض میرے ساتھ کفر کرتے تھے جنہوں نے صبح اٹھ کر یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم اور رحمت سے بارش کی وہ تو میرے مومن ہیں اور تاروں کے کافر ہیں اور جنہوں نے صبح اٹھ کر یہ کہا کہ فلاں تارے کی گردش اور اس کے طلوع سے بارش ہوئی وہ تارے پر ایمان لائے اور انہوں نے میرے ساتھ کفر کیا۔ (بخاری)

یعنی جو لوگ بارش کو کسی تارے کی جانب منسوب کرتے ہیں جیسے کاہن یا نجومی تو یہ لوگ تاروں کے مومن اور خدا کے کافر ہیں اور جو لوگ بارش کو خدا کی طرف منسوب کرتے ہیں وہ خدا کے مومن اور تاروں کے کافر ہیں یہ واقعہ چونکہ حدیبیہ کے سال میں پیش آیا تھا اسلئے حضرت زید بن خالدؓ نے حدیبیہ کے سال کا ذکر کیا حدیبیہ وہ مقام ہے جہاں نبی کریم ﷺ نے کفار سے صلح کی تھی۔

﴿۲۱﴾......حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے جب میں نے اپنے بندوں پر کوئی نعمت نازل کی تب ہی ان میں دو فریق ہو گئے ایک فریق

مجھ پر ایمان لایا اور تاروں سے کفر کیا اور ایک فریق نے تاروں کو موثر بالذات سمجھا اور میرے ساتھ کفر کیا۔ (نسائی)

یعنی بعض لوگ تو ہر نعمت کو میرا احسان سمجھتے ہیں اور میری ہی طرف منسوب کرتے ہیں لیکن بعض تاروں کے طلوع اور غروب کے ساتھ منسوب کرتے ہیں اور تاروں کی گردش کو مؤثر بالذات سمجھتے ہیں سو یہ لوگ میرے منکر اور تاروں کے مومن ہوتے ہیں۔

﴿۲۲﴾...... ایک اور روایت میں ہے کہ جس رات کو بارش ہوئی تھی اس کی صبح کو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کچھ تم سنتے ہو تمہارے پروردگار نے آج کی رات کیا فرمایا وہ فرماتا ہے جب کوئی نعمت اور احسان اپنے بندوں پر کرتا ہوں تو ایک فریق اس نعمت کا کفر کرتا ہے وہ ناشکرو نافرمان طائفہ کہتا ہے فلاں فلاں تارے کی وجہ سے ہم پر بارش کی گئی پس یہ گروہ میرے ساتھ کفر کرتا ہے اور تاروں پر ایمان لاتا ہے۔ (نسائی)

﴿۲۳﴾...... حضرت سلمان فارسیؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اے ابن آدم تین باتیں ایسی ہیں جن میں سے ایک کا تعلق تو صرف میرے ساتھ ہے اور ایک کا تعلق صرف تیرے ساتھ ہے اور ایک بات ایسی ہے جو میرے تیرے درمیان مشترک ہے جس بات کا تعلق میرے ساتھ ہے وہ تو یہ ہے کہ میری عبادت اور پوجا کیا کر میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کیا کر اور جس بات کا تعلق صرف تیرے ساتھ ہے وہ یہ ہے کہ تو جو عمل کرے اس کا میں تجھ کو بدلہ دوں اور اگر میں بخش دوں تو میں غفور رحیم ہوں اور جو بات میرے اور تیرے درمیان مشترک ہے وہ یہ ہے کہ تیرا کام دعاء کرنا اور مانگنا ہے اور میرا کام دعا کو قبول کرنا اور سوال کا پورا کر دینا ہے۔ (طبرانی)

﴿۲۴﴾...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے چار باتیں ایسی ہیں جن میں ایک بات تو میرے اور تیرے درمیان مشترک ہے اور ایک بات ایسی ہے جو تیرے اور میرے بندوں کے درمیان مشترک ہے ور ایک بات صرف میرے لئے ہے اور ایک بات صرف تیرے لئے ہے جو میری بات ہے وہ تو یہ ہے کہ تو میری ہی عبادت کیا کر اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا کر، اور جو تیری بات ہے وہ یہ ہے کہ تو جو بھلا اور نیک کام کرے میں تجھ کو اس کا بدلہ اور ثواب دوں اور جو تیرے درمیان

مشترک ہے وہ یہ ہے کہ تیرا کام دعا کرنا اور میرا کام قبول کرنا ہے اور جو بات تیرے اور میرے بندوں کے درمیان مشترک ہے وہ یہ ہے کہ جو چیز تو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی چیز ان کیلئے بھی پسند کیا کر۔ (ابونعیم)

یعنی جو چیز تجھ کو اور تیرے نفس کو پسند ہو وہی دوسرے انسانوں کیلئے بھی پسند کیا کر یہ نہ ہو کہ اپنے لئے تو اچھی چیز اختیار کرے اور دوسروں کو بری چیز دے۔

﴿۲۵﴾...... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے اس بندے کو مبارک ہو اور وہ بندہ خوشحال ہو جو اسلام میں بوڑھا ہوا اور اس نے شرک نہیں کیا۔ (دیلمی)

یعنی بڑھاپے اور عمر کے آخری حصے تک پہنچ گیا اور شرک سے محفوظ رہا۔

﴿۲۶﴾...... حضرت قتادہؓ سے مرسلاً روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ نے چند ایسے کلمے وحی کئے جو میرے کانوں میں داخل ہو گئے اور میرے دل میں بیٹھ گئے مجھے حکم دیا گیا کہ جو شخص شرک پر مرا ہو اس کیلئے بخشش کی دعا نہ کروں یعنی مشرک کیلئے مغفرت طلب نہ کروں، اور جس شخص نے اپنی ضرورت و حاجت سے زائد مال کو صدقہ کر دیا تو یہ کام اس کیلئے بہتر ہے اور جس نے زائد از ضرورت کو روک کر رکھا تھا تو یہ کام اس کیلئے برا ہے اور بقدر ضرورت و حاجت روک رکھنے پر اللہ کی جانب سے کوئی نہیں ہے۔ (ابن جریر)

﴿۲۷﴾...... حضرت عبداللہ بن عباسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم میں نے تجھ کو حکم دیا تو نے منہ موڑا میں نے تجھ کو برے کاموں سے منع کیا تو نے سرکشی کی میں نے تیری پردہ پوشی کی تو جری ہو گیا میں نے تجھ کو چھوڑ دیا تو بے پروا ہو گیا اے وہ شخص جب بیمار ہو جائے تو شکایت کرے اور روئے اور جب صحت دیا جائے تو سرکشی اور نافرمانی کرے۔ اے وہ شخص جب کوئی انسان بلائے تو خدمت کیلئے دوڑے، اور جب اللہ تعالیٰ بلائے تو اعراض کرے اور بھاگے اگر تو مجھ سے مانگے تو میں تجھ کو دوں گا اور اگر تو مجھے پکارے تو میں قبول کروں گا اور اگر تو بیمار ہو گا تو میں شفا دونگا اگر تو تندرست ہو گا تو تجھ کو رزق دونگا اگر تو متوجہ ہو گا تو میں تیری جانب متوجہ ہونگا۔ اور اگر تو توبہ کرے تو تیری مغفرت کر دوں گا میں تواب اور رحیم ہوں۔ (دیلمی)

شرک اصغر یعنی ریا!

﴿۱﴾......حضرت محمود بن لبیدؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مجھے سب سے زیادہ خوف تم پر شرک اصغر کا ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ شرک اصغر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ریا۔ اور حضور ﷺ نے فرمایا کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ ریا کاروں کو حکم دے گا کہ جاؤ ان کے پاس جاؤ جن کے دکھانے کو تم نے دنیا میں اعمال کئے تھے سو جاؤ دیکھو ان کے پاس کوئی اعمال کا بدلہ یا کوئی بھلائی موجود ہے۔ (احمد، بیہقی)

چھوٹا شرک یعنی شرک اصغر فرمایا ریا کو لوگوں کے دکھانے کو جو عمل کیا جائے اس کے متعلق قیامت میں ارشاد ہوگا جاؤ ان سے ہی ثواب حاصل کرو جن کے دکھانے کو عمل کیے تھے۔

﴿۲﴾......حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب کوئی بندہ علانیہ نماز پڑھتا ہے اور اچھی طرح پڑھتا ہے اور جب پوشیدہ پڑھتا ہے تو بھی اچھی طرح پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے یہ میرا بندہ راست باز اور سچا ہے۔ (ابن ماجہ)

یعنی کوئی دیکھے یا نہ دیکھے وہ بہر حال عبادت اچھی طرح دل لگا کر کرتا ہے اور اس کو صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی مقصود ہوتی ہے۔

﴿۳﴾......مہاجر نبی حبیب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے میں ہر حکیم اور سمجھدار آدمی کا کلام قبول نہیں کر لیتا بلکہ میں تو اس کے قصد اور خواہش کو قبول کیا کرتا ہوں پس اگر اس کا قصد اور اس کی خواہش میری طاعت کیلئے ہے تو میں اس کی خاموشی کو بھی اپنی حمد اور بزرگی کر دیتا ہوں اگرچہ وہ کلام نہ کرے۔ (دارمی)

مطلب یہ ہے کہ جس کی نیت صحیح ہو اور لوگوں کو دکھانا اور محض شہرت مقصود نہ ہو تو ایسے بندے کا ہر عمل موجب اجر و ثواب ہے حتیٰ کہ اگر وہ چپکا بھی بیٹھا رہے تب بھی سبحان اللہ اور الحمد للہ کا ثواب ملتا ہے۔

﴿۴﴾حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قیامت میں سب سے پیشتر شہید کا فیصلہ کیا جائے گا اللہ تعالیٰ شہید کو بلا کر اپنی نعمتیں اور اپنے احسانات کا اظہار فرمائے گا یہ شہید ان سب کا اعتراف کرے گا۔ حضرت حق ارشاد فرمائیں

گے تو نے ان نعمتوں کے بدلے میں کیا عمل کیا یہ عرض کرے گا میں نے تیرے راستے میں اور تیرے نام پر جنگ کی یہاں تک کہ شہید ہو گیا ارشاد ہو گا تو جھوٹا ہے تو نے اس لئے یہ سب کچھ کیا تھا کہ تو بہادر اور جری مشہور ہو چنانچہ جس غرض کیلئے تو نے یہ کیا تھا وہ تجھ کو حاصل ہو گئی پھر اس شہید کو دوزخ کا حکم ہو گا چنانچہ اس کو منہ کے بل گھسیٹتے ہوئے دوزخ میں ڈال دیا جائے۔

اس کے بعد وہ شخص جس نے علم سیکھا اور سکھایا اور قرآن پڑھایا اس کو پیش کیا جائے گا اللہ تعالیٰ اس کے سامنے اپنے احسانات اور اپنی نعمتیں ظاہر فرمائے گا جن کا یہ قاری صاحب اعتراف کریں گے پھر ارشاد ہو گا تو نے ان نعمتوں کے جواب میں کیا عمل کیا یہ عرض کرے گا میں نے علم سیکھا لوگوں کو سکھایا تیری خوشنودی کے لئے قرآن پڑھا ارشاد ہو گا تو جھوٹا ہے تو نے تو یہ سب کچھ اس لئے کیا تھا کہ تجھ کو قاری کہا جائے۔ چنانچہ تجھ کو قاری کہا گیا پھر اس قاری کو دوزخ کا حکم ہو گا چنانچہ اس کو بھی منہ کے بل گھسیٹ کر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ اس کے بعد اس شخص کا معاملہ پیش ہو گا جس کو اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کا مال عطا فرمایا تھا اور اس پر دنیا میں کشادگی کی تھی اس پر اپنے احسانات کا اظہار فرمائیں گے وہ بھی تمام نعمتوں کا اعتراف کرے گا پھر اس سے دریافت کیا جائے گا تو نے کیا عمل کیا وہ عرض کرے گا' الٰہی میں نے کوئی ایسا موقعہ جہاں مال خرچ تجھ کو پسند تھا نہیں چھوڑا کہ اس جگہ میں نے نہ کیا ہو ارشاد ہو گا' تو جھوٹ بولتا ہے تو نے تو اس لئے مال خرچ کیا تھا کہ تو بہت بڑا سخی مشہور ہوا' اور تجھ کو سخی کہا جائے چنانچہ یہ کہا جا چکا اس کے بعد اس کو جہنم کا حکم دیا جائے گا' چنانچہ اس کو بھی منہ کے بل گھسیٹ کر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ (مسلم)

شہادت' قرآن کی تعلیم اور سخاوت بہترین اعمال ہیں لیکن چونکہ ان بہترین اعمال میں ریا کو دخل تھا اور شہرت کے لئے یہ عمل کیے تھے اس لئے بجائے ثواب کے دوزخ میں ان کو بھیجا گیا۔

﴿۵﴾...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم ﷺ نے آخر زمانے میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہونگے' جو دین کو دنیا حاصل کرنے اور دنیا کمانے کا ذریعہ بنائیں گے' لوگوں کے دکھانے کیلئے بھیڑ کی کھال اور صوف کے کپڑے پہنیں گے' ان کی زبانیں اور باتیں شکر سے زیادہ میٹھی ہوں گی مگر ان کے دل بھیڑیوں کی مانند سخت ہوں گے

ایسے لوگوں کیلئے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا میری مہلت اور ڈھیل پر یہ لوگ دھوکہ کھا رہے ہیں یا میری مخالفت کی جرات کر رہے ہیں سو میں اپنی ذات پر قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان پر ایسے زبردست فتنے بھیجوں گا جن فتنوں کی وجہ سے بڑے سمجھدار اور بردبار و متحمل مزاج بھی متحیر رہ جائیں گے۔ (ترمذی)

یعنی اس قسم کے ریاکاروں اور دنیا سازوں کو ایسی بلاؤں میں مبتلا کروں گا اور ایسے فتنوں میں الجھاؤں گا کہ ان کے بڑے بڑے سمجھدار حیران رہ جائیں گے۔

﴿۶﴾...... حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے بے شک میں نے ایک ایسی مخلوق پیدا کی ہے جن کی زبانیں تو شکر سے زیادہ شیریں ہیں لیکن ان کے دل ایلوے سے زیادہ کڑوے ہیں۔ میں اپنی ذات کی قسم کھا کر کہتا ہوں بیشک میں ان پر ایسا فتنہ نازل کروں گا جس سے بڑے بڑے عقلمند اور حلیم الطبع بھی حیران رہ جائیں گے کیا یہ لوگ میری مہلت سے دھوکہ کھا رہے ہیں یا میرے مقابلے کی ان کو جرأت ہوگئی ہے۔ (ترمذی)

یعنی یہ ریاکار میرے ڈھیل دینے سے مطمئن ہوگئے ہیں یا میری نافرمانی پر جری ہوگئے ہیں۔

﴿۷﴾...... حضرت عائشہؓ سے ابن عسا کرنے بھی یہ روایت تھوڑے سے فرق کے ساتھ نقل کی ہے اس روایت میں اتنا اور ہے کہ لوگوں کے مقابلہ میں اپنے دین پر فخر کریں گے۔ (ابن عساکر)

یعنی یہ ریاکار دوسرے لوگوں پر اپنے اعمال کی دھونس جمائیں گے۔

﴿۸﴾...... قیامت کے دن ایک شخص کے نامہء اعمال جن پر مہر لگی ہوگی اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کر دیئے جائیں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا اس میں فلاں فلاں عمل نکال دو اور فلاں فلاں قبول کرلو فرشتے عرض کریں گے تیری عزت کی قسم ہم کو تو اس بندے کے اعمال میں سوائے خیر کے اور کچھ نہیں معلوم ہوتا اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ بیشک یہ اعمال جن کو میں نے رد کیا ہے یہ میرے لئے نہیں تھے اور میں تو صرف ان اعمال کو قبول کرتا ہوں جو میرے ہی لئے کیے جائیں۔ (بزاز، طبرانی)...... فرشتے ظاہری اعمال کو جانتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ قلب کی نیت سے واقف ہے یہ روایت حضرت انسؓ سے بھی مروی ہے۔

تقدیر اور اس کے متعلقات

﴿۱﴾...... حضرت عبادہ بن صامتؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور قلم کو لکھنے کا حکم دیا۔ قلم نے دریافت کیا' کیا تحریر کروں' حضرت حق نے ارشاد فرمایا تقدیر لکھ یعنی جو ہونے والا ہے وہ لکھ چنانچہ قلم نے جو کچھ ابد تک ہونے والا تھا وہ سب لکھ دیا۔ (ترمذی)

بعض روایتوں میں قیامت تک کے الفاظ ہیں یعنی قیامت تک جو ہونے والا ہے قلم نے وہ لکھا۔

﴿۲﴾...... حضرت مسلم بن یسار کی روایت میں ہے کہ حضرت عمر بن الخطابؓ سے سوال کیا گیا کہ قرآن کی آیت **وَاِذْ اَخَذَ رَبُّکَ مِنْ ۢ بَنِیْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ** (اور جس وقت نکالی تیرے رب نے آدم کے بیٹوں کی پیٹھ سے ان کی اولاد) کا کیا مطلب ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ اس قسم کا سوال نبی کریم ﷺ سے بھی کیا گیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور آدم کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا تو آدم کی پیٹھ سے آدم کی اولاد کو نکال لیا اور فرمایا میں نے اس مخلوق کو جنت کیلئے پیدا کیا ہے اور یہ لوگ جنت کے عمل کریں گے۔ پھر آدم کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا اور اس کی ہونے والی اولاد کو نکال لیا اور فرمایا اس کو میں نے دوزخ کیلئے پیدا کیا ہے' اور یہ دوزخیوں کے عمل کریں گے نبی کریم ﷺ کی اس تفسیر کو سن کر حاضرین میں سے کسی نے دریافت کیا یا رسول اللہ پھر یہ عمل کس امید پر کیے جائیں تو حضور ﷺ نے جواب دیا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو جنت کیلئے پیدا کرتا ہے تو اس کو نیک اعمال میں لگا دیتا ہے یہاں تک کہ وہ جنتیوں کے عمل کرتا رہتا ہے اور انہیں اعمال پر اس کو موت آتی ہے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کر دیتا ہے اور جب کوئی بندہ دوزخ کیلئے پیدا کیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی توفیق اس کے ساتھ نہیں دیتی وہ دوزخیوں کے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کو موت آ جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ کی آگ میں داخل کر دیتا ہے۔ (مالک ترمذی ابوداؤد)

مطلب یہ ہے کہ انجام تو وہی ہوتا ہے جو تقدیر الٰہی میں لکھا ہوتا ہے لیکن اس کا تو

ہمیں علم نہیں اس لئے عمل کو تقدیر کے بھروسہ پر ترک نہیں کرنا چاہئے عمل تو اصل معیار اور کسوٹی ہے اسلئے ہم کو عمل کرتے رہنا چاہئے جو حکم ہوا ہے اس کی تعمیل کرنی ضروری ہے۔

﴿۳﴾...... حضرت ابودرداءؓ کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب آدم کو پیدا کیا تو اس کے دائیں کولھے پر ہاتھ مار کر اس کی اولاد کو نکالا جو چھوٹی چھوٹی چیونٹیوں کی مانند تھی' اور سفید و چکمدار تھی پھر بائیں کولھے پر ہاتھ مار کر اس کی ذریت اور اولاد کو نکالا جو کوئلے کی طرح کالی تھی پھر دائیں کولھے سے نکلی ہوئی مخلوق کو فرمایا یہ جنتی ہیں اور ان کو جنت میں داخل کرنے پر مجھے کسی کی پروا نہیں اور بائیں جانب کی مخلوق کو فرمایا یہ دوزخی ہیں اور مجھے کچھ پروا نہیں۔ (احمد)

مطلب یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو ان کی اولاد دکھائی گئی اور یہ بھی بتا دیا گیا کہ یہ جنتی ہیں اور یہ دوزخی ہیں اور یہ جو فرمایا میں پروا نہیں کرتا اس کا مطلب یہ ہے کہ جنت یا دوزخ میں داخل کرنا میرے اختیار کی چیز ہے کوی مجھ کو روکنے والا نہیں۔

﴿۴﴾...... حضرت ابونضرہ سے روایت ہے کہ اصحاب رسول ﷺ میں سے ایک صحابی جن کا نام ابوعبداللہ ہے بیمار تھے۔ لوگ ان کی عیادت کو گئے تو دیکھا کہ وہ رو رہے ہیں۔ عیادت کرنے والے اصحاب نے ان سے کہا تو کیوں روتے ہو تم کو تو نبی کریم ﷺ نے بشارت دی ہے اور قیامت میں اپنی ملاقات کی امید دلائی ہے انہوں نے کہا بیشک یہ تو صحیح ہے لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی داہنی مٹھی میں ایک مخلوق کو اور دوسری مخلوق کو دوسری مٹھی میں لے کر فرمایا یہ جنت کیلئے اور یہ دوزخ کیلئے اور میں کوئی پروا نہیں کرتا۔ یعنی دائیں مٹھی کی مخلوق جنت کیلئے اور دوسری مٹھی کی مخلوق دوزخ کیلئے ابوعبداللہ کہتے ہیں میرے رونے کی وجہ یہ ہے کہ مجھے معلوم نہیں اللہ تعالیٰ کے اس اعلان کے وقت میں کونسی مٹھی اور کون سے گروہ میں تھا۔ (احمد)

﴿۵﴾...... حضرت ابی بن کعبؓ کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ یوم میثاق میں تمام مخلوق کو ایک خاص شکل و صورت میں پیدا کیا اور سب کو گویائی کی طاقت دی پھر ان کو خطاب کر کے فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں سب نے جواب میں کہا بیشک تو ہی ہمارا پروردگار ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں تمہارے اس اقرار پر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینوں

کو گواہ بنا تا ہوں اور تمہارے باپ آدم کو بھی تمہارے اقرار کا گواہ کرتا ہوں۔ کبھی تم قیامت کے دن یہ نہ کہو کہ ہم کو تیرے رب ہونے کا علم نہ تھا۔ یاد رکھو میرے علاوہ کوئی معبود اور قابل پرستش نہیں ہے اور نہ میرے علاوہ کوئی رب ہے میرے ساتھ کسی شے کو شریک نہ کرنا میں عنقریب تمہارے پاس اپنے رسول بھیجوں گا جو تم کو میرا عہد و پیمان یاد دلائیں گے اور میں تم پر اپنی کتابیں بھی ان رسولوں کی معرفت نازل کروں گا تمام ارواح نے یہ سن کر کہا اے ہمارے رب ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں اور گواہی دیتے ہیں کہ بے شک تو ہمارا رب ہے تو ہمارا معبود ہے تمام لوگوں نے اقرار کیا پھر اللہ تعالیٰ نے سب لوگوں کو حضرت آدم کے سامنے پیش کیا حضرت آدمؑ ان کو دیکھ رہے تھے تو بعض کو غنی اور مال دار دیکھا اور بعض کو فقیر اور تنگدست دیکھا بعض کو خوبصورت اور بعض کو بدصورت پایا یہ تفاوت دیکھ کر حضرت آدمؑ نے کہا الٰہی تو نے سب کو یکساں کیوں نہ پیدا کیا حضرت حق نے فرمایا یہ فرق اسلئے رکھا گیا ہے تا کہ میرا شکر یہ ادا کیا جائے' حضرت آدمؑ نے ان ہی لوگوں میں انبیاء علیہم السلام کو روشن چراغوں کی طرح چمکتا ہوا دیکھا۔ (احمد' بطولہ)

ابتدائے آفرینش میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے وہ عہد لئے تھے ایک عہد عام بندوں سے لیا تھا اور ایک انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے لیا گیا تھا ہم نے حدیث کا صرف وہ حصہ بیان کیا ہے جس میں عام بندوں کے عہد کا ذکر ہے اور یہ جو فرمایا میرا شکر یہ ادا کیا جائے اس کا مطلب یہ ہے کہ جب مخلوق میں تفاوت ہوگا کوئی امیر کوئی فقیر کوئی بیمار کوئی تندرست' کوئی عالم کوئی جاہل کوئی کالا کوئی گورا تو ایک دوسرے کو دیکھ کر میرا شکر یہ ادا کریں گے اور میرے احسانات کے شکر گذار ہوں گے یہ حدیث طویل تھی صرف اس حصے پر اکتفا کیا گیا جس کا تعلق تقدیر کے مسئلہ سے ہے۔

﴿٦﴾...... حضرت انسؓ اور حضرت ابن عمرؓ کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو میری قضاء و قدر میرے فیصلے اور میری مقرر کی ہوئی قسمت سے راضی نہیں ہے اس کو چاہئے کہ میرے سوا کوئی دوسرا رب تلاش کر لے۔ (طبرانی' ابن حبان' بیہقی' ابن النجار)

﴿٧﴾...... ابو ہند الداری کے الفاظ یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے جو میرے فیصلے اور حکم سے خوش نہ ہوا اور میری بھیجی ہوئی بلا اور مصیبت پر صبر نہ کرے اس کو

چاہیے کہ میرے علاوہ کوئی دوسرا رب تلاش کرلے۔ (ابن حبان، طبرانی، ابوداؤد، ابن عساکر)

﴿۸﴾......ابوامامہ کی روایت میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے ہی خیر کو پیدا کیا ہے اور میں ہی شر کا خالق ہوں، پس مبارک ہے وہ شخص جس کو میں نے خیر کے لئے پیدا کیا اور اس کی ذات سے خیر کو جاری کیا اور بدبخت ہے وہ شخص جس کو میں نے شر کیلئے پیدا کیا اور اس کی ذات کو شر کے لئے مخصوص کردیا۔ (ابن شاہین)

﴿۹﴾......ابن عباسؓ کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے لوح محفوظ میں یہ الفاظ لکھے، شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

بیشک جس شخص نے اپنے آپ کو میرے حکم اور فیصلے کے سپرد کردیا اور میرے حکم پر راضی رہا اور میری بھیجی ہوئی بلا اور مصیبت پر صبر کیا اس کو میں قیامت کے دن صدیقوں کے ساتھ اٹھاؤں گا۔ (دیلمی)

مطلب یہ ہے کہ جو ہماری قضاوقدر پر راضی رہتا ہے اور اپنے کو ہمارے سپرد کردیتا ہے تو ہم ایسے بندہ کا حشر صدّیقوں کے ساتھ کریں گے۔

﴿۱۰﴾......حضرت ابوہریرہؓ کی روایت میں ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ابن آدم کو نذر دینے سے وہ شے حاصل نہیں ہوسکتی جس کو میں نے اس کے لئے مقدر نہ کیا ہو اور اسکی تقدیر نہ لکھا، ہاں اس کا نذر دینا اس کو اس تقدیر سے ملا دیتا ہے جو نذر کے ساتھ میں نے معلق کر رکھی ہے اور جسکی وجہ سے میں نے بخیل کے ہاتھ سے مال نکلوانا مقدر کیا ہوتا ہے پس بخیل مجھ کو اس کی وجہ سے مال دیتا ہے جو اس سے پہلے نہ دیتا۔ (احمد، بخاری، نسائی)

مطلب یہ ہے کہ تقدیر کی دو قسمیں ہیں ایک مبرم جو کسی حالت میں نہیں بدلتی دوسری معلق جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ نیک کام کرنے یا صدقہ دینے سے بدل جاتی ہے۔ حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ کسی شخص کے صدقہ خیرات کرنے سے مبرم تو نہیں بدلتی البتہ صدقہ خیرات سے تقدیر معلق پر اثر پڑتا ہے اور اس طرح بخیل کے ہاتھ سے کچھ نکل جاتا ہے ورنہ بخیل مصیبت میں مبتلا ہونے سے پہلے مال نہیں نکالتا، تقدیر معلق کی مثال یوں سمجھنی چاہیئے کہ فلاں شخص کی عمر مثلاً پچاس سال کی ہوگی اور اگر اس نے ماں باپ کی خدمت کی تو اس کی عمر ساٹھ سال کی ہوگی۔

اب اگر وہ ماں باپ کی خدمت کرتا ہے تو اس کی عمر زیادہ کردی جاتی ہے۔اسی طرح یوں سمجھنا چاہئے کہ فلاں بیمار اگر خیرات کرے گا تو اس کو صحت ہو جائے گی اور اگر خیرات نہ کرے گا تو مر جائے گا اب اگر اس نے خیرات کی تو مرض سے اچھا ہو جائے گا یہ ایک طریقہ حضرت حق فرماتے ہیں بخیل سے مال نکالنے کا ہے جو کنجوس صحت و عافیت میں کچھ نہیں دیتا وہ بیماری میں مبتلا ہو کر دیدیتا ہے۔ یہ مبرم اور معلق ہمارے اعتبار سے ہے ورنہ علم الٰہی کے اعتبار سے ہر شئے متعین ہے اسے یہ معلوم ہے کہ بیمار خیرات کرے گا یا نہیں اور وہ صحت یاب ہوگا یا نہیں' حضرت حق کے علم میں کوئی شئے معلق نہیں ہے۔

﴿۱۱﴾......ابوامامہ کی روایت میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں' شر کا خالق اور اس کو مقدر کرنے والا میں ہی ہوں۔ خرابی ہو اس شخص کیلئے میں نے شر کو پیدا کیا اور اس کی ذات سے شر کو جاری کیا۔ (قضاعی)

﴿۱۲﴾......نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں مجھ سے جبرئیل نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے محمد ﷺ جو شخص مجھ پر ایمان لایا اور اس بات پر ایمان نہ لایا کہ خیر اور شر کا پیدا کرنے والا اور اس کا اندازہ لگانے والا میں ہی ہوں تو ایسے شخص کو چاہئے کہ میرے علاوہ کوئی دوسرا رب ڈھونڈ لے۔ (شیرازی عن کرم اللہ وجہہ) یہ روایت صحیح نہیں ہے

﴿۱۳﴾......حضرت ابن عمرؓ کی روایت میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اللہ ہوں میں نے اپنے بندوں کو اپنے علم کے موافق پیدا کیا ہے جس شخص کے ساتھ میں بھلائی اور خیر کا ارادہ کرتا ہوں اس کو خلق حسن عطا کرتا ہوں اور اچھے اخلاق کی نعمت سے نوازتا ہوں اور جس کے ساتھ برائی کا قصد کرتا ہوں تو اس کے اخلاق برے ہو جاتے ہیں۔ (ابوالشیخ)

﴿۱۴﴾......حضرت ابن عمرؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ نوجوان جو میری قدر پر ایمان رکھتا ہے میرے فیصلے سے راضی ہے اور میری دی ہوئی روزی پر قانع ہے اور میری وجہ سے اپنی خواہشات کو ترک کرتا ہے وہ میرے نزدیک بعض ملائکہ سے افضل ہے۔ (دیلمی)

﴿۱۵﴾......حضرت عمرؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ میرے پاس جبرئیلؑ آئے اور انہوں نے کہا اے محمد ﷺ آپ کا رب آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے

میرے بعض بندے ایسے ہیں کہ ان کا ایمان غنا اور مالداری ہی سے درست رہ سکتا ہے اگر میں ان کو فقیر بنادوں تو وہ کافر ہو جائیں اور میرے بعض بندے ایسے ہیں کہ ان کے ایمان کی اصلاح اسی میں ہے کہ وہ فقیر رہیں اگر میں ان کو غنی بنادوں تو وہ کفر کرنے لگیں اور میرے بعض بندے ایسے ہیں کہ ان کے ایمان کی اصلاح اور درستی بیماری ہی سے ہے اگر میں ان کو تندرست کردوں تو وہ کافر ہو جائیں اور میرے بعض بندے ایسے ہیں کہ ان کے ایمان کی اصلاح کیلئے ان کی صحت ضروری ہے اگر میں ان کو بیماری میں مبتلا کردوں تو وہ کافر ہو جائیں۔

یعنی ہر شخص کو جس حالت میں رکھا ہے وہ خاص مصلحت کے ماتحت رکھا ہے۔

﴿۱۶﴾......حضرت ابو امامہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہا اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا اور ہر ایک کا فیصلہ کردیا اور انبیاء علیہم السلام سے عہد لیا اور اس کا عرش پانی پر تھا پس اہل یمین کو دائیں ہاتھ میں اور اہل شمال کو بائیں ہاتھ میں لیا اور دونوں ہاتھ رحمٰن کے دائیں ہی ہیں پس فرمایا اے اہل یمین انہوں نے جواب دیا لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ حضرت حق نے فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں انہوں نے کہا بے شک آپ ہمارے رب ہیں پھر فرمایا اے اصحاب شمال! انہوں نے جواب دیا لَبَّیْکَ رَبَّنَا وَسَعْدَیْکَ حضرت حق نے فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں انہوں نے جواب دیا بے شک پھر دونوں کو ملا دیا کسی کہنے والے نے کہا اے رب تو نے ہم کو کیوں ملا دیا فرمایا ان کیلئے دوسرے اعمال ہیں اس کے سوا جو وہ کر رہے ہیں لکھی قیامت کے دن یہ نہ کہیں کہ ہم اس بات سے غافل تھے پھر سب کو آدم کی پیٹھ میں لوٹا دیا کسی نے کہا یا رسول اللہ اعمال کیا ہیں آپ نے فرمایا ہر قوم اپنے مرتبہ کے موافق عمل کرتی ہے۔ (حکیم ترمذی، عقیل، طبرانی، ابوالشیخ ابن مردودیہ)

دونوں کو ملاتے وقت فرمایا کہ اس وقت صرف ربوبیت کا اقرار مقصود تھا وہ کام جو ان کو کرنے ہیں وہ اور ہیں۔

اللہ تعالیٰ کیساتھ اچھا گمان رکھنا

﴿۱﴾......حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے میں اس کے پاس ہوتا ہوں اگر وہ میرا ذکر اپنے دل میں کرتا ہے تو میں بھی خاموشی کے ساتھ اس کو یاد کرتا ہوں اور اگر کسی جماعت میں بیٹھ کر مجھے یاد کرتا ہے تو میں بھی ایک ایسی جماعت میں اس کا تذکرہ کرتا ہوں جو جماعت اس بندے کی جماعت سے بہتر اور برتر ہوتی ہے اور اگر کوئی بندہ مجھ سے ایک بالشت قرب حاصل کرتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس سے قریب ہو جاتا ہوں اور جب کوئی بندہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھ اس سے قریب ہو جاتا ہوں اور اگر کوئی بندہ میری طرف آہستہ آہستہ چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر چلتا ہوں۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

مطلب یہ ہے کہ جو بندہ ہم سے اچھی امید رکھتا ہے ہم بھی اس کے ساتھ اچھا معاملہ کرتے ہیں۔

﴿۲﴾......اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ساتھ ہوں بندے کو اختیار ہے جیسا چاہے مجھ سے گمان قائم کر لے۔ (مسلم، حاکم)

﴿۳﴾......حضرت انسؓ کی روایت میں ہے کہ خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اور جب وہ مجھ کو پکارے تو میں اس کے پاس ہوتا ہوں۔ (احمد)

﴿۴﴾......حضرت واثلہ بن اسقعؓ کی روایت میں ہے میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اگر اچھا گمان رکھتا ہے تو میں بھی اچھا معاملہ کرتا ہوں اور اگر بری توقعات قائم کرتا ہوں تو میں بھی وہی سلوک کرتا ہوں۔ (طبرانی)

﴿۵﴾......حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت میں ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان اور خیالات کے ساتھ ہوں اگر مجھ سے اچھی امید رکھے تو اس کیلئے

اچھا ہے اور اگر بری امید رکھے تو اس کیلئے برا ہے۔ (احمد، مسلم، طبرانی)

﴿۶﴾ ...... ایک صحابی رسول ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم تو میری طرف آنے کیلئے کھڑا ہوتا کہ میں تیری طرف روانہ ہو جاؤں اور تو میری طرف روانہ ہوتا کہ میں تیری طرف دوڑ کر چلوں۔ (احمد)

﴿۷﴾ ...... حضرت معاذ بن جبلؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تم کو یہ بتا دوں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سب سے پہلے اپنے مسلمان بندوں سے کیا بات کرے گا حاضرین نے کہا یا رسول اللہ فرمایئے وہ کیا بات ہے جو اللہ تعالیٰ سب سے پہلے مومنین سے کہے گا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا کیا تم میری ملاقات کو دوست رکھتے تھے بندے عرض کریں گے ہاں ہم کو تیری ملاقات کا بہت شوق تھا اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا تم کیوں میری ملاقات کی خواہش رکھتے تھے بندے عرض کریں گے ہم کو تیری مغفرت اور معافی کی امید تھی ارشاد ہوگا میری مغفرت تمہارے لئے واجب ہوگئی۔ (شرح السنۃ ابونعیم)

مطلب یہ ہے کہ تم مجھ سے اچھا گمان رکھتے تھے تو میں تمہارے ساتھ اچھا ہی معاملہ کروں گا۔

﴿۸﴾ ...... حضرت ابوہریرہؓ کی روایت میں ہے کہ قیامت میں دو شخصوں کو جو دوزخ میں بہت چیخ رہے ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کو نکالنے کا حکم دے گا جب وہ دونوں شخص دوزخ سے نکالے جائیں گے تو ان سے اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا کہ تم کیوں اس قدر چیخ رہے تھے یہ دونوں عرض کریں گے الٰہی ہم تیرے رحم کی توقع پر چیخ رہے تھے اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا میری رحمت تمہارے لئے ہے جاؤ جہاں سے نکالے گئے ہو وہیں آگ میں پھر اپنے کو ڈال دو اس حکم کو سن کر ایک تو اسی وقت دوزخ میں جا گرے گا اس پر اللہ تعالیٰ آگ کو ٹھنڈی اور سلامتی کا سبب کر دے گا اور دوسرا وہیں کھڑا رہے گا وہ دوزخ میں واپس نہیں جائے گا اس سے اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا تو نے اپنے کو دوزخ میں کیوں نہیں ڈالا جس طرح تیرے ساتھی نے اپنے آپ کو دوزخ میں ڈال دیا یہ عرض کرے گا اے میرے پروردگار مجھ کو تو تجھ سے یہ امید تھی کہ تو مجھ کو دوزخ سے نکالنے کے بعد پھر دوزخ میں نہیں

داخل کرے گا۔ پھر یہ دونوں اللہ تعالیٰ رحمت کی سے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ (ترمذی)

یعنی ایک تو فوراً حکم کی تعمیل کرے گا اور ایک رحمت کی امید پر کھڑا رہے گا اللہ تعالیٰ دونوں کی مغفرت اور بخشش فرمائیں گے۔

﴿۹﴾...... حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت میں ہے فرمایا نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے جب کوئی بندہ میری ملاقات کا شوق رکھتا ہے تو میں بھی اس کی ملاقات کو دوست رکھتا ہوں اور جب کوئی بندہ میری ملاقات کو ناپسند کرتا ہے تو میں بھی اس کی ملاقات کو ناپسند سمجھتا ہوں۔ (بخاری نسائی)

﴿۱۰﴾...... حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے فرمایا نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے میں اپنے بندے کے حق میں کسی رعایت کا ذمہ دار نہیں ہوتا جب تک وہ میرے حقوق کی رعایت نہ کرے۔ (طبرانی)

یعنی جو بندہ میری عبادت اور میرے احکام بجالانے کا خیال رکھتا ہے تو میں بھی اس کی حاجت اور ضرورت پوری کرنے کا خیال رکھتا ہوں۔

﴿۱۱﴾...... حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنی جان پر بہت زیادتی کی تھی یعنی بڑا گنہگار تھا جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا جب میں مر جاؤں تو تم مجھ کو جلا دینا اور پیس ڈالنا پھر میری نصف راکھ کو دریا میں ڈال دینا اور نصف کو ہوا میں اڑا دینا خدا کی قسم اگر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر قابو پالیا اور قدرت حاصل کر لی تو مجھ کو ایسا عذاب کرے گا جو اپنی مخلوق میں سے اس نے کسی پر بھی نہ کیا ہوگا۔ اس شخص کے مرنے کے بعد اس کے متعلقین نے ایسا ہی کیا اور اس کی وصیت پر عمل کیا اللہ تعالیٰ نے ان تمام چیزوں کو جنہوں نے اس کے جسم سے کچھ حاصل کیا تھا حکم دیا کہ اس کے بدن اور جسم کے تمام ذرات حاضر کرو۔ چنانچہ وہ بندہ حضرت حق کے روبرو حاضر ہو گیا ارشاد ہوا اس حرکت پر تجھ کو کس شے نے آمادہ کیا تھا اس نے عرض کیا الٰہی تو جانتا ہے الٰہی تیرے خوف نے مجھ کو اس کاروائی پر مجبور کیا پس اللہ تعالیٰ نے اس کی بخشش کر دی۔ (بخاری، مسلم)

مطلب یہ ہے کہ گناہوں کی وجہ سے خوف کا غلبہ ہوا دل میں خیال آیا کہ اپنے

اجزاء کو منتشر کردوں تا کہ اجزاء کے جمع کرنے میں دشواری ہو اور جب اجزاء جسم کے جمع نہ ہوسکیں گے تو دوبارہ زندہ نہ ہوں گا خدا کے عذاب سے بچ جاؤں گا' اللہ تعالیٰ نے آگ پانی ہوا کو حکم دیا کہ اس بندے کے جو اجزاء تمہارے پاس ہیں وہ حاضر کرو دوبارہ زندہ کر کے سوال کیا اگرچہ اس کی یہ حرکت تو بہت نازیبا اور نامناسب تھی لیکن چوں کہ خدا کے خوف اور ڈر سے یہ حرکت ہوئی تھی اس کی مغفرت کر دی گئی۔

﴿۱۱﴾...... اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے پرہیز گاری اور تقویٰ سے بڑھ کر کوئی چیز ایسی نہیں جس کے ذریعہ مجھ سے قریب ہونے والے میرا قرب حاصل کریں۔ (ابن حبان)

یعنی یوں تو ہر نیک عمل کے ذریعہ خدا کا قرب حاصل ہوسکتا ہے مگر تقوی اس معاملہ میں سب سے بہتر عمل ہے۔

﴿۱۲﴾...... حضرت عبادہ بن صامت اور فضالہ بن عبیدؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ قیامت میں تمام مخلوق کا فیصلہ کر دے گا تو دو شخص باقی رہ جائیں گے ارشاد ہوگا ان دونوں کو آگ میں لے جاؤ۔ ان میں سے ایک شخص پلٹ پلٹ کر دیکھنے لگے گا اللہ تعالیٰ اس کے لوٹانے کا حکم دیں گے ملائکہ اس کو لوٹا کر لائیں گے ارشاد ہوگا اس کو جنت میں داخل کر دو۔ جب جنت میں داخل ہونے کا حکم ہو جائے گا تو کہے گا مجھ کو اللہ تعالیٰ نے اس قدر ملک دیا ہے کہ اگر میں تمام اہل جنت کی دعوت کر دوں اور ان کو کھانا کھلا دوں تب بھی میری دولت میں کمی نہ آئے گی۔ (احمد)

حدیث میں لفظ التفاف ہے ہم نے اس کا ترجمہ پلٹ پلٹ کر دیکھنا کر دیا ہے اصل معنی گوشہ چشم سے ادھر ادھر دیکھنا ہے۔

﴿۱۳﴾...... حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بندہ جہنم میں ہزار سال تک یا حنان یا حنان کہہ کر پکارتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ جبرئیلؑ سے ارشاد فرمائے گا اس بندے کو حاضر کرو' حضرت جبرئیلؑ جہنم میں جا کر دیکھیں گے کہ اہل جہنم منہ کے بل پڑے ہوئے رو رہے ہیں حضرت جبرئیلؑ عرض کریں گے اے رب یہ بندہ کہاں ہے ارشاد ہوگا وہ فلاں مقام پر ہے اس کو حاضر کر پس یہ بندہ حاضر کیا جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے بندے تو نے اپنی جگہ کو کیسا پایا یہ عرض کرے گا الٰہی بدتریں مکان اور بدترین جگہ اللہ تعالیٰ

ارشاد فرمائے گا میرے بندہ کو اسی مقام پر لوٹا دو یہ بندہ عرض کرے گا الٰہی جب مجھ کو جہنم سے نکالا تھا تو مجھ کو آپ سے یہ امید نہ تھی کہ آپ مجھ کو اس میں دوبارہ داخل کریں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے بندے کو چھوڑ دو۔ (بیہقی)

مطلب یہ ہے کہ جس قسم کی توقع تھی وہی سلوک کیا گیا۔

﴿۱۵﴾ حضرت ابوہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بندے کو دوزخ میں جانے کا اللہ تعالیٰ حکم کرے گا جب وہ دوزخ کے کنارے پر پہنچے گا تو پلٹ کر دیکھے گا اور عرض کرے گا اے رب خدا کی قسم میں تو تجھ سے اچھا گمان رکھتا تھا' اللہ تعالیٰ فرمائے گا اسے لوٹا دو میں اپنے بندہ کے گمان کے قریب ہوں پھر اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔ (بیہقی)

ذکر الٰہی

﴿۱﴾...... حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اے ابن آدم فجر کی نماز اور عصر کی نماز کے بعد تھوڑی سی دیر کیلئے میرا ذکر کر لیا کر تو میں دونوں نمازوں کے درمیانی وقت کیلئے تجھ کو کفایت کروں گا۔ (ابونعیم، جامع صغیر)

دونوں نمازوں کے درمیان کا وقت یعنی دن بھر اور یہ جو فرمایا کفایت کروں گا اس کا مطلب یہ ہے کہ تیری تمام ضرورتوں اور حاجتوں کی کفایت کرلوں گا۔

﴿۲﴾...... ابن عباسؓ کی روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اے ابن آدم تو مجھ کو خلوت میں اگر یاد کریگا تو میں بھی تجھ کو خلوت میں یاد کروں گا اور اگر تو کسی جماعت میں میرا ذکر کرے گا تو میں تیرا تذکرہ ایک ایسی جماعت میں کرونگا جو اس جماعت سے بہتر ہوگی جس میں تو نے مجھے یاد کیا تھا۔ (بزاز)

یعنی ملائکہ کی جماعت یا ارواح مقدسہ''

﴿۳﴾...... حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں فرمایا نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے جب میرا بندہ مجھے یاد کرتا ہے اور اس کے دونوں ہونٹ میرے ذکر سے ہلتے ہیں اور حرکت میں ہیں تو میں اس کے پاس ہی ہوتا ہوں۔ (ابن ماجہ، ابن حبان)

﴿۴﴾...... حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم! اگر تو نے میرا ذکر کیا تو میرا شکر ادا کیا اور اگر تو نے مجھ کو بھلا دیا تو تو نے میرا کفر کیا۔ (طبرانی)

یعنی ذکر شکر کی علامت ہے اور نسیان کفر کی نشانی ہے۔

﴿۵﴾...... حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو مختلف راستوں میں اہل ذکر کو تلاش کرتے پھرتے ہیں اور جب کہیں وہ کسی قوم کو ذکر الٰہی میں مشغول پاتے ہیں تو ایک دوسرے کو آواز دے کر بلاتے ہیں کہ آؤ جس چیز کو تلاش کر رہے ہو وہ یہاں موجود ہے یہ تمام فرشتے اس مجلس کو اپنے پروں سے گھیر لیتے ہیں اور آسمان دنیا تک اوپر تلے ان کا اجتماع ہو جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ ان

فرشتوں سے سوال کرتا ہے حالاں کہ وہ سب کچھ جانتا ہے میرے بندے کیا کہہ رہے تھے فرشتے عرض کرتے ہیں الٰہی تیری پاکی تیری بڑائی حمد اور تیری بزرگی بیان کرر ہے تھے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا ان بندوں نے مجھ کو دیکھا ہے فرشتے عرض کرتے ہیں نہیں خدا کی قسم تجھ کو دیکھا تو نہیں ارشاد ہوتا ہے اگر مجھ کو دیکھ لیں تو پھر کیا حال ہو' فرشتے عرض کرتے ہیں اگر تجھ کو دیکھ لیں تو اور بھی زیادہ تیری تسبیح اور تیری بزرگی کا اظہار کریں' پھر ارشاد ہوتا ہے یہ بندے کیا چیز طلب کرر ہے ہیں فرشتے عرض کرتے ہیں آپ سے جنت مانگ رہے تھے ارشاد ہوتا ہے کیا جنت کو انہوں نے دیکھا ہے فرشتے عرض کرتے ہیں نہیں خدا کی قسم انہوں جنت کو نہیں دیکھا' ارشاد ہوتا ہے اگر جنت کو دیکھ لیں تو ان کی کیا حالت ہو فرشتے عرض کرتے ہیں اگر وہ جنت کو دیکھ لیں تو اس کی طلب اور اس کی رغبت اور اس کی حرص بہت زیادہ کریں پھر ارشاد ہوتا ہے یہ بندے کس چیز سے پناہ مانگتے تھے فرشتے عرض کرتے ہیں دوزخ کی آگ سے پناہ مانگ رہے تھے ارشاد ہوتا ہے کیا انہوں نے آگ کو دیکھا ہے فرشتے عرض کرتے ہیں خدا کی قسم انہوں نے دوزخ کی آگ کو نہیں دیکھا ہے ارشاد ہوتا ہے اگر وہ دیکھ لیں تو کیا کیفیت ہو فرشتے عرض کرتے ہیں اگر آگ کو دیکھ لیں تو ان کا ڈر اور خوف اور زیادہ ہو جائے اور دوزخ سے اوور زیادہ بھاگیں پھر ارشاد ہوتا ہے میرے ملائک میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کی مغفرت کر دی اس بشارت کو سن کر ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ عرض کرتا ہے فلاں شخص ان ذکر کرنے والوں میں سے نہیں ہے وہ تو اپنی کسی ضرورت اور حاجت کو آیا تھا ان ذکر کرنے والوں کو دیکھ کر ان کے ساتھ بیٹھ گیا ارشاد ہوتا ہے یہ ذکر کرنے والے اس مرتبہ کے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم نہیں ہوتا۔ (بخاری)

﴿۲﴾...... دوسری روایت میں یوں آیا ہے اللہ تعالی کے چلنے پھرنیوالے فرشتوں کا ایک ایسا گروہ بھی ہے جن کا اور کچھ کام سوائے اس کے نہیں کہ وہ ذکر الٰہی کی مجالس کو تلاش کرتا پھرتا ہے' اور جب کوئی مجلس ان کو ذکر کی مل جاتی ہے تو اس مجلس والوں کے ساتھ مل کر بیٹھنا شروع کر دیتے ہیں یہاں تک کہ ان فرشتوں کی جگہ سے آسماں تک جو خلا ہے اس کو اپنے پروں سے بھر دیتے ہیں' پھر جب مجلس ختم ہو جاتی ہے اور لوگ منتشر ہو

جاتے ہیں تو یہ فرشتے آسمانوں پر چڑھ جاتے ہیں' نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ ان فرشتوں سے دریافت کرتا ہے حالاں کہ وہ بندوں کے حالات سے زیادہ باخبر ہے' فرشتو تم کہاں سے آئے ہو فرشتے عرض کرتے ہیں کہ ہم تیری بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو زمیں میں تیری بڑائی' اور تیری حمد' تیری توحید بیان کر رہے تھے' اور تجھ سے کچھ مانگ رہے تھے اور سوال کر رہے تھے' ارشاد ہوتا ہے کیا مانگ رہے تھے' فرشتے عرض کرتے ہیں آپ سے جنت مانگ رہے تھے' ارشاد ہوتا ہے کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے فرشتے عرض کرتے ہیں اے' پروردگار نہیں دیکھا ارشاد ہوتا ہے' اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیں تو ان کیا حال ہو؟ پھر فرشتے عرض کرتے ہیں اور تجھ سے پناہ بھی چاہتے تھے ارشاد ہوتا ہے' مجھ سے کس چیز کی پناہ طلب کرتے ہیں فرشتے عرض کرتے ہیں الٰہی تیری آگ سے' ارشاد ہوتا ہے' کیا انہوں نے میری آگ کا معائنہ کیا ہے' فرشتے عرض کرتے ہیں اے رب نہیں آگ کو دیکھا تو نہیں ارشاد ہوتا ہے اگر آگ کو دیکھ لیں تو اُنکی کیا کیفیت ہو؟ پھر فرشتے عرض کرتے ہیں الٰہی تجھ سے بخشش بھی طلب کر رہے تھے' ارشاد ہوتا ہے میں ان کی مغفرت کر دی' جو چیز مانگ رہے تھے وہ چیز ان کو دیدی اور جس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے اس ان کو پناہ دید ی' فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ' اس اعلان کو سن کر فرشتے عرض کرتے ہیں اے پروردگار' ان لوگوں میں فلاں بندہ بھی تھا جو بڑا خطا کار ہے وہ راستے سے گزر رہا تھا' ان کو بیٹھا دیکھ کر وہ بھی بیٹھ گیا' ارشاد ہوتا ہے میں نے اس کی مغفرت کر دی' جن لوگوں میں وہ آ کر بیٹھ گیا تھا یہ ایسی جماعت ہے کہ ان کے بیٹھ جانے والا بھی محروم نہیں رہتا۔ (مسلم)

مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کے جس اجتماع میں خدا کا ذکر ہوتا ہو جنت دوزخ کی کیفیت بیان کی جاتی ہو وہاں فرشتے جمع ہو جاتے ہیں اور یہ جو فرمایا کہ آسماں دنیا یعنی پہلے آسماں تک پہنچ جاتے ہیں اس سے مراد کثرت ہے کہ بہت زیادہ تعداد میں جمع ہو جاتے ہیں فرشتوں سے جان بوجھ کر دریافت کرنے کی وجہ یہ ہے کہ فرشتے تخلیق آدم کے وقت یہ تعجب کرتے تھے اور کہتے تھے جب ہم تسبیح اور تقدیس کرتے ہیں تو پھر اور مخلوق پیدا کرنے کی کیا ضرورت ہے اس لئے انکو گواہ بنایا جاتا ہے تا کہ وہ یہ جانے کہ نفس کی خواہشات سے پاک ہو کر جو کچھ کرتے ہیں انسان نفسانی خواہشات میں الجھ کر وہی کرتا ہے''۔

﴿۷﴾...... ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس شخص کو میرے ذکر نے اس قدر مشغول رکھا کہ وہ مجھ سے کچھ سوال نہ کر سکا تو میں ایسے بندوں کو مانگنے والوں سے زیادہ دیتا ہوں۔ (بخاری، بیہقی، بزاز)

یعنی ہر وقت ذکر میں لگا رہتا ہے اور اس کو اتنی فرصت نہیں ملتی کہ اپنی حاجت اور ضرورت مجھ سے طلب کرے تو میں اس کو سوال کرنے والوں سے زیادہ دیتا ہوں اور بغیر مانگے اس کی مراد پوری کر دیتا ہوں۔

﴿۸﴾...... اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے جس کو میرے ذکر نے اتنی مہلت نہ دی کہ وہ مجھ سے اپنی حاجت طلب کرے تو میں اس کے سوال کرنے سے پہلے ہی اس کی حاجت پوری کر دیتا ہوں۔ (ابونعیم، دیلمی)

﴿۹﴾...... حضرت ثوبانؓ کی روایت میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت حق کی خدمت میں عرض کی اے پرودگار کیا تو مجھ سے قریب ہے جو میں تجھ کو چپکے سے پکاروں یا فاصلے پر ہے جو تجھ کو زور سے پکاروں اے پرودگار میں تیری آواز کے حسن کا احساس کرتا ہوں لیکن تجھ کو دیکھتا نہیں تو کہاں ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا میں تیرے دائیں بائیں آگے پیچھے موجود ہوں اے موسیٰ جب بھی کوئی بندہ یاد کرتا ہے تو میں اس کا ہمنشیں ہوتا ہوں اور جب کوئی بندہ پکارتا ہے تو میں اس کے پاس ہوتا ہوں۔ (دیلمی)

﴿۱۰﴾...... حضرت عمرؓ کی روایت ہے حضرت موسیٰ نے حضرت حق تعالیٰ سے عرض کیا اے رب میں جاننا چاہتا ہوں کہ تو اپنے بندوں میں کس شخص سے محبت کرتا ہے تا کہ میں بھی اس سے محبت کروں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے موسیٰ جب تم کسی بندے کو دیکھو کہ وہ میرا ذکر بکثرت کرتا ہے تو سمجھ لو کہ میں نے اس کو توفیق عنایت کی ہے اور وہ میری ہی اجازت سے میرا ذکر کر رہا ہے اور میں اس سے محبت کرتا ہوں اور جب تو کسے بندے کو دیکھو کہ وہ میرا ذکر نہیں کرتا تو سمجھ لو کہ میں نے اس کو اپنی یاد سے روک دیا ہے اور میں اس سے ناراض ہوں۔ (دارقطنی، ابن عساکر)

یعنی ذاکر میرا محبوب ہے اور غافل میرا مبغوض ہے۔

﴿۱۱﴾...... ابن عباسؓ کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤدؑ پر وحی

نازل کی اے داؤد ظالم امراء اور حکام کو مطلع کر دو کہ وہ میرا ذکر نہ کیا کریں، کیوں کہ میرا قائدہ یہ ہے کہ جب کوئی میرا ذکر کرتا ہے تو میں بھی اس کا ذکر کرتا ہوں اور ان ظالموں کا ذکر میرے نزدیک یہ ہے کہ میں ان پر لعنت کروں۔ (دیلمی۔ابن عساکر)

مطلب یہ ہے کہ یہ ظالم امیر اور حاکم میری لعنت کے مستحق ہیں اس لئے اگر یہ میرا ذکر کریں گے تو ان کو کوئی فائدہ نہ ہوگا کیوں کہ میں ان کو لعنت ہی کے ساتھ یاد کروں گا۔

﴿۱۲﴾...... حضرت انسؓ کی روایت میں ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا جس نے مجھے کسی دن یاد کیا ہو یا کسی مقام پر مجھ سے ڈرا ہو اس کو آگ سے نکال لو۔

(ترمذی۔بیہقی)

﴿۱۳﴾...... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اگر کوئی بندہ مجھے خلوت میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے خلوت میں یاد کرتا ہوں اور جب کوئی بندہ مجھے جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو ایسی جماعت میں یاد کرتا ہوں جو جماعت اس کی جماعت سے بڑی اور بہتر ہوتی ہے۔ (بیہقی)

﴿۱۴﴾...... حضرت عمارہ بن وسکرہؓ کی روایت میں ہے کہ میرا کامل بندہ وہ ہے جو مجھ کو اس حالت میں یاد کرتا ہے، جبکہ وہ اپنے دشمن سے ملاقات کرتا ہے۔ (ترمذی)

دشمن سے مراد شیطان ہے اس سے ملاقات کرنے کا مطلب یہ ہے کہ شیطان اس کو بہکا رہا ہو اور وہ میرا ذکر کرتا ہو، یا مراد یہ ہے کہ کفار سے مقابلہ کے وقت میرا ذکر کرتا ہو۔

﴿۱۵﴾...... اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے تم مجھ کو فرماں برداری اور اطاعت کے ساتھ یاد کرو میں تم کو مغفرت کے ساتھ یاد کروں گا جو شخص فرماں بردار ہے مجھ کو یاد کرتا ہے تو میرے لئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ میں بھی اس کو یاد کروں اور اس کی مغفرت کر دوں اور جو بندہ مجھ کو یاد کرتا ہے اور حالانکہ وہ میرا نافرماں ہوتا ہے تو میرے لئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ میں اس کو غصہ اور خفگی کے ساتھ یاد کروں۔ (دیلمی۔ابن عساکر)

﴿۱۶﴾...... حضرت معاذ بن انسؓ کی روایت میں ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے، کوئی بندہ جب مجھکو اپنے جی میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو عام ملائکہ کی جماعت میں یاد کرتا ہوں اور جب کوئی بندہ مجھکو کسی جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اس کا ذکر مقربین فرشتوں میں کیا کرتا

ہوں۔ (طبرانی)

﴿۱۷﴾......حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت میں ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے جب کوئی بندہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور جب کوئی شخص کسی جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو ایسی جماعت میں یاد کرتا ہوں جو اس بندے کی جماعت سے تعداد میں بھی زیادہ ہوتی ہے اور پاکیزگی میں زیادہ ہوتی ہے۔ (ابن شاہین)

﴿۱۸﴾......حضرت ابن عباسؓ کی روایت میں ہے اللہ تعالیٰ اشاد فرماتا ہے اے آدم کے بیٹے اگر تو مجھ کو یاد کرے تو میں تجھ کو یاد کروں گا اگر تو مجھ کو فراموش کر دے گا اور بھلا دے گا تب بھی میں تجھ کو یاد کروں گا' اگر تو میری اطاعت اختیار کر لے اور میرا مطیع ہو جائے تو پھر جہاں تیرا جی چاہے اور اطمینان کے ساتھ مخلی بالطبع ہو کر چل پھر تو مجھ سے دوستی کرے گا تو میں بھی تجھ کو دوست رکھوں گا اگر تو مجھ سے صاف دلی کے ساتھ ملیگا اور میری طرف جھکے گا تو میں بھی صفائی کے ساتھ تیری جانب متوجہ ہوں گا' میں تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں مگر تو میری طرف سے اعراض کرتا ہے اور روگردانی کرتا ہے جب تو اپنی ماں کے پیٹ میں تھا تو میں نے تیرے لئے غذا کا انتظام کیا میں ہمیشہ تیری اصلاح کی تدبیر کرتا رہا۔ اور میرے ارادے اور میری تدبیر کا تجھ میں نفاذ ہوتا رہا۔ پھر جب میں نے تجھ کو دنیا کی طرف نکالا تو تو نے گناہ ارمعاصی کی کثرت اختیار کی اور میری نافرمانی شروع کر دی' کیا تجھ پر جو شخص احسان کرے اس کا بدلہ یہی ہوا کرتا ہے۔ (ابونصر رافعی)

ارادے کے نفاذ کا مطلب یہ ہے کہ میرے ارادے اور تدبیر سے تیری پرورش ہوتی رہی۔

﴿۱۹﴾......حضرت انسؓ کی روایت میں ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے جو غصے اور غضب کے وقت مجھے یاد کرے گا میں بھی غصہ اور غضب کے وقت اسے یاد کروں گا اور نافرمانوں کو جس طرح مٹاتا اور برباد کرتا ہوں اس کو برباد نہ کروں گا۔ (دیلمی)

﴿۲۰﴾......عمرو بن الجموح کی میں روایت ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندوں سے میرے دوست اور میری مخلوق سے میرے ولی وہ لوگ ہیں جو میری یاد کے شوق میں میرا ذکر کیا کرتے ہیں اور ان کے ذکر کی وجہ سے میں انکا ذکر کیا کرتا ہوں۔ (حکیم' ابونعیم)

یعنی اس شوق سے میرا ذکر کرتے ہیں کہ میں بھی ان کا ذکر کروں گا۔

﴿۲۱﴾...... حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت میں ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ قیامت میں فرمائے گا، آج کے دن اہل کرم اور ذی شرافت حضرات کو میدان حشر کے دن لوگ جان لیں گے اور آج یہ معلوم ہو جائے گا کہ حقیقی شرفاء کون ہے لوگوں نے دریافت کیا یارسول اللہ وہ کون لوگ ہوں گے آپ نے ارشاد فرمایا مسجدوں میں مجالس ذکر کے شرکاء۔ (احمد، ابویعلی)

یعنی مساجد میں جو ذکر کی مجالس ہوتی ہیں ان میں شریک ہونے والا۔

﴿۲۲﴾...... حضرت جابرؓ کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ پر وحی نازل کی اے موسیٰ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں تمہارے مکان میں تمہارے ساتھ سکونت اختیار کروں حضرت موسیٰ اس بشارت کو سن کر سجدے میں گر گئے اور عرض کی، الٰہی یہ کیوں کر ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے موسیٰ کیا تم نہیں جانتے جو شخص میرا ذکر کرتا ہے میں اس کا ہم نشیں ہوتا ہوں اور جس جگہ میرا بندہ مجھ کو تلاش کرتا ہے تو مجھ کو پالیتا ہے۔ (ابن شاہین)

یہ روایت اسناد کے لحاظ سے ضعیف ہے۔

﴿۲۳﴾...... حضرت ابوذرؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں عقلمند شخص کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی زندگی کے اوقات کو تین حصوں میں تقسیم کرے، ایک حصہ میں اپنے رب سے مناجات کیا کرے ایک حصہ میں اپنے نفس سے محاسبہ کیا کرے اور ایک حصہ کو کھانے پینے وغیرہ کے لئے مقرر کرے۔ (ابن حبان)

مناجات یعنی ذکر الٰہی اور خدا تعالیٰ سے دعاء نفس کا محاسبہ یہ ہے کہ اپنے اعمال پر غور کرے کہ اس نے اچھے کام کتنے کئے اور برے کام اس سے کتنے سرزد ہوئے۔

﴿۲۴﴾...... حضرت ابوہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس قبضے میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ جنت کے بعض درختوں کو حکم دے گا کہ میرے جن بندوں نے میرے ذکر اور میری یاد کی وجہ سے معازف اور مزامیر سے پرہیز کیا ان بندوں کو تم اپنی آواز سناؤ۔ چنانچہ وہ ان کو ایسی بہترین آواز سنائیں گے جس آواز کو مخلوق نے کبھی نہیں سنا ہوگا (دیلمی)

ذکر الٰہی کی وجہ سے جو لوگ گانا بجانے سے احتراز کرتے تھے ان کو جنت کے

درخت گانا سنائیں گے اور جنت کے درختوں کا گانا تسبیح الٰہی ہوگا۔

﴿۲۵﴾...... حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی قوم اللہ کا ذکر کرنے کے لئے جمع ہوتی ہے اور اس کا مقصد اس اجتماع سے محض اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی خوشنودی ہوتی ہے تو ایک پکارنے والا آسماں سے ان کو پکار کر کہتا ہے کھڑے ہو جاؤ تمہاری مغفرت کردی گئی اور تمہاری خطائیں نیکیوں سے بدل دی گئیں۔ (ابن شاہین)

یعنی جب ذکر الٰہی سے یہ لوگ فارغ ہوتے ہیں تو ان کو مخاطب کر کے یہ خوشخبری دی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رحمت

﴿۱﴾......حضرت ابن عباسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں لکھدی ہیں پھر ان نیکیوں اور برائیوں کو اپنی کتاب میں بھی لکھدیا ہے پس جو شخص نیکی کا پختہ ارادہ کرلے مگر وہ نیکی اس سے واقع نہ ہو تب بھی اللہ تعالیٰ ایک کامل نیکی اس کے لئے لکھ دیتا ہے اور ارادے کے بعد اگر اس سے نیکی کا وقوع ہو جائے تو پھر اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیوں سے لئے کر سات سو تک بلکہ اس بھی زیادہ لکھتا ہے اور جو شخص کسی برائی کا ارادہ کرتا ہے مگر اس کو کرتا نہیں تو اللہ تعالیٰ اس کے لے بھی ایک کامل نیکی لکھ دیتا ہے اور اگر برائی کا ارادہ کر کے برائی اور گناہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ صرف ایک گناہ لکھتا ہے۔ (بخاری۔مسلم)

﴿۲﴾......حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی بندہ گناہ کا ارادہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ملائکہ کو حکم دیتا ہے کہ جب تک کوئی گناہ اس سے سرزد نہ ہو تب تک صرف ارادے پر اس کے نامہ اعمال میں کوئی گناہ نہ لکھا جائے اور اگر اس سے گناہ ہو جائے تو صرف ایک گناہ لکھا جائے' اور اگر یہ میرے خوف سے گناہ کا ارادہ ترک کر دے تو اس کے نامہ اعمال میں ایک نیکی لکھ دی جائے اور اگر کسی نیکی کا ارادہ کرے تو اگر چہ وہ نیکی اس بندے اس سے واقع نہ ہو تب بھی صرف ارادے پر ایک نیکی اس کے نامۂ اعمال میں لکھدو' اور اگر ارادہ کرنے کے بعد یہ بندہ وہ نیکی کر بھی لے تو دس نیکیوں سے لے کر سات سو نیکیاں اسکے نامہ اعمال میں لکھو۔ (بخاری ومسلم)

﴿۳﴾......حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک اور روایت میں ہے فرمایا محمد رسول کریم ﷺ نے کہ ارشاد فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے جب میرا بندہ ارادہ کرتا ہے اور اپنے قلب میں کسی نیکی کرنے کا خیال کرتا ہے تو جب تک وہ نیکی نہ کرے میں ایک نیکی اس کے نامۂ اعمال میں لکھ دیتا ہوں' اور جب وہ نیکی کر لیتا ہے تو میں اس کی نیکی کو دس گنا کر کے لکھدیتا ہوں' اور جب کوئی بندہ کسی گناہ کا ارادہ کرتا ہے جب تک وہ گناہ نہ کرلے میں اس کو معاف کر دیتا ہوں اور جب وہ

گناہ کر لے تو میں ایک گناہ کو ایک ہی لکھتا ہوں' اور گناہ نہ کرے صرف ارادہ کرنے کے بعد اپنے خیال کو ترک کر دے تب ایک نیکی لکھ دیتا ہوں کیوں کہ اس نے گناہ کو میرے خوف سے ترک کر دیا ہے۔ (مسلم)

ان احادیث کا مطلب یہ ہے کہ نامۂ اعمال میں گناہ ایک ہی لکھا جاتا ہے اور نیکی ایک کی دس عام طور لکھی جاتی ہیں اور کبھی دس کی بجائے سات سو تک بھی لکھی جاتی ہیں اور کبھی اس سے بھی زیادہ لکھی جاتی ہیں نیز یہ کہ نیکی کے صرف ارادہ پر ہی نیکی لکھ دیجاتی ہے اور گناہ کے ارادہ پر گناہ نہیں لکھا جاتا ہے بلکہ گناہ کرنے کے بعد لکھا جاتا ہے اور اس سے بڑھ کر یہ بات ہے کہ گناہ کے ارادہ کو ترک کر دینے کے بعد بھی ایک نیکی اور نیکی کرنے کے بعد ایک کی دس اور دس سے لئے کر سات سو تک اور کبھی سات سو سے بھی زیادہ' اور کسی برے کام کے محض ارادہ کرنے پر کوئی گناہ نہیں اگر گناہ ہو جائے تو صرف ایک گناہ اور اگر گناہ کا ارادہ کرنے کے بعد اس ارادہ سے باز آ جائے اور گناہ کا خیال ترک کر دے تو ایک نیکی۔

﴿۴﴾...... حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اے میرے بندو! میں نے ظلم کو اپنے اوپر حرام کیا ہے اور میں نے ظلم کو تمہارے لئے بھی حرام کر دیا ہے تم بھی آپس میں ایک دوسرے پر ظلم نہ کیا کرو' اے میرے بندو تم سب راہ سے بھٹکے ہوئے ہو مگر وہ شخص کہ جس کو میں نے راہ دکھائی۔ تم مجھ سے ہدایت طلب کرو! میں تم کو راہ دکھاؤں گا ور تمھاری راہنمائی کروں گا' اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو مگر وہ شخص جس کو میں کھانا کھلا دوں تم مجھ سے روزی طلب کیا کرو میں تم کو رزق دوں گا اے میرے بندو تم سب برہنہ اور ننگے ہو مگر وہ شخص جس کو میں کپڑے پہنا دوں' تم مجھ سے لباس کی طلب کرو میں تم کو لباس عطا کروں گا' اے میرے بندو تم دن رات خطائیں کرتے ہو اور میں تمام گناہ اور خطائیں بخشا کرتا ہوں سو تم مجھ سے ہی بخشش طلب کیا کرو تا کہ میں تم کو معاف کر دیا کروں' اے میرے بندو! تم کو یہ طاقت نہیں کہ تم مجھ کو کوئی نقصان پہنچا سکو نہ تم کو میرے نفع پہنچانے کی قدرت ہے کہ تم مجھکو نفع پہنچا سکو' اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور پچھلے اور تمہارے انسان اور تمہارے جنات سب کے سب ایک بڑے متقی اور پرہیزگار شخص کے قلب کی طرح ہو جائیں تو میری حکومت اور میرے ملک میں کچھ

زیادتی نہ ہو جائے گی' اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور پچھلے اور تمہارے انسان اور تمہارے جنات سب کے سب ایک بہت بڑے گناہ گار اور بدکار آدمی کے قلب کی مثل ہو جائیں تو بھی میری حکومت اور میرے ملک میں کچھ کمی نہیں ہو سکتی۔

اے میرے بندو! تمہارے پچھلے اور پہلے اور تمہارے انسان اور تمہارے جنات سب ایک مقام پر جمع ہو کر مجھ سے اپنی اپنی حاجتیں اور مرادیں طلب کریں اور میں ہر شخص کو اس کی مراد عطا کروں اور بیک وقت جملہ مخلوق کے سوال اور حاجتیں پوری کر دوں تو میرے ان خزانوں میں سے جو میرے پاس ہیں اتنی بھی کمی نہیں ہو گی جیسے کوئی ایک سوئی سمندر میں ڈبو کر نکال لینے سے سمندر میں کمی ہوتی ہو۔

اے میرے بندو! تمہارے تمام اعمال میں شمار کر کے اور گن کر محفوظ رکھتا ہوں اور ان سب اعمال کا تم کو پورا پورا بدلہ دوں گا' پس جو شخص بدلے کے وقت خیر اور بھلائی پائے تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اور اس کی خوبیاں بیان کرے اور جو بدلے کے وقت خیر اور بھلائی کے خلاف پائے تو اپنی نفس اور جان کے علاوہ کسی دوسرے کو ملامت نہ کرے۔ (مسلم)

﴿۵﴾...... حضرت ابو ذرؓ کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو مگر وہ شخص جس کو میں نے راہ دکھائی اور جس کی میں نے رہنمائی کی پس تم مجھ سے ہدایت طلب کرو تا کہ میں تم کو سیدھی راہ دکھاؤں تم سب کے سب فقیر اور محتاج ہو مگر وہ شخص جس کو میں غنی اور بے پرواہ کر دوں پس تم مجھ سے سوال کرو میں تم کو رزق عطا کروں گا تم سب کے سب گناہ گار ہو مگر وہ شخص جس کو میں نے بچا لیا پس جو شخص تم میں سے یہ جانتا ہے کہ میں مغفرت اور بخشش کی قدرت رکھتا ہوں اور مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے تو میں اس کو معاف کر دیتا ہوں اور گناہ معاف کرنے میں کچھ پرواہ نہیں کرتا اور اگر تمہارے پہلے اور پچھلے تمہارے مردے اور تمہارے زندہ تمہارے کمزور اور توانا سب کے سب میرے پرہیز گار بندوں میں سے کسی ایک بندے کے متقی دل کی مانند ہو جائیں تو یہ میری سلطنت اور میری حکومت میں ایک مچھر کے پر برابر زیادتی نہیں کر سکتے اور اگر تمہارے پچھلے اور پہلے اور تمہارے مردے اور زندہ تمہارے توانا اور کمزور سب کے سب میرے بدبخت اور گناہ گار بندوں میں سے ایک بندے کی دل مانند ہو جائیں تو میری

حکومت اور سلطنت میں سے یہ اجتماع ایک مچھر کے برابر کمی نہیں کر سکتا' اور اگر تمہارے پہلے اور پچھلے مردے اور زندے کمزور اور توانا سب کے سب ایک مقام میں جمع ہو کر ہر ایک انسان اپنی اپنی آرزوئیں اور امیدیں مجھ سے مانگیں اور میں ہر ایک سائل کی خواہش پوری کر دوں تو میری سلطنت اور میرے خزانوں میں اتنی کمی نہ ہو گی جیسے تم میں سے کوئی شخص سمندر پر ڈرتے ہوئے ایک سوئی سمندر میں ڈبو کر اُٹھا لے اور اس میں کچھ نمی یا تری آ جائے یہ اس لئے کہ میں جود و سخا کا مالک ہوں سخاوت کرنے والا ہوں اپنی خدائی میں تنہا اور اکیلا ہوں میری عطا اور میرا دینا صرف میرا ایک حکم کر دینا ہے' میری پکڑ اور میرا عذاب بھی صرف میرا ایک حکم کر دینا ہے' جب میں کسی شے کے موجود کرنے کا ارادہ کرتا ہوں تو میرا صرف اسی قدر کہنا کافی ہوتا ہے کہ ہو جا وہ شے موجود ہو جاتی ہے۔ (احمد' ترمذی' ابن ماجہ)

ان دونوں روایتوں کا مطلب یہ ہے کہ ہر قسم کے اختیار ہر قسم کی حکومت و سلطنت اللہ تعالیٰ کے لئے ہے یہ جو فرمایا ہے کہ تمہارے انسان اور تمہارے جنات اس کا یہ مطلب ہے کہ تمام مخلوق اپنی اپنی حاجتیں پیش کرے تو اللہ تعالیٰ سب کی حاجتیں اور مرادیں پوری کر دے گا۔ ایک متقی اور ایک گناہ گار کے دل میں جمع ہو جانے سے مراد یہ ہے کہ سب کے سب متقی اور پرہیز گار ہو جائیں یا سب کے سب گناہ گار اور فاسق ہو جائیں تو متقی خدا کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے اور فاسق اس کی حکومت کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

﴿۶﴾...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے جو شخص مجھ سے دعا نہیں کرتا مجھے اس پر غصہ آتا ہے۔ (عسکری فی المواعظ)

﴿۷﴾...... حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں' کہ جب کوئی بندہ گناہ کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے عرض کرتا ہے اے میرے رب میں نے گناہ کیا ہے اس گناہ کو بخش دے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا میرا بندہ یہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر گرفت بھی کرتا ہے میں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا ہے پھر جب تک خدا چاہتا ہے بندہ گناہ سے بچا رہتا ہے پھر یہ بندہ گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے اور مغفرت کی درخواست کرتا ہے اے میرے رب مجھ سے گناہ ہو گیا آپ اس کو معاف کر دیجئے۔ اللہ تعالیٰ اس درخواست کے جواب میں پھر وہی فرماتا ہے کیا میرا یہ بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی رب ہے

جو گناہ معاف کرتا ہے اور گناہ پر سزا دیتا ہے میں نے اس کو معاف کر دیا اس معافی کے بعد بندہ کچھ زمانہ تک جس کی تعداد اللہ ہی جانتا ہے گناہ سے بچا رہتا ہے پھر کچھ عرصہ کے بعد گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے اور کہتا ہے اے میرے رب مجھ سے قصور ہو گیا تو اس کو معاف کر دے پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا میرا بندہ یہ بات جانتا ہے کہ اس کا پرودگار ہے جو گناہ کو بخش دیتا ہے اور گناہ پر عذاب بھی کرتا ہے میں نے اس بندے کی مغفرت کر دی اس کا جو جی چاہے کرے۔ (بخاری۔ مسلم)

مطلب یہ ہے کہ گناہ گار جب تک استغفار اور توبہ کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو معاف کرتا رہتا ہے۔

﴿۸﴾...... حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے فرمایا رسول کریم ﷺ نے شیطان رجیم نے حضرت حق کی جانب میں عرض کی مجھے تیری عزت کی قسم جب تک تیرے بندوں کی روح ان کے جسم میں رہے گی میں ان کو بہکاتا رہوں گا اور گمراہ کرتا رہوں گا' اللہ تبارک تعالیٰ نے فرمایا مجھے اپنی عزت اور جلال اور بلند مرتبے کی قسم جب تک میرے بندے مجھ سے استغفار کرتے رہیں گے میں ان کی مغفرت کرتا رہوں گا۔ (احمد)

﴿۹﴾...... حضرت جندبؓ فرماتے ہیں ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ کسی شخص نے قسم کھا کر یوں کہا تھا' خدا کی قسم فلاں شخص کو اللہ تعالیٰ نہیں بخشے گا' اللہ نے فرمایا' یہ ایسا کون شخص ہے جو مجھ پر قسم کھاتا ہے کہ میں فلاں شخص کی مغفرت نہیں کروں گا میں نے فلاں شخص کو بخش دیا اور اس قسم کھانے والے کے تمام اعمال میں نے ضائع کر دیئے۔ (مسلم)

﴿۱۰﴾...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول کریم ﷺ نے جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنا مقدر کیا تو ایک کتاب لکھی جو عرش پر اس کے پاس ہے اس کتاب میں لکھا ہے بیشک میری رحمت میرے غضب سے آگے ہے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔ (بخاری و مسلم)

یعنی میری رحمت کا ظہور میرے غضب سے زائد ہے اور میں رحمت کا معاملہ غضب کے مقابلہ میں زیادہ کرتا ہوں۔

﴿۱۱﴾...... حضرت ثوبانؓ کی روایت میں ہے فرمایا رسول ﷺ نے جب کوئی

بندہ اللہ تعالیٰ کی مرضی اوراس کی رضا طلب کرنے اور تلاش کرنے میں لگا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ حضرت جبرئیل علیہ السلام کو خطاب کر کے فرماتا ہے میرا فلاں بندہ مجھے راضی کرنے کی تلاش میں لگا ہوا ہے، خبردار ہو اور جان لے میری رحمت اس پر ہے جبرائیل اس فرمان الٰہی کو سن کر اعلان کرتے ہیں فلاں بندے پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو، پھر اسی اعلان کو حاملان عرش اوران کے آس پاس کے فرشتے دہراتے ہیں یہاں تک کے ساتوں آسمانوں کے رہنے والے ان الفاظ کا اعلان کرتے ہیں کہ فلاں شخص پر اللہ تعالی کی رحمت ہو پھر وہ رحمت اس کے لئے زمین پر اترتی ہے۔

مطلب یہ ہے کہ جو بندہ خدا کو راضی رکھنے اوراس کی رضامندی تلاش کرنیکی فکر میں رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی مقبولیت اوراس پر اپنی رحمت کا عام اعلان فرماتے ہیں۔

﴿۱۲﴾...... حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں ارشاد فرمایا رسول کریم ﷺ نے کہ بنی اسرائیل میں دو شخص آپس میں دوست تھے ایک تو عبادت میں بڑی کوشش کرنے والا تھا اور دوسرا اپنے کو گناہگار کہا کرتا تھا یا دوسرا گناہ گار تھا عابد اس گناہ گار سے ہمیشہ کہا کرتا تھا تو گناہوں سے باز آ۔ گناہ گار جواب دیتا تھا تو مجھ کو اور میرے رب کو چھوڑ دے یہاں تک کہ اس عابد نے ایک دن اس گناہ گار کو ایک ایسے گناہ میں مبتلا دیکھا، جس کو یہ بہت برا سمجھتا تھا اس نے پھر کہا تو گناہ سے باز آ جا گناہ گار نے کہا تو مجھے اور میرے رب کو چھوڑ دے تو مجھ پر کوئی داروغہ بنا کر نہیں بھیجا گیا۔ اس عابد نے اس جواب کو سن کر کہا خدا کی قسم تجھ کو اللہ تعالیٰ کبھی نہیں بخشے گا اور نہ تجھ کو جنت میں داخل کرے گا پس اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی طرف فرشتہ بھیجا، جس نے ان دونوں کی روح کو قبض کر لیا اور یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے سامنے جمع ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے اس گناہ گار کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تو میری رحمت سے جنت میں داخل ہو جا اور عابد سے فرمایا کیا تو میرے بندے پر سے میری رحمت کو روک سکتا ہے اس نے عرض کیا اے پرودگار نہیں ارشاد ہوا اس کو آگ میں لے جاؤ۔ (احمد)

مطلب یہ ہے کہ جو گناہ گار اپنے گناہ پر نادم اور شرمندہ تھا اس کی مغفرت ہو گئی اور وہ عابد جو گناہ گار کی تحقیر اور تذلیل کرتا تھا اس کو آگ میں بھیج دیا گیا اور گنہگار نے جو یہ کہا کہ مجھ کو اور میرے رب کو جھوڑ دے اس کا مطلب یہ ہے کہ میرے رب کے درمیان

مداخلت نہ کر شاید وہ میری عاجزی پر رحم فرمائے اور مجھ کو بخش دے۔

﴿۱۳﴾......حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے فرمایا رسول کریم ﷺ بنی اسرائیل میں ایک شخص نے ننانوے آدمیوں کو قتل کیا تھا پھر توبہ کی فکر میں نکلا' اور لوگوں سے پوچھتا پھرا یہاں تک کہ ایک راہب کے پاس آیا اس سے دریافت کیا میں نے ننانوے انسانوں کا خون کیا ہے کیا میری توبہ ہو سکتی ہے اس نے کہا نہیں اس قاتل نے اس راہب کو بھی قتل کر دیا راہب کو قتل کرنے کے بعد اس کو پھر احساس ہوا اور لوگوں سے دریافت کرنے لگا اس کو کسی نے بتایا کہ فلاں بستی میں جا وہاں تیری توبہ قبول ہو گی یہ اس بستی کی طرف توبہ کی نیت سے چلا' لیکن موت نے اس کو پکڑ لیا' اس نے اسی حالت میں اپنے سینہ کو اس بستی کی طرف کھسکا دیا جہاں توبہ کے لئے جانا چاہتا تھا' اس شخص کی معاملے میں رحمت اور عذاب کے فرشتوں میں جھگڑا ہوا' پس اللہ تعالیٰ نے اس بستی کو حکم دیا جہاں توبہ کے لئے جاتا تھا کہ تو قریب ہو جا اور جس بستی سے چلا تھا اس کو حکم دیا کہ تو دور ہو جا' پھر رحمت اور عذاب کے فرشتوں کو حکم ہوا کہ دونوں بستیوں کے درمیان کی زمین کی پیمائش کر لو چنانچہ زمین کی پیمائش کی گئی' تو توبہ والی بستی ایک بالشت قریب پائی گئی اور اس شخص کو بخش دیا گیا۔ (بخاری و مسلم)

مطلب یہ کہ مرتے وقت جو سینہ کا زور لگا کر تھوڑا سا سینہ کو کھسکا دیا تھا اور توبہ کی طرف بڑھا تھا وہ حضرت حق کو پسند آ گیا اور اس کی مغفرت کر دی گئی فرشتوں کے جھگڑے سے مطلب یہ ہے کہ رحمت کے فرشتے چاہتے تھے ہم اس کی روح قبض کریں کیوں کہ یہ توبہ کی نیت سے گھر سے نکل چکا ہے اور عذاب کے فرشتے کہتے تھے ہم جان قبض کریں کیوں کہ ابھی اس نے توبہ کی نہیں جب زمین ناپی گئی تو نزع کی حالت میں جتنا کھسکا تھا اتنی ہی مقدار توبہ کی بستی قریب نکلی اس لئے رحمت کے فرشتوں نے جان نکالی۔

﴿۱۴﴾......حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت میں ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ جنت میں نیک بندے کے درجات بلند کرتا ہے' تو بندہ عرض کرتا ہے الٰہی یہ درجہ کون سے عمل کے بدلے میں بلند کیا گیا۔ ارشاد ہوتا ہے تیرے لڑکے کے استغفار کی وجہ سے۔ (احمد)

یعنی مرنے کے بعد جو اولاد اپنے باپ کیلئے دعا کرتی ہے اور مغفرت طلب کرتی ہے تو اس استغفار سے باپ کے درجے جنت میں بلند کر دیئے جاتے ہیں اور بیٹے کی

دعائے مغفرت سے مرے ہوئے باپ کو فائدہ پہنچایا جاتا ہے۔

﴿۱۴﴾ ...... حضرت عثمانؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے جب میرے بندے کی عمر چالیس سال کی ہو جاتی ہے تو میں اس کو تین قسم کے امراض سے محفوظ کر دیتا ہوں یعنی جنون جذام اور برص سے عافیت دیدیتا ہوں اور جب اس کی عمر پچاس برس کی ہو جاتی ہے تو اس سے حساب یسیری یعنی آسان حساب کروں گا اور جب کوئی بندہ ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ جاتا ہے تو میں توبہ اور رجوع الی اللہ اس کا محبوب بنادیتا ہوں اور جب کسی کی عمر ستر سال کی ہو جائے تو فرشتے اس سے محبت کرتے ہیں اور جو کوئی اسی برس کا ہو جائے تو اس کی نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور گناہ نظر انداز کر دیئے جاتے ہیں اور جب کوئی نوے سال کا ہو جاتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں اللہ کا قیدی ہے اللہ کی زمین میں اور اس کے پہلے اور پچھلے گناہ بخشد یئے جاتے ہیں اور جب کوئی بندہ ارذل عمر تک پہنچ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں اس کی تندرستی اور صحت کے زمانے کی مثل اعمال خیر لکھتا رہتا ہے اور اگر اس بندے سے کوئی برائی ہو جاتی ہے تو وہ برائی اس کے نامہ اعمال میں نہیں لکھی جاتی۔ (حکم)

جنون یعنی دیوانگی، جذام یعنی کوڑھ جس میں ہاتھ پاؤں گل جاتے ہیں برص یعنی جلد کے سفید سفید داغ چالیس سال کے بعد ان امراض کا وقوع بہت کم ہوتا ہے پچاس سال والے سے قیامت میں آسان اور سہل حساب ہوگا رجوع الی اللہ کا مطلب یہ ہے کہ ساٹھ سال کی عمر کے بعد توبہ سے محبت ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہونے کی توفیق عطا ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کے قیدی سے مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی روح کو جسم کے قید خانے میں مقید کر رکھا ہے مدت تو پوری ہو چکی ہے رہائی کے حکم کا انتظار ہے ارذل عمر سے مراد وہ عمر ہے جس میں انسان کے ہوش و حواس بجا نہیں رہتے اور بہکی بہکی باتیں کرنے لگتا ہے۔

﴿۱۵﴾ ...... حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ ارشاد فرماتا ہے اللہ تعالیٰ ابن آدم کو ایک نیکی کے بدلے میں دس نیکیاں ہیں اور اس سے زیادہ بھی کر دیتا ہوں اور برائی ایک کی ایک ... اور اس کو بھی بخشد یتا ہوں۔ (ابونعیم)

﴿۱۶﴾......حضرت عبدالرحمان بن کعب بن مالکؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام پر وحی بھیجی اے داؤد مجھے اپنی عزت کی قسم جب کوئی بندہ میری مخلوق کو چھوڑ کر میرا دامن پکڑ لیتا ہے اور میری حفاظت میں آ جاتا ہے اور میں اس کی نیت کو جان لیتا ہوں تو آسمان و زمین کی ہر چیز کو میں اس کیلئے مخرج اور کشادگی کا سبب بنا دیتا ہوں اور جو بندہ مجھ کو چھوڑ کر میری مخلوق کا دامن پکڑتا ہے اور میری مخلوق کی حفاظت میں آ جاتا ہے اور میں اس کی نیت کو جان لیتا ہوں تو میں تمام اسباب کو آسمان سے لے کر زمین تک منقطع کر دیتا ہوں اور اس بندے کے پاؤں کے نیچے اس کی خواہش کو پامال کر دیتا ہوں۔ اور جو بندہ میری فرمانبرداری کرتا ہے میں اس کی حاجت اس کے سوال کرنے اور مانگنے سے پہلے پوری کر دیتا ہوں اور اس سے پہلے کہ وہ مجھ سے دعا کرے میں اس کی دعا قبول کر لیتا ہوں اور قبل اس کے کہ وہ مجھ سے مغفرت طلب کرے میں اس کی بخشش کر دیتا ہوں۔ (ابن عساکر دیلمی)

یہ روایت صحیح نہیں ہے اس میں ایک راوی یوسف بن السفر نا قابل اعتماد ہے۔

﴿۱۷﴾......حضرت ابوہریرہؓ کی روایت میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر میرا بندہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اس کو دے دیتا ہوں اور اگر سوال ترک کر دیتا ہے اور مانگنا چھوڑ دیتا ہے تو میں اس پر غصے ہوتا ہوں۔ (ابوشیخ)

﴿۱۸﴾......حضرت ابوبکرؓ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اگر تم کو میری رحمت پیاری اور پسند ہے تو میری مخلوق پر رحم کرو۔ (ابوالشیخ، بن عساکر، دیلمی)

یعنی اگر بندے یہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان پر رحمت کرے تو وہ خدا کی مخلوق پر رحم کریں، اللہ تعالیٰ ان پر رحم کریگا۔

﴿۱۹﴾......حضرت موسیٰ کو اللہ تعالیٰ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا اے موسیٰ رحم کیا کرے تجھ پر رحم کیا جائے گا۔ (دیلمی)

﴿۲۰﴾......شداد بن اوسؓ کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے عزت اور جلال کی قسم میں اپنے بندے پر دو اطمینان اور دو خوف جمع نہیں کروں گا، اگر وہ دنیا میں مجھ سے بے خوف ہو گیا تو میں اس دن اس کو خوف زدہ کروں گا جس دن اپنے تمام بندے کو

جمع کرنے والا ہوں' اور اگر دنیا میں مجھ سے ڈرتا رہا تو اس دن اس کو امن دوں گا جس دن اپنے بندوں کو جمع کروں گا۔ (ابونعیم)

مطلب یہ ہے جو یہاں ڈرتا ہے وہ قیامت میں بے خوف اور مطمئن ہوگا اور جو یہاں نڈر ہو گیا وہ قیامت میں خوف زدہ ہوگا۔

﴿۲۱﴾...... حضرت انسؓ کی ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے' میں بہت بخشنے والا ہوں اور بہت بڑا معاف کرنے والا ہوں یہ کیوں کر ہو سکتا ہے کہ ایک مسلمان بندے کی دنیا میں پردہ پوشی کروں اور پردہ پوشی کے بعد میں ہی اس کو رسوا کروں' میں اپنے بندے کی جب تک وہ مجھ سے بخشش طلب کرتا رہے گناہ بخشتا رہتا ہوں۔ (حکیم عقلی)

﴿۲۲﴾...... حضرت جندبؓ کی روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' پہلی امتوں میں سے ایک شخص نے کسی شخص کی متعلق یہ حکم لگایا تھا کہ اللہ تعالیٰ اس کو نہیں بخشے گا' اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کے نبی پر وحی بھیجی کہ جو بات اس شخص نے کہی ہے وہ بہت گناہ کی بات ہے اس کو چاہیے کہ از سر نو عمل کرے۔ (طبرانی)

مطلب یہ ہے کہ کسی پر دوزخ کا حکم لگا دینا اور اللہ تعالیٰ کی مغفرت کو پابند کرنا بہت بڑا گناہ ہے' از سر نو عمل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی نیکیاں اس جرم میں برباد ہو گئی ہیں اس لئے اس کو چاہیے کہ از سر نو نیک اعمال شروع کرے۔

﴿۲۳﴾...... حضرت انسؓ نبی کریم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرماتا ہے میں زمین والوں پر ان کے گناہوں کے باعث بعض دفعہ عذاب نازل کرنے کا قصد کرتا ہوں' لیکن جو لوگ میرے گھروں کو آباد رکھتے ہیں اور پچھلی رات کو استغفار کیا کرتے ہیں ان کو دیکھ کر عذاب کا ارادہ ترک کر دیتا ہوں اور عذاب کو زمین والوں سے لوٹا دیتا ہوں (بیہقی)

مطلب یہ ہے کہ مستحقین عذاب سے محض نیک بندوں کی وجہ عذاب واپس کر لیتا ہوں' گھروں کو آباد کرنے والے وہ لوگ ہیں جو مسجد کو آباد رکھتے ہیں پچھلی رات کا استغفار یعنی صبح صادق سے تھوڑی دیر پیشتر استغفار کرنا اور اپنے گناہوں کی معافی طلب کرنا نیک بندوں کی علامت ہے۔

﴿۲۴﴾......حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جب کوئی بندہ اپنے بچھونے پر یا زمین پر سوتا ہے اور سوتے میں کروٹ بدلتا ہے اور کروٹ بدلتے ہوئے کہتا ہے۔
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَ يُمِيْتُ وَ هُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْ تُ بِيَدِ هِ الْخَيْرُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِ شَيٍ قَدِيْرٌ ط تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کومخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے دیکھو میرا بندہ مجھے اس حالت میں بھی فراموش نہیں کرتا تم گواہ رہو میں نے اس پر رحم کیا اور اس کی مغفرت کردی۔ (ابن السنی ' ابن النجار)

﴿۲۵﴾......حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مومن کو یہاں تک قریب کرے گا۔ کہ اس کو اپنے پہلو میں لے لیگا۔ اور اس سے اس کے گناہوں کا اقرار کرائے گا اور دریافت کرے گا تو نے فلاں فلاں کام کئے تھے' بندہ عرض کرے گا۔ ہاں میرے پرودگار میں نے یہ کام کئے تھے اور یہ بندہ اپنے دل میں خیال کرے گا کہ میں ہلاک ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے دنیا میں تیری پردہ پوشی کی اور آج بھی تیری مغفرت کروں گا' پھر اس کے نامہ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں دیئے جائیں گے اور کفار ومنافقین کے متعلق عام اعلان کیا جائے گا۔ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولا تھا' خبردار ہو کہ اللہ کی لعنت ہے ایسے ظالموں پر۔ (احمد' بخاری' مسلم' نسائی' ابن ماجہ')

مومن کامل کو قرب کا یہ شرف حاصل ہوگا۔

﴿۲۶﴾......ابوسعید خدریؓ کی روایت میں ہے کہ قیامت کے دن ایک بندہ سے اللہ تعالیٰ سوال کرے گا کہ تو نے ''منکر'' اور بری باتوں کو دیکھ کر ان پر انکار نہیں کیا اور ان کو روکا نہیں' نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں اس سوال کا جواب اس بندے کے دل میں القاء کردیا جائے گا' یہ عرض کرے گا الٰہی لوگوں سے ڈرتا تھا اور تیری رحمت کی امید کرتا تھا۔ (بیہقی شعب الایمان)

﴿۲۷﴾......ابوسعید خدریؓ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں' اللہ تعالیٰ اہل جنت کو خطاب کرے گا اور پکارے گا اے اہل جنت! جنتی عرض کریں گے لبیک ربنا و سعدیک اللہ تعالیٰ فرمائیگا تم مجھ سے راضی ہو' اہل جنت عرض کریں گے آپ نے ہم پر ایسا کرم کیا ہے اور وہ چیزیں عنایت کی ہیں جو دوسری کسی مخلوق کو نہیں دیں گئیں ہم آپ سے راضی کیوں نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا جو کچھ میں نے تم کو

دیا ہے کیا اس سے زیادہ نہ دوں؟ اہل جنت عرض کریں گے الٰہی جو کچھ ہم کو دیا گیا ہے اس سے افضل اور زیادہ کیا ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے اپنی رضا مندی تمہارے لئے حلال کر دی، میں تم سے راضی ہو گیا اور تم پر کبھی غصے نہ ہوں گا اور نہ اب تم سے کبھی ناراض ہوں گا۔ (احمد، بخاری، مسلم، ترمذی)

﴿۲۸﴾ ...... حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں ایک دفعہ موسیٰ بن عمرانؑ نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا اے رب تیرے بندوں میں سے تیرے نزدیک کون زیادہ عزیز ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا وہ شخص جو بدلہ لینے پر قادر ہو اور بخش دے۔ (خرائطی)

﴿۲۹﴾ ...... حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اس بندے اور بندی سے شرماتا ہوں جو اسلام میں بوڑھے ہو جاتے ہیں، اور جس بندی کا سر اسلام میں سفید ہوا ہو، ان کو اس کے بعد بھی آگ کا عذاب کروں؟ (ابو یعلی)

﴿۳۰﴾ ...... اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے ارشاد فرمایا تم لوگوں پر رحم کرو، تم پر بھی رحم کیا جائے گا۔ (دیلمی)

یعنی میری رحمت مطلوب ہے تو میری مخلوق پر رحم کرو۔

﴿۳۱﴾ ...... حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرشتے بعض بندوں کے متعلق حضرت حق سے عرض کرتے ہیں الٰہی تیرا فلاں بندہ برے کام کا ارادہ کر رہا ہے اور ابھی انتظار کر رہا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم اس کو دیکھتے رہو اگر وہ کر گزرے تو لکھ لینا اور اگر باز آ جائے تو ایک نیکی لکھ دینا کہ وہ میری گرفت کے اندیشہ سے ترک کریگا۔ (احمد، مسلم)

یعنی اگر کر لے تو ایک گناہ لکھ لینا اور اگر نہ کرے تو ترک کی وجہ سے ایک نیکی لکھ دینا کیوں کہ یہ ترک بھی تو میرے ہی خوف سے ہوا ہے۔

﴿۳۲﴾ ...... حضرت ابو بکرؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر میری رحمت کو دوست رکھتے ہو تو میری مخلوق پر رحم کرو۔ (ابن عساکر، دیلمی)

﴿۳۳﴾ ...... حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھ کو اپنے بندے سے جب وہ دونوں ہاتھ میرے سامنے اٹھاتا ہے تو شرم آتی ہے کہ میں اس کے دونوں ہاتھوں کو لوٹا دوں۔ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ یہ بندہ مغفرت کا

مستحق نہیں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مگر میں تو بخشنے والا اور پرہیز گاری کا اہل ہوں میں تم کو گواہ کرتا ہوں میں نے اس بندے کی مغفرت کردی۔ (حکیم ترمذی)

یعنی ہاتھوں کو خالی لوٹاتے ہوئے شرم آتی ہے پرہیز گاری کا اہل یعنی اس لائق ہوں کہ مجھ سے خوف کیا جائے۔

﴿۳۴﴾......حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی بندہ کہتا ہے اے میرے رب اور وہ گناہ کر چکا ہوتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں اے پروردگار یہ اس کا اہل نہیں ہے مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں تو اس کا اہل ہوں کہ اس کی مغفرت کردوں۔ (حکیم ترمذی)

یہ بندہ اس کا اہل نہیں ہے یعنی آپ کو پکارنے اور آپ سے خطاب کرنے کے یہ بندہ لائق نہیں ہے۔

﴿۳۵﴾......حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ فرماتے تھے میں نے اللہ تعالیٰ سے اپنی امت کے چالیس سالہ لوگوں کے متعلق سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں ان کی مغفرت کردوں گا میں نے عرض کیا جن کی عمر پچاس سال کی ہو جائے تو ارشاد فرمایا ان کی بھی مغفرت کردوں گا۔ پھر میں نے عرض کیا اور ساٹھ برس والے ارشاد فرمایا ان کو بھی بخش دوں گا پھر میں نے عرض کیا اور ستر برس کی عمر والے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے محمد ﷺ میں اس بات سے شرماتا ہوں کہ جس بندے کی عمر ستر برس کی ہو جائے اور اس نے میری عبادت کی ہو اور میرے ساتھ شرک نہ کیا ہو پھر بھی میں اس کو آگ کا عذاب کروں اور جو لوگ اسی اور نوے سال کے ہوں گے ان کو میں قیامت کے دن بلا کر کہوں گا جس کو تم چاہو اور جس کو تم دوست رکھتے ہو جنت میں داخل کردو۔ (ابوالشیخ)

﴿۳۶﴾......حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے جبرئیل نے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے اپنی عزت وجلال اور اپنی وحدانیت اور بلند مرتبہ کی قسم اور اپنے عرش پر قائم ہونے کی قسم اور اپنی مخلوق کی اس احتیاج کی قسم جو اس کو میرے ساتھ ہے میں اپنے اس بندے اور اپنی اس بندی کو عذاب کرتے ہوئے شرماتا ہوں۔ جن کو اسلام میں بڑھاپا آ گیا ہو پھر نبی کریم ﷺ اس واقعہ کا ذکر کر کے رونے لگے آپ سے

دریافت کیا گیا کہ آپ کیوں روتے ہیں آپ نے فرمایا میں اس پر روتا ہوں جس سے اللہ تعالیٰ تو شرماتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے نہیں شرماتا۔ (رافعی)

بیمار کی عیادت اور مصائب پر صبر

﴿۱﴾ ...... حضرت ابوامامہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اے آدم کے بیٹے اگر تو ابتداً کسی صدمہ کے وقت صبر کرلے اور ثواب کی امید رکھے تو میں تجھ کو اس کے بدلے میں جنت ہی دیکر خوش ہوں گا۔ (ابن ماجہ)

یعنی کسی مصیبت کا پہلے پہل حملہ ہوا اور اس کو برداشت کرلیا ورنہ رونے اور جزع فزع کرنے کے بعد تو صبر آ ہی جاتا ہے خوش ہونے کا مطلب یہ ہے کہ میں جب ہی خوش ہوں گا جب تجھ کو جنت میں داخل کردوں گا۔

﴿۲﴾ ...... حضرت انسؓ کہتے ہیں میں نے رسول ﷺ سے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کی دو پیاری چیزیں لے کر اس کو امتحان میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ صبر کرتا ہے تو ان دونوں پیاری چیزوں کے بدلے میں اس کو جنت عطا کرتا ہوں۔ (بخاری، ترمذی)

پیاری چیزوں سے مراد آنکھیں ہیں۔

﴿۳﴾ ...... حضرت انسؓ کی روایت میں ہے جب میں کسی بندے کی دو بہترین اور شریف چیزیں دنیا میں لے لیتا ہوں تو اس کا بدلہ میرے پاس سوائے جنت کے اور کچھ نہیں ہے۔ (ترمذی)

﴿۴﴾ ...... حضرت انسؓ کی ایک اور روایت میں ہے جب کسی بندے کو اس کی دو پیاری چیزیں لیکر امتحان میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ میری اس بھیجی ہوئی مصیبت پر صبر کرتا ہے تو اس کے بدلے میں جنت سے کوئی کم چیز دے کر میں خوش نہیں ہوتا بلکہ جنت ہی دے کر راضی ہوتا ہوں۔

﴿۵﴾ ...... حضرت عرباض بن ساریہؓ کی روایت میں ہے کہ میں جب اپنے بندہ کی دو پیاری چیزیں سلب کرلیتا ہوں حالاں کہ وہ ان دونوں چیزوں کا بہت محتاج ہوتا ہے

اوران پر بخیل ہوتا ہے اور پھر بھی میری حمد بیان کرتا ہے تو جب تک میں اس کو جنت میں داخل نہ کردوں راضی نہیں ہوتا۔ (ابن حبان)

یہ جو فرمایا کہ بخیل ہوتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ آنکھیں ایسی پیاری چیز ہیں کہ ہر شخص ان کے دینے میں بخل کرتا ہے اور اندھا ہونا کوئی بھی نہیں چاہتا لیکن باوجود اتنی بڑی مصیبت کے پھر بھی صبر کرتا ہے اور میری حمد بیان کرتا ہے۔

﴿۶﴾...... حضرت ابن عباسؓ کی روایت میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب میں کسی بندے کی شریف اور محبوب دو چیزیں لے لیتا ہوں اور وہ صبر کرتا ہے اور ثواب کی امید رکھتا ہے تو جب تک میں اس کو جنت میں داخل نہیں کر دیتا مجھے خوشی نہیں ہوتی۔ (ابویعلی۔ابن حبان)

﴿۷﴾...... حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ سے اور نبی کریم ﷺ حضرت جبرئیل سے اور حضرت جبرئیلؑ اللہ تبارک وتعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیلؑ کو خطاب کر کے فرمایا اے جبرئیلؑ جس بندے کی میں دونوں آنکھیں سلب کرلوں تو اس کا بدلہ سوائے اس کے کیا ہوسکتا ہے کہ ایسے بندے کو اپنے پڑوس میں جگہ دوں اور اپنے دیدار سے اس بندے کو مشرف کروں۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اصحاب نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ اس بشارت کو سن کر روتے تھے اور ہر شخص اندھے ہونے کی تمنا کرتا تھا۔ (طبرانی)

یعنی دیدار الٰہی اور اللہ تعالیٰ کی ہمسائیگی کا اس قدر شوق ہوا کہ حضور ﷺ کے اصحاب نابینا ہونے کی آرزو کرنے لگے۔

﴿۸﴾...... حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب میں اپنے بندوں میں سے کسی بندے کی جانب مصیبت کو متوجہ کرتا ہوں خواہ وہ مصیبت اس کے مال میں ہوا یا اولاد میں یا اس کے جسم میں اور پھر وہ بندہ میری بھیجی ہوئی مصیبت کا استقبال صبر جمیل کے ساتھ کرتا ہے تو قیامت میں مجھے اس بات سے شرم آتی ہے کہ میں اس بندے کے اعمال کی تشہیر کروں یا اس کے اعمال کیلئے ترازو قائم کروں۔ (جامع صغیر)

یعنی جب کسی بندے کو مال یا اولاد یا اس کے بدن کو کسی امتحان میں مبتلا کیا جائے اور وہ صبر جمیل سے ہماری بھیجی ہوئی بلا کا استقبال کرے صبر جمیل سے مراد ایسا صبر ہے جس

میں کسی غیر سے شکوہ نہ ہو تو فرماتے ہیں قیامت میں اس کا حساب کرنے یا اس کے اعمال تولنے سے مجھے شرم آتی ہے مطلب یہ ہے کہ وہ بلا حساب بخش دیا جائے گا۔

﴿۹﴾...... حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب میں اپنے کسی مومن بندے کو بلا اور مصیبت میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ عیادت اور بیمار پرسی کرنے والوں سے میرا شکوہ نہیں کرتا تو میں اس کو قید سے رہا کر دیتا ہوں اور اس کے گوشت کو اور خون کو بہترین گوشت اور خون سے بدل دیتا ہوں پھر وہ از سر نو عمل کرتا ہے۔ (حاکم)

مطلب یہ ہے کہ کسی سے اپنے مرض اور بیماری کا شکوہ نہیں کرتا بہترین گوشت اور خون کی تبدیلی کا مطلب یہ ہے کہ بیماری کی وجہ سے تمام گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے اور اب جو عمل کرتا ہے وہ از سر نو شروع ہوتے ہیں۔

﴿۱۰﴾...... حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم جب میں کسی بندے کی مغفرت کا ارادہ کرتا ہوں تو اس کو دنیا سے نہیں نکالتا جب تک اس کے بدن کو بیماریوں میں مبتلا کر کے اور اس کے رزق کو تنگ کر کے ان تمام گناہوں کا بدلہ نہیں لے لیتا جو اس کی گردن پر ہیں۔ (رزین)

یعنی دنیا میں ہی مصائب بھیج کر اس کو پاک صاف کر دیتا ہوں۔ معاش کی تنگی اور بیماریوں میں مبتلا کر کے اس کے تمام گناہ معاف کر دیتا ہوں اور وہ دنیا سے پاک ہو کر جاتا ہے اور بدون کسی عذاب کے جنت میں داخل کر دیا جاتا ہے۔

﴿۱۱﴾...... حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا اے ابن آدم میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہیں کی بندہ عرض کرے گا الٰہی تیری عیادت کس طرح کرتا تو تو رب العلمین ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کیا تو نہیں جانتا تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار پڑا تھا تو نے اس کی مزاج پرسی نہیں کی اگر تو اس کی عیادت کرتا تو البتہ مجھ کو اس کے پاس ہی پاتا اے ابن آدم میں نے تجھ سے کھانا مانگا تو نے مجھ کو کھانا نہیں کھلایا، بندہ عرض کرے گا اے پروردگار تجھ کو کس طرح کھانا کھلاتا حالاں کہ تو تو رب العالمین ہے ارشاد ہوگا تجھے خبر نہیں میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا طلب کیا تھا اور تو نے اس کو نہیں کھلایا، اگر تو اس کو کھانا کھلا دیتا تو اس کا ثواب میرے پاس پاتا۔ اے ابن

آدم میں نے تجھ سے پانی طلب کیا تھا تو نے مجھ کو پانی نہیں پلایا۔ بندہ عرض کرے گا تجھے پانی کس طرح پلاتا تو تو رب العالمین ہے ارشاد ہوگا کیا تو نہیں جانتا میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی طلب کیا تھا تو نے اس کو پانی نہیں پلایا اگر تو اس کو پانی پلا دیتا تو اس کا ثواب میرے پاس حاصل کرتا۔ (مسلم)

یہ جو بندہ کہے گا کہ تو رب العالمین ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ تو تو بیماری بھوک اور پیاس سے پاک ہے دو باتوں میں تو ثواب کا ذکر کیا یعنی بھوکے کو کھانا کھلاتا اور پیاسے کو پانی پلاتا تو اس کا ثواب ہمارے پاس موجود ہوتا اور آج ہم تجھ کو ثواب دیتے۔ لیکن بیمار کے ذکر میں اپنا قرب بیان کیا۔ یعنی اگر بیمار کی بیمار پرسی کرتا تو ہم کو اس کے پاس پاتا۔ یعنی بیماری ایسی مصیبت ہے کہ اللہ تعالیٰ بیمار بندے کے قریب ہی رہتا ہے بشرطیکہ بندہ صابر ہو۔

﴿۱۲﴾...... حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت میں نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جب کوئی مسلمان اپنے بیمار بھائی کی عیادت کرتا ہے یا اس کی زیارت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تجھ کو مبارک ہو اور تیرا یہ چلنا مبارک ہے تو نے اپنا گھر جنت میں بنالیا۔ (ترمذی)

مطلب یہ ہے کہ کسی مسلمان کی عیادت کرنا یا کسی مسلمان کی ملاقات کیلئے جانا یہ اجر و ثواب کا فعل ہے۔

﴿۱۳﴾...... حضرت شداد بن اوس اور حضرت صنابحیؒ ایک مریض کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے ان دونوں نے اس سے دریافت کیا کہ کیا حال ہے اور تو نے کس حال میں صبح کی مریض نے جواب دیا میں نے اللہ تعالیٰ کی نعمت اور اس کے فضل میں صبح کی حضرت شداد بن اوسؓ نے فرمایا تجھ کو خوشی ہو کہ تیری خطائیں گرادی گئیں اور تیرے گناہوں کا کفارہ ہوگیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے جب میں اپنے مومن بندوں میں سے کسی بندے کو امتحان میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ میری حمد بیان کرتا ہے اور اس بلا پر جس میں میں نے اس کو مبتلا کیا ہے میری تعریف کرتا ہے تو وہ اپنے بستر سے ایسا پاک صاف کھڑا ہوتا ہے گویا اس کی ماں نے اس کو اسی دن جنا ہے اور اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ میں نے اپنے بندے کو بیماری کی وجہ سے روک دیا ہے اور یہ عمل نہیں کرسکتا جو تندرستی کے زمانہ میں کیا کرتا تھا لیکن تم اس کیلئے وہ ثواب

لکھتے رہو جو صحت کے زمانے میں لکھا کرتے تھے۔ (احمد)

جس طرح بچہ اپنی ولادت کے دن بے گناہ ہوتا ہے اسی طرح بیمار جب بیماری سے اٹھتا ہے تو تمام گناہوں سے پاک ہوتا ہے ''ثواب لکھتے رہو'' یعنی بیماری کی وجہ سے جو اعمال میں کمی آ گئی ہے اس سے ثواب میں کمی نہ ہو بلکہ ثواب تندرستی کا سا دیا جائے۔

﴿۱۴﴾...... ابواشعث صنعانیؒ کی روایت میں ہے اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیتا ہے جب میں اپنے کسی مومن بندے کو بیماری میں مبتلا کروں اور وہ میری حمد بیان کرے تو تم اس کا ثواب تندرستی اور صحت میں جو عمل کرتا تھا۔ اسی طرح لکھتے رہو۔ (طبرانی)

﴿۱۵﴾...... حضرت ابوہریرہؓ کی روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک بیمار کی عیادت کو تشریف لے گئے۔ (جس کو بخار چڑھا ہوا تھا) آپ نے فرمایا تجھے بشارت ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ بخار میری آگ ہے میں اپنے مومن بندے پر دنیا میں اس کو مسلط کر دیتا ہوں تاکہ دوزخ کی آگ کا بدلہ ہو جائے اور قیامت میں اس کو آگ کی تکلیف نہ ہو۔
(احمد، ابن ماجہ، بیہقی)

مطلب یہ ہے کہ بخار کی گرمی اور حرارت دوزخ کی آگ سے محفوظ ہونے کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو دنیا میں تکلیف پہنچاتا ہے تاکہ اس کے حصے کی آگ قیامت میں ٹھنڈی ہو جائے۔

﴿۱۶﴾...... حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں جب کسی بندے کا لڑکا مرجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے دریافت کرتا ہے تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کر لی؟ فرشتے اثبات میں جواب دیتے ہیں ارشاد ہوتا ہے تم نے اس کے دل کا پھل توڑ لیا فرشتے پھر اثبات میں جواب دیتے ہیں ارشاد ہوتا ہے اس پر میرے بندے نے کیا کہا فرشتے عرض کرتے ہیں تیرے بندے نے تیری تعریف کی اَلْحَمْدُلِلّٰہ کہا اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن پڑھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے اس بندے کیلئے جنت میں ایک گھر بنا دو اور اس کا نام بیت الحمد رکھو۔ (ترمذی۔ احمد)

دل کا پھل یعنی اس کی تمناؤں اور امیدوں پر تم نے پانی پھیر دیا۔ آیت کا مطلب یہ ہے کہ ہم سب اللہ کی ملک ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ بیت

الحمد یعنی تعریف کا گھر۔

﴿۱۷﴾......حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت میں ہے فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ بیشک کچا بچہ بھی قیامت میں اپنے رب سے جھگڑے گا جب اس کے ماں باپ کو دوزخ میں داخل کیا جائے گا اس بچے کو کہا جائیگا اے جھگڑالو بچے! جا اپنے ماں باپ کو جنت میں لے جا وہ ان دونوں کو آنول نال کے ساتھ گھسیٹے گا یہاں تک کہ ان دونوں کو جنت میں لے جائے گا۔ (ابن ماجہ)

(حدیث میں سقط کا لفظ آیا ہے ہم نے اس کا ترجمہ کچا بچہ کر دیا ہے یعنی ضائع شدہ حمل بھی اپنے صابر ماں باپ کی شفاعت کرے گا اور ان کو جنت میں داخل کرا دے گا۔ آنول نال وہ ہے جس سے بچہ کو ماں کے پیٹ میں غذا پہنچائی جاتی ہے اور بچہ کے پیدا ہوتے ہی اس کو کاٹ دیا جاتا ہے حدیث میں سرر کا لفظ ہے ہم نے دہلی کی اصطلاح کے موافق اس کا ترجمہ آنول نال کیا ہے)

﴿۱۸﴾......حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کامل مومن ہر موقع پر میرے سامنے خیر اور نیکی پیش کرتا ہے میں اس کے دونوں پہلوؤں میں سے اس کی جان کھینچتا ہوں اور وہ میری حمد بیان کرتا ہے۔

یعنی کیسی ہی مصیبت ہو یہاں تک کہ موت کے وقت بھی وہ میری تعریف ہی کرتا ہے۔

﴿۱۹﴾......حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ بعض ملائکہ کو ارشاد فرماتا ہے جاؤ میرے فلاں بندے پر بلا اور مصیبت ڈالو فرشتے اس بندے پر کوئی بلا نازل کرتے ہیں وہ بندہ اس مصیبت پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہے فرشتے عرض کرتے ہیں اے رب ہم نے تیرے حکم کے موافق اس بندے پر بلا ڈال دی ارشاد ہوتا ہے لوٹ جاؤ میں اپنے بندے کی دعا اور اس کی آواز کے سننے کو پسند کرتا ہوں۔ (طبرانی)

یعنی مصیبت زدہ بندے کی پکار پیاری معلوم ہوتی ہے بعض دفعہ کسی بندے کو اس غرض سے بلا میں مبتلا کرتے ہیں کہ اس کی دردبھری آواز بھلی معلوم ہوتی ہے۔

﴿۲۰﴾......حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب میں اپنے کسی بندے کو بیماری میں مبتلا کروں اور وہ اپنے مرض کو تین دن سے پہلے ظاہر کردے تو اس نے میری شکایت کی۔ (طبرانی فی الاوسط)

یعنی جہاں تک ہو سکے صبر کرے اور اپنی تکلیف کو چھپائے مرض یا کسی قسم کی

تکلیف کوظاہر کرنے میں جلدی نہ کرے۔

﴿۲۱﴾...... حضرت ابوہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس بندۂ مومن کی میں دنیا کی پیاری چیزوں میں سے کوئی چیز لے لیتا ہوں اور وہ بندۂ مومن ثواب کی امید سے صبر کرتا ہے تو میرے پاس اس صابر بندے کیلئے سوائے بہشت کے اور کوئی چیز نہیں ہے۔ (بخاری)

یعنی اس کو جنت ہی دونگا۔

﴿۲۲﴾...... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ لوح محفوظ میں جو چیز سب سے پہلے لکھی گئی وہ یہ تھی کہ شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے جو میرے فیصلہ اور میری قضا کا فرمانبردار رہا اور میرے حکم پر راضی رہا اور میری بھیجی ہوئی بلا پر صبر کیا تو میں اس کا حشر قیامت میں صدیقوں کے ساتھ کروں گا۔ (دیلمی)

﴿۲۳﴾...... حضرت ابوبکر اور حضرت عمران بن حصینؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ حضرت موسیٰؑ نے اپنے پروردگار کی خدمت میں عرض کیا اے رب جس عورت کا بچہ مر جائے اور اس عورت کی کوئی تعزیت کرے تو اس کا بدلہ کیا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا میں اس کو اپنے سایہ میں اس دن جگہ دوں گا جس دن میرے سایہ کے علاوہ کہیں سایہ نہ ہوگا۔ (ابن السنی)

تعزیت یعنی غم خواری کرے اور اس عورت کو تسلی دے۔

﴿۲۴﴾...... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں شکستہ دل اور شکستہ خاطروں کے قریب ملتا ہوں۔ (غزالی)

یعنی جو مصیبت زدوں کو دلجوئی کرے وہ مجھ سے ملتا ہے۔

﴿۲۵﴾...... اللہ تعالیٰ فرمائے گا اہل بلا کو میرے عرش سے قریب کرو بلا شک میں ان سے محبت کرتا ہوں۔ (دیلمی)

بلا اور مصیبت پر صبر کرنے والوں کو قیامت میں عرش کے قریب بلایا جائے گا۔

﴿۲۶﴾...... حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ہر روز بلا اور مصیبت کہتی ہے کہ میں کن لوگوں پر متوجہ ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے دوستوں اور میری

اطاعت کرنے والوں پر میں تیری وجہ سے ان کو آزمائش میں مبتلا کرنا چاہتا ہوں اور ان کے صبر کا اعلان کرنا چاہتا ہوں اور تیری وجہ سے ان کے گناہ مٹانا چاہتا ہوں اور تیری وجہ سے ان کے درجے بلند کرنا چاہتا ہوں اور ہر روز رخا یعنی راحت دریافت کرتی ہے کہ میں کن لوگوں پر نازل ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے دشمنوں اور میرے نافرمانوں پر نازل ہو میں چاہتا ہوں کہ تیری وجہ سے ان کی سرکشی اور ان کے گناہ میں زیادتی ہو اور ان کی غفلت زیادہ ہو اور تیری وجہ سے میں ان کے ساتھ میں جلدی کروں۔ (دیلمی)

مطلب یہ ہے کہ نیک بندوں پر مصیبت اس لئے آتی ہے تا کہ ان کے درجے بلند ہوں اور ان کے گناہ معاف ہوں بروں کو اس لئے آرام وراحت میں چھوڑ دیا جاتا ہے تا کہ غفلت اور سرکشی کی حالت میں ان کو پکڑ لیا جائے۔

﴿۲۷﴾ حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب کسی بندۂ مسلم کو بیماری میں مبتلا کیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ جو اچھے عمل کیا کرتا تھا وہ لکھتے رہو اگر اس کو شفا ہوتی ہے تو اس کو گناہوں سے پاک صاف کر دیتا ہے اور اگر وہ مسلمان مرجاتا ہے تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ (احمد)

﴿۲۸﴾...... حضرت انسؓ اور حضرت جابرؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی بندہ اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو وہ بندہ محبوب ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ جبرئیل سے ارشاد فرماتا ہے۔ اس بندے کی حاجت کو تاخیر کے ساتھ پورا کر دے۔ بیشک میں اس کی دعا اور پکار کو پسند کرتا ہوں اور جب کوئی ایسا بندہ اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے جس سے وہ ناراض ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ جبرئیل سے ارشاد فرماتا ہے اس کی حاجت پوری کرنے میں جلدی کر میں اس کی آواز سننے کو ناپسند کرتا ہوں۔ (ابن عساکر)

(حضرت انسؓ کی روایت میں مبغوض کی جگہ فاجر کا لفظ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جب کوئی فاسق فاجر پکارتا ہے تو اس کی حاجت جلدی پوری کر دی جاتی ہے)

﴿۲۹﴾...... حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ دو فرشتوں کو اس کے پاس بھیجتا ہے اور فرماتا ہے دیکھو یہ بندہ عیادت کرنے والوں سے کیا کہتا ہے پس اگر وہ عیادت کرنے والوں کے سامنے خدا کی حمد

بیان کرتا ہے تو وہ اس حمد کو خدا کے سامنے لے جاتے ہیں حالاں کہ وہ جانتا ہے پس اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کو فرماتا ہے اگر میں اس کو وفات دوں گا تو اس کو جنت میں داخل کر دوں گا اور اگر اس کو شفا دونگا تو اس کے گوشت کو بہتر گوشت سے اور اس کے خون کو بہتر خون سے بدل دوں گا اور اس کی برائیوں کو معاف کر دوں گا۔ (دار قطنی)

اللہ کیواسطے محبت کرنا اور اللہ کیلئے دشمنی کرنا

﴿۱﴾ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ قیامت میں ارشاد فرمائے گا وہ لوگ کہاں ہیں جو میری بزرگی اور جلال کی وجہ سے آپس میں محبت اور دوستی کیا کرتے تھے آج میں انکو اپنے سایہ میں رکھنا چاہتا ہوں آج میری رحمت کے سایہ کے علاوہ کہیں سایہ نہیں ہے۔ (مسلم)

﴿۲﴾ حضرت شرجیل بن سمط نے ایک دن حضرت عمرو بن عنبہؓ سے عرض کی کیا آپ مجھ کو کوئی ایسی حدیث سنائیں گے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے آپ ﷺ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ قیامت میں ارشاد فرمائے گا بے شک میری محبت ان لوگوں کیلئے ثابت ہے جو میری وجہ سے آپس میں محبت کرتے تھے اور بے شک میری محبت ان لوگوں کیلئے ضروری ہے جو میری وجہ سے آپس میں ایک دوسرے سے ملاقات کیا کرتے تھے اور بے شک میری محبت ان لوگوں کیلئے ثابت ہے جو میری وجہ سے آپس میں ایک دوسرے پر اپنا مال خرچ کیا کرتے تھے اور بیشک میری محبت اور دوستی ان لوگوں کیلئے ثابت ہے جو میری وجہ سے آپس میں ایک دوسرے سے دوستی اور محبت کیا کرتے تھے۔ (احمد۔طبرانی)

یعنی باہمی حسن سلوک اور ان کا ملنا جلنا اور ایک دوسرے کی خبر گیری کرنا محض میری وجہ سے تھا۔

طبرانی کی روایت میں اتنا اور زیادہ ہے کہ میری وجہ سے ایک دوسرے کی مدد کیا کرتے تھے ثابت اور ضروری کا مطلب یہ ہے کہ یہی لوگ میری محبت کے مستحق ہیں۔

﴿۳﴾......عرباض بن ساریہؓ کی روایت میں ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

میری عظمت اور جلال کی وجہ سے آپس میں محبت کرنے والے اس دن عرش الٰہی کے سایہ میں ہوں گے جس دن میرے سایہ کے علاوہ کہیں سایہ نہ ہوگا۔ (احمد)

﴿۴﴾......حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے میری محبت کے وہی لوگ مستحق ہیں جو میری وجہ سے آپس میں دوستی کرتے تھے اور میری ہی وجہ سے آپس میں اٹھتے بیٹھتے تھے اور میری ہی وجہ سے ایک دوسرے کی زیارت اور ملاقات کو جایا کرتے تھے اور میری ہی وجہ سے ایک دوسرے پر اپنا مال خرچ کیا کرتے تھے۔ (مالک)

﴿۵﴾......ایک اور روایت میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے لئے آپس میں محبت کرنے والے اور میری عظمت وجلال کی وجہ سے باہمی دوستی کرنے والوں کیلئے نور کے ممبر ہوں گے ایسے نور کے ممبر جن کی انبیاء اور شہدا بھی آرزو کریں گے۔

﴿۶﴾......حضرت ابوہریرہؓ کی روایت میں ہے کہ اگر ایک شخص مغرب میں ہو اور دوسرا مشرق میں اور یہ دونوں اللہ کیلئے آپس میں محبت کرتے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کو قیامت میں ایک جگہ جمع کر کے فرمائے گا یہ وہ شخص ہے جس سے تو محبت کیا کرتا تھا۔ (بیہقی)

یعنی غائبانہ محبت کرتے تھے اور زندگی میں ایک کو دوسرے سے ملاقات کا موقعہ نہیں ملا تو اللہ تعالیٰ قیامت میں نہ صرف دونوں کی ملاقات کرائے گا بلکہ ایک دوسرے کا تعارف بھی کرائے گا۔

﴿۷﴾......حضرت ابوہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرئیلؑ کو ارشاد فرماتا ہے کہ اے جبرئیل فلاں شخص سے میں محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔ حضرت جبرئیلؑ اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر حضرت جبرئیل آسمانوں میں اعلان کرتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں فلاں بندے کو دوست رکھتا ہوں اے آسمان کے رہنے والو! تم بھی اس بندے سے محبت کرو‘ پس آسمان کے رہنے والے بھی اس سے محبت کرتے ہیں پھر زمین میں اس کی مقبولیت عام کر دی جاتی ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے ناراض ہوتا ہے تو جبرئیلؑ کو ارشاد ہوتا ہے اے جبرئیلؑ میں فلاں شخص سے بغض رکھتا ہوں تم بھی اس سے بغض رکھو‘ حضرت جبرئیلؑ بھی

اس سے دشمنی رکھتے ہیں۔ پھر آسمان والوں کو خطاب کرتے ہوئے حضرت جبرئیلؑ اعلان کرتے ہیں فلاں بندے کو اللہ تعالیٰ مبغوض رکھتا ہے اے آسمان والو! تم بھی اس سے نفرت کرو اور اس سے بغض رکھو' فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آسمان والے بھی اس سے بغض رکھتے ہیں پھر زمین میں اس کی عداوت اور دشمنی عام کردی جاتی ہے۔ (مسلم)

مطلب یہ ہے کہ جب کسی بندے سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے اور اس کو قبول فرما لیتا ہے تو اس کی مقبولیت کا اثر تمام مخلوق پر ہوتا ہے اسی طرح جب وہ کسی بندے سے نفرت کرتے ہیں تو اس بغض و عداوت کا اثر بھی تمام مخلوق میں نمایاں ہوتا ہے۔

﴿۸﴾...... حضرت ابوادریس الخولانیؒ فرماتے ہیں کہ میں دمشق کی مسجد میں گیا تو میں نے ایک نوجوان کو دیکھا کہ جس کے دانت بہت چمکدار تھے اور بہت سے لوگ اس کے چاروں طرف بیٹھے ہوئے تھے اور جب یہ لوگ کسی بات میں الجھتے تھے یا ان میں اختلاف ہوتا تھا تو یہ سب اس شخص سے دریافت کرتے تھے اور اس کی رائے فیصلہ کن ہوتی تھی اور سب اس سے ہی سند پکڑتے تھے میں نے لوگوں سے دریافت کیا' یہ کون بزرگ ہیں تو مجھے بتایا گیا یہ معاذ بن جبلؓ ہیں میں یہ سن کر چلا گیا اور ان کی ملاقات کے شوق میں دوسرے دن دوپہر کو مسجد میں آیا اس خیال سے کہ جب تشریف لائیں گے تو میں ان سے علیحدہ ملاقات کروں گا لیکن میں نے دیکھا کہ وہ مجھ سے پیشتر مسجد میں تشریف فرما تھے اور نماز پڑھ رہے تھے میں منتظر رہا اور جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو میں ان کے سامنے ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے سلام کیا اور سلام کے بعد میں نے ان سے عرض کیا میں آپ سے صرف اللہ کے واسطے محبت کرتا ہوں انہوں نے فرمایا واقعی خدا کی قسم تم مجھ سے اللہ کیلئے محبت کرتے ہو میں نے عرض کی خدا کی قسم میں آپ سے اللہ کیلئے محبت کرتا ہوں پھر انہوں نے یہی دریافت کیا اور میں نے قسم کھا کر وہی جواب دیا انہوں نے یہ سن کر میری چادر کو پکڑ کر کھینچا اور مجھ کو اپنے قریب کر کے فرمایا تجھ کو بشارت اور خوشخبری ہو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے میری محبت اور دوستی ان لوگوں کیلئے واجب اور ضروری ہے جو میری وجہ سے آپس میں اٹھتے بیٹھتے ہیں اور میری ہی وجہ سے آپس میں ملتے جلتے ہیں اور ایک دوسرے کی زیارت کو آتے جاتے ہیں ا

ور میری ہی وجہ سے آپس میں ایک دوسرے پر اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔ (مالک ابن حبان)
واجب اور ضروری ہے یعنی میری محبت کے وہی لوگ مستحق ہیں۔

﴿۹﴾...... حضرت ابن مسعودؓ کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں میں سے ایک نبی پر وحی بھیجی کہ فلاں شخص جو تمہاری امت میں بڑا عابد ہے اس سے کہدو کہ تو نے دنیا سے بے رغبتی اختیار کر کے اپنی جان کو راحت اور اطمینان دیا اور غیروں سے قطع تعلق کر کے مجھ سے جو تعلق پیدا کیا تو تو نے میری وجہ سے عزت حاصل کی لیکن جو میرا حق تیرے اوپر تھا اس میں سے بھی تو نے کچھ کیا اس نبی نے جب اس زاہد کو یہ پیام پہنچایا تو اس نے کہا اے میری رب وہ کون سا حق تیرا میرے ذمہ ہے ارشاد ہوا تو نے کسی شخص سے میری وجہ سے دشمنی بھی کی اور کسی سے میرے لئے دوستی بھی کی۔ (ابونعم۔خطیب)

یعنی دنیا ترک کرنے سے قلب مطمئن ہوگیا اور ماسوائے اللہ کو ترک کرنے سے میری توجہ اور میرے قرب کی عزت حاصل ہوگئی لیکن ہمارے تعلق کی جو اصل چیز تھی اس میں کیا کیا اور وہ چیز یہ تھی کہ ہماری وجہ سے لوگوں کے ساتھ دشمنی ہو اور ہماری ہی وجہ سے دوستی ہو۔

﴿۱۰﴾...... حضرت عمرو بن عنبہؓ کی ایک اور روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری محبت ان لوگوں کیلئے واجب ہے جو میری وجہ سے آپس میں ایک دوسرے سے دوستی اور محبت کا برتاؤ اور میری وجہ سے آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں کوئی مومن مرد اور کوئی مومنہ عورت ایسی نہیں ہے جس کے تین نابالغ بچے جو اس کی صلب سے پیدا ہوئے ہوں آگے چلے جائیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس مرد اور عورت کو جنت میں داخل کردے گا۔ بسبب اس فضل اور رحمت کے جو نابالغ بچوں پر ہے۔ (طبرانی)

یعنی تین چھوٹے بچے کسی کے مرجائیں اور ماں باپ ان پر صبر کریں تو اللہ تعالیٰ ماں باپ کو جنت میں داخل کرے گا اور اس کو جنت میں داخل کرنے کی وجہ یہ بیان کی کہ چونکہ ان بچوں پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت ہوگی۔

تلاوت قرآن کی فضیلت

﴿۱﴾...... حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے' جس شخص کو قرآن نے میرے ذکر کرنے اور مجھ سے سوال کی فرصت اور مہلت نہ دی تو میں ایسے شخص کو مانگنے اور سوال کرنیوالوں سے بہتر اور افضل دیتا ہوں کلام اللہ کی فضیلت تمام کلاموں پر ایسی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی فضیلت اپنی مخلوق پر۔ (ترمذی)

مطلب یہ ہے کہ قرآن شریف کی تلاوت سے اتنا وقت ہی نہیں بچا کہ کوئی دوسرا کام کرے حتیٰ کہ اپنے لئے دعا کرنے کا وقت بھی میسر نہیں ہوتا تو ایسے بندوں کو ان لوگوں سے بھی زیادہ دیا جاتا ہے جو اپنی حاجتیں اللہ تعالیٰ سے مانگتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے کلام کی فضیلت سے مراد یہ ہے کہ جس طرح خدا تعالیٰ کو اپنی مخلوق پر برتری حاصل ہے اسی طرح اس کے کلام کو اس کی مخلوق کے کلام پر برتری حاصل ہے۔

﴿۲﴾...... حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تین شخص ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے اور تین ایسے ہیں جن سے بغض رکھتا ہے۔ جن تین شخصوں سے محبت کرتا ہے ان میں سے ایک تو وہ ہے جو کسی جماعت میں بیٹھا ہوا تھا اس جماعت پر ایک سائل آیا اور اس سائل نے اللہ کے نام پر سوال کیا اور سوائے اللہ کے نام کے باہمی کسی قرابت وغیرہ کا واسطہ نہیں دیا' مگر جماعت میں سے کسی نے سائل کو کچھ نہیں دیا اور جب سائل مایوس ہو کر چلا تو وہ شخص جماعت کی نگاہ بچا کر اس سائل کے پیچھے گیا اور نہایت خاموشی سے اس کو کچھ دے دیا' اور اس دینے کو سوائے اللہ تعالیٰ کے اور اس سائل کے کوئی دوسرا نہیں جانتا دوسرا شخص وہ ہے جو کسی جماعت کے ساتھ سفر کر رہا تھا جب رات کو مسافروں پر نیند کا غلبہ ہوا اور وہ کسی مقام پر آرام کرنے کو ٹھہرے اور سونے اور آرام کرنے کیلئے انہوں نے اپنا سر رکھا تو جماعت میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور مجھ سے تملق اور عاجزی کرنی شروع کی اور میری آیتیں تلاوت کرنے لگا اور تیسرا شخص جس سے اللہ تعالیٰ

محبت کرتا ہے وہ ہے جو مجاہدین کے لشکر میں کفار سے جہاد کر رہا تھا سوء اتفاق سے مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے اور اس کے ساتھی بھاگ گئے مگر یہ تنہا دشمنوں کے مقابلے پر ڈٹا رہا۔ یہاں تک کہ شہید ہو گیا یا فتح حاصل کر لی' وہ تین شخص جن کو اللہ تعالیٰ مبغوض رکھتا ہے ان میں سے ایک تو بڈھا زنا کار ہے اور دوسرا متکبر فقیر ہے اور تیسرا ظالم غنی۔ (ترمذی' نسائی)

مطلب یہ ہے کہ بعض سائل برادری وغیرہ کا واسطہ دے کر مانگا کرتے ہیں لیکن اس سائل نے صرف اللہ کا واسطہ دے کر سوال کیا دوسرے شخص نے ایسی حالت میں عبادت کی جب سب لوگ تھکے ہارے تھے اور سونے کی کوشش کر رہے تھے مگر یہ باوجود سفر کی صعوبت کے خدا کی عبادت اور قرآن کی تلاوت میں مشغول ہو گیا' متکبر کے ساتھ فقیر کی قید لگائی یعنی محتاج اور فقیر ہے پھر متکبر ہے اسی طرح ظالم کے ساتھ مالدار کی قید لگائی کہ باوجود دولت مند ہونے کے پھر ظلم کرتا ہے۔

﴿۳﴾ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت میں ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قیامت میں صاحب قرآن سے کہا جائے گا جس طرح دنیا میں قرآن شریف کو ٹھہرا ٹھہرا کر قرأت کے ساتھ پڑھا کرتا تھا اسی طرح آج بھی پڑھ اور ہر آیت کے بعد ایک بلند مرتبہ طے کرتا جا تیرے مرتبہ کی آخری انتہا تیرے تلاوت کی آخری آیت پر ہے۔ (احمد' ترمذی' ابوداؤد' نسائی)

یعنی قیامت میں اللہ تعالیٰ حافظ قرآن کو قرآن کی تلاوت کا حکم کریں گے اور ہر آیت کے بدلے میں ایک درجہ عطا فرمائیں گے علماء تجوید کے نزدیک قرآن کی آیتیں چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ ہیں تو مطلب یہ ہوا کہ حافظ قرآن چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ درجے جنت میں بلند ہو گا۔

﴿۴﴾...... حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نماز میرے اور میرے بندے کے درمیان آدھی آدھی تقسیم ہے اور میرا بندہ جو مجھ سے سوال کرے وہ اس کیلئے ہے جب کوئی بندہ کہتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری حمد بیان کی اور جب کہتا ہے اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری ثنا بیان کی اور جب بندہ کہتا ہے مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْن تو خدا کہتا ہے میرے بندے نے میری بزرگی اور میری

شرافت کا اظہار کیا اور جب بندہ کہتا ہے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان نصفا نصفی ہے اور میرا بندہ جو طلب کرے وہ اس کیلئے ہے اور جب بندہ کہتا ہے۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ط تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرے بندے کا حصہ ہے اور میرا بندہ جو مجھ سے سوال کرے وہ اس کیلئے ہے۔ (مسلم)

﴿۵﴾......حضرت ابی بن کعبؓ کی روایت میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم میں نے تیری طرف سات آیتیں نازل کی ہیں تین آیتیں تیرے لئے ہیں اور تین صرف میرے لئے ہیں اور ایک آیت میرے اور تیرے درمیان تقسیم ہے وہ آیتیں جو میرے لئے ہیں وہ تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْن ہیں اور جو میرے اور تیرے درمیان تقسیم ہے وہ آیت اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ہے اور تیری جانب سے عبادت اور میری جانب سے امداد و اعانت اور جو آیتیں تیرے لئے ہیں اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ط ہیں۔ (طبرانی)

مطلب یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ کی سات آیتوں میں تین آیتیں ایسی ہیں جن میں خدا کی تعریف ہے اور تین آیتوں میں دعا ہے اور ایک آیت میں عبادت و استعانت ہے جن آیتوں میں دعا ہے ان کو بندے کیلئے فرمایا اور جن آیتوں میں عبادت و استعانت کا ذکر ہے اس کو فرمایا عبادت بندے کی جانب سے اور اعانت میری جانب سے۔

﴿۶﴾......حضرت انسؓ سے روایت ہے فرمایا نبی کریم ﷺ نے جو شخص اپنے بچھونے پر سونے کا ارادہ کرے تو اس کو چاہئے کہ دائیں کروٹ پر لیٹے اور سو مرتبہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ کی سورت پڑھ لے تو قیامت میں اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے میرے بندے تو جنت میں اپنی دائیں جانب سے داخل ہو جا۔ (ترمذی)

مطلب یہ ہے کہ جو شخص سونے سے پہلے سو مرتبہ سورہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ پڑھکر سویا کرتا ہے اور دائیں کروٹ پر سوتا ہے تو قیامت میں اس کو یہ اجر ملے گا۔

﴿۷﴾......حضرت خالد بن سعدانؒ فرماتے ہیں منجیہ یعنی نجات دینے والی

سورت پڑھا کرو وہ سورت الٓمٓ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ لَا رَیْبَ فِیْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہے مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ ایک شخص بڑا گنہگار تھا اور وہ اس سورت کو بہت پڑھا کرتا تھا اس کے علاوہ کوئی سورت نہ پڑھتا تھا اس سورت نے اپنے پر اس پر پھیلا دیئے اور کہا اے پروردگار اس شخص کو بخشدے یہ مجھ کو کثرت سے پڑھا کرتا تھا' اللہ تعالیٰ نے اس سورت کی شفاعت قبول کر لی اور ارشاد فرمایا اس بندے کی ہر خطا کے بدلے ایک نیکی لکھی جائے اور اس کے درجے کو بلند کیا جائے۔

حضرت خالد بن معدانؓ یہ بھی فرماتے ہیں کہ یہ سورت اپنے پڑھنے والے کی طرف سے قبر میں جھگڑا کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ سے عرض کرتی ہے یا اللہ اگر میں تیری کتاب میں ہوں تو میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرمالے اور اگر میں تیری کتاب کا حصہ نہیں ہوں تو مجھے اپنے قرآن میں سے مٹا دے اور یہ سورت پرندے کی طرح اپنے پڑھنے والے کو اپنے پروں میں چھپا لیتی ہے اس سورت کی شفاعت قبول کر لی جاتی ہے اور عذاب قبر سے اس بندے کو محفوظ کر دیا جاتا ہے۔ (دارمی)

الم تنزیل (سجدہ اکیسویں پارے کی سورت ہے اس حدیث میں اس سورت کی فضیلت بیان کی ہے اور اس کے پڑھنے والے کے ثواب کا ذکر ہے خالد بن معدان سے سورۂ تبارک کے متعلق بھی اسی مضمون کی روایت مروی ہے۔

﴿۸﴾...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں جو شخص قرآن کی تلاوت کرتا ہے اور رات اور دن کے حصوں میں قرآن پڑھتا رہتا ہے اور قرآن نے جن چیزوں کو حلال کیا ہے ان کو حلال اور جن چیزوں کو حرام کیا ہے ان کو حرام سمجھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گوشت پوست میں قرآن کا اثر پیدا کرتا ہے اور ذی عزت فرشتوں کو اس بندے کا رفیق اور دوست بنا دیتا ہے اور قیامت کے دن قرآن اس بندے کی جانب سے اللہ تعالیٰ کے سامنے سفارشی اور جھگڑا کرنے والا ہوگا قرآن اللہ تعالیٰ سے کہے گا اے میرے پروردگار ہر شخص جس نے دنیا میں کوئی عمل کیا تھا اس کو اس کے عمل کے موافق حصہ مل رہا ہے مگر فلاں شخص جو رات اور دن کے حصوں میں کھڑا رہتا تھا اور میری تلاوت کرتا تھا میری بتائی ہوئی چیزوں کو حلال اور حرام سمجھتا تھا اے پروردگار اس کو بھی اس کا

حصہ عنایت فرما دیجئے پس اللہ تعالیٰ اس بندے کے سر پر شاہی تاج رکھے گا اور بزرگی و شرافت کے لباس سے آراستہ کریگا اور قرآن سے ارشاد فرمائے گا تو راضی ہوگیا' قرآن کہے گا میری خواہش یہ ہے کہ اس سے زیادہ دیا جائے۔

لافیعطیہ اللہ عزوجل الملک بیمینہ والخلد بشمالہ پھر ارشاد فرمائے گا اے قرآن تو راضی ہوگیا قرآن عرض کرے گا اے رب میں راضی ہوگیا۔

اور جس شخص نے قرآن کو ایسی عمر میں سیکھا جس عمر میں قرآن کا سیکھنا مشکل ہوتا ہے تو ایسے بندے کو دوہرا ثواب دیا جائے گا۔ (بیہقی شعب الایمان)

یعنی بڑی عمر میں جب زبان موٹی ہوجاتی ہے اور قرآن کا صحیح تلفظ مشکل ہوجاتا ہے اور قرآن یاد کرنے میں محنت زیادہ ہوتی ہے ایسی عمر میں قرآن یاد کرنے والے کو دوہرا ثواب ملتا ہے۔

﴿۹﴾...... حضرت فضالہ بن عبید اور تمیم داریؓ سے روایت ہے جو شخص رات کو قرآن کی دس آیتیں پڑھتا ہے اس کو غافلین میں نہیں لکھا جاتا بلکہ نماز پڑھنے والوں میں لکھا جاتا ہے اور جو شخص پچاس آیتیں پڑھتا ہے اس کو حافظین میں لکھا جاتا ہے اور جو شخص سو آیتیں پڑھتا ہے اس کو قانتین یعنی پرہیزگاروں میں لکھا جاتا ہے اور جو شخص تین سو آیتیں پڑھتا ہے تو قرآن شریف اس شب کے متعلق کوئی مطالبہ نہیں کرے گا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میرے لئے محنت اٹھائی !ور جو شخص ہزار آیتیں پڑھتا ہے تو اس کو قیراط کا بہت بڑا ڈھیر دیا جاتا ہے اور ایک قیراط دنیا اور مافیہا سے بہتر ہے اور قیامت میں اس سے کہا جائے گا قرآن پڑھ اور درجات کی بلندی کو طے کرتا جا۔ ہر آیت جب پڑھیگا تو ایک درجہ بلند ہوجائے گا یہاں تک کہ جو کچھ اس کو یاد ہے وہ پڑھ لے پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اپنی دائیں مٹھی بند کر ہمیشہ رہنے پر اور بائیں مٹھی بند کر نعمتوں پر (محمد بن نصر' بیہقی' ابن عساکر)

ایک روایت میں اتنا زائد ہے جب بندے کو مٹھی بند کرنے کو کہا جائے گا تو عرض کرے گا۔ اے پروردگار تو ہی سب سے زیادہ جاننے والا ہے ارشاد ہوگا ہمیشگی اور نعمتیں۔

مطلب یہ ہے کہ ہر قسم کی نعمتوں کا ہمیشہ مالک رہے گا مٹھیاں بند کرنا عہد اور وعدے کی علامت ہے یعنی تجھ سے وعدہ کیا جاتا ہے کہ تو جنات نعیم میں ہمیشہ رہے گا قیراط

ایک وزن کا نام ہے جیسے ہندوستان میں رتی اور ماشہ قیراط جو کے برابر ہوتا ہے

﴿۱۰﴾......حضرت جابرؓ سے روایت ہے جو بندہ رات کو تین سو آیتیں پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے میرے بندے نے میرے لئے محنت اٹھائی تم گواہ رہو میں نے اس کو بخشد یا۔ (ابن رضی)

﴿۱۱﴾......حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ایک روز نبی کریم ﷺ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے کہ آپ نے مراقبہ کیا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ بیٹھے بیٹھے سو رہے ہیں تھوڑی دیر میں مسکراتے ہوئے اپنا سر مبارک اٹھایا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے مراقبہ کیا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ بیٹھے بیٹھے سو رہے ہیں تھوڑی دیر میں مسکراتے ہوئے اپنا سر مبارک اٹھایا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو کس چیز نے ہنسایا یعنی آپ کے مسکرانے اور خوش ہونے کی وجہ کیا ہے آپ نے فرمایا مجھ پر ابھی ایک سورت نازل ہوئی ہے یہ کہ کر آپ نے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم پڑھ کر اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ ہم کو سنائی پھر فرمایا، تم جانتے ہو کوثر کیا چیز ہے؟ ہم نے عرض کیا، اللہ اور اس کا رسول ہی جانتا ہے آپ نے فرمایا وہ جنت کی ایک نہر ہے جس کا میرے رب نے مجھ سے وعدہ کیا ہے اس کی آبخوروں کی تعداد تاروں سے بھی زیادہ ہے، اس نہر پر میری امت گزرے گی تو ایک بندکوا س نہر پر سے ہٹایا جائے گا اور پانی سے روکا جائیگا تو میں عرض کروں گا اے میرے پرودگار یہ شخص تو میری امت میں سے ہے اس کو کیوں ہٹایا جارہا ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا آپ نہیں جانتے اس شخص نے آپ کے بعد آپ کے دین میں نئی نئی باتیں ایجاد کیں تھیں اور دین میں بدعتیں پیدا کیں تھیں۔ (مشکوۃ)

﴿۱۲﴾......حضرت انسؓ بن مالک فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ قبیلہ بنی غفار کے تالاب پر تشریف فرما تھے کہ آپ کے پاس حضرت جبرئیلؑ آئے اور کہا اللہ تعالی آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ اپنی امّت کو قرآن ایک قرأت پر پڑھائیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ سے اس کی مغفرت اور عافیت مانگتا ہوں میری امّت قرآن شریف کو صرف ایک لغت اور ایک قرأت پر پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتی حضرت جبرئیلؑ دوبارہ آئے اور انہوں نے عرض کی اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ اپنی امّت کو قرآن شریف دو قرأتوں کے

ساتھ پڑھائیں آپ نے یہ سن کر فرمایا میں اللہ تعالیٰ سے اس کی عافیت اور مغفرت طلب کرتا ہوں میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی پھر جبرئیلؑ تیسری مرتبہ آئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ اپنی امّت کو قرآن شریف تین قرأتوں میں پڑھائیں آپ نے یہ پیغام سن کر عرض کیا میں اللہ تعالیٰ سے اس کی عافیت اور مغفرت طلب کرتا ہوں بیشک میری امت اسکی بھی طاقت نہیں رکھتی' حضرت جبرئیلؑ چوتھی مرتبہ تشریف لائے اور عرض کیا اللہ عز وجل آپکو حکم دیتا ہے کہ آپ اپنی امّت کو سات قرأتوں پر قرآن پڑھائیں جس لغت اور جس قرأت پر قرآن پڑھائیں گے وہ صحیح ہوگا اور آپکی امّت صحیح راہ کو حاصل کرنے والی ہوگی۔ (مشکوۃ)

﴿۱۳﴾...... حضرت اُبی بن کعبؓ فرماتے ہیں میں مسجد نبوی ﷺ میں تھا کہ ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی نماز میں جو قرأت اس نے پڑھی میں نے اس پر انکار کیا پھر دوسرا شخص آیا تو اس نے بھی نماز میں قرآن پڑھا اس کی قرأت پہلے شخص کی قرأت کے خلاف تھی اس پر بھی میں نے انکار کیا پھر ہم تینوں اپنی اپنی نماز سے فارغ ہو کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے میں نے تمام واقعہ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس شخص نے قرآن ایک ایسی قرأت کے ساتھ پڑھا ہے' جس پر میں نے انکار کیا پھر یہ دوسرا شخص آیا اس نے قرآن ایسی قرأت کے ساتھ پڑھا جو پہلے سے مختلف تھی' میں نے اس پر بھی انکار کیا' نبی کریم ﷺ نے ان دونوں شخصوں کو پڑھنے کا حکم دیا جب ان دونوں نے پڑھا' تو آپ نے دونوں کی تحسین فرمائی حضور اکرم ﷺ کی اس تحسین پر میرے دل میں تکذیب پیدا ہوئی اور میرا یقین مشتبہ ہونے لگا چونکہ میں زمانہ جاہلیت کے قریب تھا' نبی کریم نے جب مجھ کو اس حالت میں دیکھا اور مجھ میں اثرات تکذیب کو محسوس کیا تو میرے سینے پر ہاتھ مارا' جس کی وجہ سے مجھ کو پسینہ آ گیا اور میری یہ حالت ہوئی گویا میں خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہوں پھر حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے اُبی! میرے پاس اللہ تعالیٰ نے پیام بھیجا تھا کہ میں ایک لغت پر قرآن کو پڑھا کروں مگر میں نے عذر کر دیا اور اپنی امّت کے لئے آسانی کی درخواست کی پھر دوبارہ دو لغتوں میں پڑھنے کا پیام بھیجا مگر میں نے اس پر بھی عذر کر دیا تاکہ میری امّت پر آسانی کی جائے' پھر تیسری مرتبہ مجھ کو یہ جواب دیا گیا کہ میں سات لغتوں کے ساتھ قرآن

پڑھوں' اور یہ بھی ارشاد ہوا کہ ہر سوال جواب کے بدلے تم کو تین دعاؤں کا حق دیا جاتا ہے' تم جو چاہو دعا کر سکتے ہو' میں نے عرض کیا' یااللہ میری امّت کو بخش دیجئے' یااللہ میری امّت کو بخش دیجئے' تیسری مرتبہ میں نے کہا یااللہ میری امّت کو اس دن بخش دے جس دن ہر شخص تیری بخشش اور مَغفرت کا امیدوار ہوگا حتی کہ ابراہیمؑ بھی۔ (مسلم)

سات لغت یعنی سات قرأتوں کے ساتھ قرآن شریف کی تلاوت کی جا سکتی ہے اور ہر قرأت متواترہ مقبول ہوگی' اُبی بن کعب کی دل میں جو خطرہ گزرا تھا اس کا انہوں نے خود بھی اعتراف کیا تھا کہ وہ زمانہ جاہلیت کا اثر تھا یعنی یہ خیال ہوا کہ مجھے تو اور طرح قرآن سکھایا گیا تھا اب آپ دوسرے پڑھنے کو صحیح فرما رہے ہیں' تو یہ کیا معاملہ ہے' قرآن واقعی خدا کا کلام ہے یا افترا ہے' حضور ﷺ نے اپنی روحانیت سے اس خطرے کو معلوم فرما لیا اور سینے پر ہاتھ رکھ کر نہ صرف اُبی بن کعب کو سنبھال لیا بلکہ ہزار ہا درجے بلند کر دیا جس کو اُبی بن کعب نے اپنے الفاظ میں یوں ادا کیا کا نما انظر الی اللہ فرقا قیامت کا دن ایسا ہولناک ہے کہ اس دن تمام مخلوق مغفرت الہیٰ کی محتاج ہوگی' حتی کہ اولوالعزم پیغمبر بھی حضرت ابراہیمؑ کا خاص طور پر اس لئے لیا گیا کہ ان کی دعا یہی ہے رَبِّ اغْفِرْلِی خَطِیْئَتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ ۔اے رب قیامت کے دن میری خطائیں بخش دیجیو۔ نیز یہ کہ پیغمبروں کی جماعت میں ہر اعتبار سے ان کو خاص اہمیت حاصل ہے

﴿۱۴﴾...... حضرت علی کرم اللہ وجہہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور سورۂ آل عمران کی دو آیتیں اللہ تعالیٰ کی سامنے لٹکی ہوئی عرض کرتی ہیں آپ نے ہم کو اپنی زمین کی طرف اتارا ہے اور ان لوگوں کی طرف اتارا ہے جو آپ کی نافرمانی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' میں اپنی ذات کی قسم کھاتا ہوں میرا وہ بندہ جو تم کو ہر نماز کے بعد پڑھ لیا کرے گا میں اس کا گھر جس حال میں بھی وہ ہو جنت میں بنا دوں گا اور اس کو خطیرۃ القدس میں ٹھہراؤں گا' اور اس کو ہر دن میں ستر مرتبہ نظر رحمت سے نوازوں گا اور ہر روز اس کی ستر حاجتیں پوری کروں گا۔ ادنیٰ درجے کی حاجت ان حاجتوں میں مغفرت ہوگی اور اس کو ہر دشمن سے پناہ دوں گا اور اس کے دشمن کے مقابلہ میں اس کی مدد کروں گا۔ (ابن السنی)

آل عمران کی دو آیتوں میں سے ایک آیت توشھداللہ انه لا اله الاھو کی ہے اور دوسری آیت قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلکَ کی ہے۔

ستر حاجتوں میں سے کم درجہ کی حاجت مغفرت ہوگی' انہتر حاجتیں مغفرت کے علاوہ ہوں گی، جس حالت میں بھی ہوگا مطلب یہ ہے کہ اگر اور اعمال نہ بھی ہوں تب بھی جنت میں ٹھکانہ دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے لٹکی ہوئی یعنی خدا کے روبرو معلق ہیں اور اسی حالت میں عرض کرتی ہیں۔

﴿۱۵﴾...... حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں قرآن شریف کو روز قیامت ایک انسان کی شکل عطا کی جائے گی، پس ایک شخص لایا جائے گا جس نے باوجود حافظ قرآن ہونے قرآن کی مخالفت کی ہوگی، پس اس کے مقابلہ میں یہ قرآن جو انسان کی شکل میں ہوگا، بحیثیت مدعی کے کھڑا ہوگا اور عرض کرے گا میرا اٹھانے والا بہت ہی برا ہے میری حدود سے اس نے تجاوز کیا میرے فرائض کو ضائع کر دیا جن کو میں نے معصیت قرار دیا تھا یہ ان کو بجالایا اور جن کو میں نے طاعت اور نیکی کیا تھا' ان کو اس نے ترک کر دیا۔ پس یہ اسی قسم کی دلیلیں پیش کرتا رہے گا یہاں تک کہ کہا جائے گا اچھا جو تیری شان اور تیرا حال ہو پس وہ اس کا ہاتھ پکڑ لے گا اور جب تک اس کو اوندھے منہ آگ میں ڈال نہ دے گا اسکا ہاتھ نہیں چھوڑے گا' اس طرح ایک اور شخص لایا جائے گا جس نے قرآن کو یاد کیا ہوگا اور اس کے احکام کی حفاظت کی ہوگی اس کے سامنے بھی یہ قرآن جو انسانی شکل میں ہوگا آئے گا اور اس کی حمایت کرتا رہے گا' اور کہیگا اس نے مجھکو حفظ کیا میرے حقوق کا خیال رکھا اور میرے فرائض کو بجالایا میری نافرمانی سے پرہیز کیا' یہ برابر اس کی حمایت میں دلیل پیش کرتا رہے گا۔ یہاں تک کہ کہا جائے گا اچھا جو تیری شان ہو پس قرآن اس کا ہاتھ پکڑ لے گا اور جب تک اس کو اچھے لباس سے آراستہ نہ کرلے گا اور شراب طہور سے سیراب نہ کر دے گا اس کا ہاتھ نہیں چھوڑے گا۔ (ابن ابی شیبہ)

تیری شان یعنی جو تیری رائے ہو قرآن کی شہادت پر فیصلہ ہوگا۔

﴿۱۶﴾...... حضرت ابوہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ صاحب قرآن قیامت میں حاضر ہوگا' پس قرآن اللہ تعالیٰ کی خدمت میں عرض کرے گا' اے رب

اس کو لباس عطا فرمائیے اللہ تعالیٰ کرامت کا تاج اس کو پہنا دے گا پھر قرآن عرض کرے گا اے رب اس کو کپڑے عطا کیجیے اللہ تعالیٰ اس کو شرافت اور کرامت کے لباس سے آراستہ کر دے گا' پھر قرآن عرض کرے گا اے رب اس سے راضی ہو جا' پس اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے گا اور کہا جائے گا اے شخص پڑھ اور چڑھتا جا اور ہر آیت کے بدلہ ایک ایک نیکی زیادہ کی جائے گی۔ (بیہقی فی شعب الایمان)

مطلب یہی ہے کہ آیتوں کی تعداد کے موافق درجے بلند ہوں گے۔

مساجد' اذان' نماز نوافل اور رات کا قیام

﴿۱﴾...... حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول ﷺ نے تیرا رب اس بکریاں چرانے والے سے بہت خوش ہوتا ہے جو کسی پہاڑ کی چوٹی پر بکریاں چراتا ہے اور نماز کے وقت اذان دے کر نماز پڑھ لیتا ہے پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے اس بندے کو دیکھو اذان دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے مجھ سے ڈرتا ہے بیشک میں نے اس بندے کو بخش دیا ہے اور اسکو جنت میں داخل کروں گا۔ (ابوداؤد' نسائی)

یہ اس شخص کا ذکر ہے جو اپنی گزر بکریوں کے دودھ پر کرتا ہے اور اپنی زندگی جنگل میں گزارتا ہے' لیکن نماز کا پابند ہے جب نماز کا وقت آتا ہے اذان دے کر نماز پڑھ لیتا ہے۔

﴿۲﴾...... حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں رات اور دن کے فرشتے آگے اور پیچھے آتے رہتے ہیں اور صبح اور عصر کی نماز میں ان کا اجتماع ہو جاتا ہے پھر جو فرشتے رات کو تم میں رہتے ہیں وہ آسمان پر چلے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے دریافت فرماتا ہے تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا وہ عرض کرتے ہیں جب ہم ان کے پاس گئے تو نماز پڑھ رہے تھے اور جب ان کو چھوڑ کر آئے تب بھی ان کو نماز پڑھتا ہوا چھوڑ کر آئے۔ (بخاری۔ مسلم)

خلاصہ یہ ہے کہ بندوں کے اعمال پر جو فرشتے مقرر ہیں وہ صبح اور شام آتے ہیں

صبح کو جو آتے ہیں وہ شام کو چلے جاتے ہیں اور شام جو آتے ہیں وہ صبح کو چلے جاتے ہیں صبح اور عصر کی نماز کے وقت آنے والے اور جانے والے جمع ہو جاتے ہیں اور یہ دونوں وقت ایسے ہیں جب مسلمان نماز میں مشغول ہوتے ہیں پس عصر کے وقت جو فرشتے آتے ہیں وہ اس وقت بھی نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہیں اور جب صبح کو واپس جاتے ہیں تب بھی نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے اس لئے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں نماز کی شہادت دیتے ہیں۔

﴿۳﴾...... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ اپنے اصحاب کے پاس سے گزرے اور فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم ہے تمہارے رب نے کیا ارشاد فرمایا؟ اصحاب نے ارشاد کے جواب میں کہا اللہ اور اس کا رسول ہی جانتا ہے حضور ﷺ نے یہ سوال تین مرتبہ کیا پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم جو شخص نماز کو اپنے وقت مقررہ پر ادا کرتا ہے میں اس کو جنت میں داخل کر دوں گا اور جو شخص نماز کو وقت گزار کر غیر وقت میں پڑھے گا اس کو میں چاہوں تو عذاب کروں اور چاہوں تو اس پر رحم کروں۔ (طبرانی۔فی الکبیر)

مطلب یہ ہے کہ غیر وقت میں نماز پڑھنے والوں سے کوئی وعدہ بخشش کا نہیں چاہے بخشیں یا نہ بخشیں۔

﴿۴﴾...... حضرت ابوقتادہؓ کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا میں نے آپ کی اُمت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور میں نے یہ عہد کیا ہے کہ جو ان نمازوں کے اوقات کی حفاظت کرے گا میں اس کو جنت میں داخل کرونگا اور جو ان نمازوں کی حفاظت نہیں کرے گا اور ان کے اوقات کا خیال نہیں رکھے گا اس کیلئے میرا کوئی عہد نہیں۔ (ابن ماجہ)

﴿۵﴾ حضرت ابوامامہؓ کی روایت میں ہے کہ یہود کے ایک عالم نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ زمین میں کون سی جگہ بہتر ہے؟ اور کون سی بدتر ہے حضور ﷺ خاموش رہے اور فرمایا جب تک حضرت جبرئیلؑ نہ آئیں میں خاموش رہوں گا پس آپ خاموش رہے اور حضرت جبرئیلؑ جب آئے تو آپ نے ان سے یہی سوال کیا انہوں نے عرض کیا میں سائل سے زیادہ نہیں جانتا یعنی جس طرح آپ کو اس سوال کا جواب نہیں معلوم مجھے بھی

نہیں معلوم لیکن اللہ رب العزت سے دریافت کرونگا پھر جبرئیل علیہ السلام نے کہا اے محمد ﷺ میں اللہ تعالیٰ سے اس قدر قریب ہوا کہ کبھی اتنا قرب مجھے حاصل نہیں ہوا تھا حضور ﷺ نے فرمایا قرب کی کیفیت کیسی تھی حضرت جبرئیلؑ نے کہا میرے اور اس کے درمیان ستر ہزار پردے نور کے تھے اس سوال کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا بدترین جگہ زمین میں وہ ہے جہاں بازار ہیں اور بہتر جگہ وہ ہے جہاں مساجد ہیں۔

(ابن حبان' طبرانی) (ابن حبان نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے)

بازار چونکہ لہو ولعب اور غفلت کی جگہ ہیں اس لئے ان کو بدترین مقام فرمایا اور مساجد چونکہ ذکر و شغل کے مقام ہیں اس لئے ان کو بہترین فرمایا گیا۔

﴿۶﴾......حضرت عبدالرحمان بن عائشؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے اپنے رب کو بہترین شکل میں دیکھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ملائکہ کس بات میں جھگڑ رہے ہیں میں نے عرض کیا آپ ہی جانتے ہیں پس اللہ تعالیٰ نے اپنی ہتھیلی میرے دونوں مونڈھوں کے درمیان رکھ دی اور میں نے اس ہتھیلی کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی اس وقت میں نے آسمان و زمین کی تمام اشیاء معلوم کرلیں' پھر حضور ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ وَكَذَالِكَ نُرِىٓ اِبْرَاهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ . (دارمی' ترمذی)

آیت کا تعلق سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے ہے آیت کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے آسمانوں اور زمینوں کی بادشاہت حضرت ابراہیمؑ کو دکھائی تا کہ وہ یقین کرنے والوں میں سے ہو چونکہ نبی کریم ﷺ کو بھی اس موقعہ پر آسمانوں اور زمینوں کی چیزیں دکھائی گئیں تو آپ نے استشہاداً یہ آیت تلاوت فرمائی۔

﴿۷﴾ حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نے صبح کی نماز میں تاخیر کی یہاں تک کہ قریب تھا ہم آفتاب کو دیکھ لیتے اتنی دیر میں آپ جلدی جلدی حجرے سے تشریف لائے تکبیر کہی گئی آپ نے نماز پڑھائی اور وقت کی تنگی کے باعث نماز میں اختصار کیا جب سلام پھیرا تو آواز سے فرمایا سب لوگ اپنی اپنی جگہ بیٹھے رہیں پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا میں تم کو ابھی اس چیز کی خبر دیتا ہوں جس چیز نے مجھ کو

روکا میں رات کو اٹھا میں نے وضو کیا اور جس قدر میرے لئے مقدر تھی میں نے نماز ادا کی یہاں تک کہ مجھ کو نماز میں اونگھ آ گئی اور نیند کی وجہ سے بھاری ہو گیا پس یکا یک میں نے دیکھا کہ میں حضرت حق تعالیٰ کی جناب میں حاضر ہوں اور وہ بہترین صورت میں ہے اور میری جانب متوجہ ہو کر فرماتا ہے اے **محمد** ﷺ ملاء اعلیٰ کے رہنے والے فرشتے کس بات میں جھگڑ رہے ہیں میں نے عرض کیا میں نہیں جانتا تین مرتبہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے یہ سوال کیا اور میں نے یہی جواب دیا پس میں نے دیکھا کہ حضرت حق نے اپنی ہتھیلی میرے دونوں شانوں یعنی کھوؤں کے درمیان رکھدی یہاں تک کہ میں نے اس کی انگلیوں کی ٹھنڈک کو اپنے سینے میں محسوس کیا پس مجھ پر ایک چیز ظاہر ہو گئی اور میں نے ہر شے کو پہچان لیا پھر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے **محمد** ﷺ! میں نے عرض کیا ارشاد میں حاضر ہوں فرمایا ملاء اعلیٰ کے فرشتے کس بات میں جھگڑ رہے ہیں میں نے عرض کیا کفارات میں یعنی اس بات پر بحث کرر ہے ہیں کہ وہ افعال و اعمال کون سے ہیں جن سے خطاؤں اور گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا جماعتوں کے لئے پیدل چلنا یعنی جماعت میں شریک ہونے کیلئے اپنے گھر سے چلنا اور مساجد میں نمازوں کے بعد دوسری نمازوں کے انتظار میں بیٹھنا اور مشکلات و تکلیفات کے وقت خوب اچھی طرح وضو کرنا پھر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اور کس بات میں جھگڑا ہو رہا ہے میں نے عرض کیا اور اس بات پر بحث کرر ہے ہیں کہ وہ اعمال کون سے ہیں جن سے درجات بلند ہوتے ہیں ارشاد ہوا اچھا بتاؤ وہ کیا ہیں میں نے عرض کیا کھانا کھلانا اور نرم بات کرنا اور رات کو جب لوگ سو رہے ہوں اٹھ کر نماز پڑھنا پھر ارشاد ہوا ہم سے مانگو کیا مانگتے ہو میں نے عرض کیا یا اللہ میں تجھ سے بھلے کاموں کے کرنے اور برے کاموں کے نہ کرنے کی توفیق مانگتا ہوں اور مساکین کی محبت مانگتا ہوں اور یہ مانگتا ہوں کہ تو میری مغفرت کر دے اور مجھ پر رحم کر اور جب تو کسی قوم کو آزمائش میں مبتلا کرنا چاہے تو مجھ کو اس فتنے اور آزمائش سے پہلے ہی موت دے دیجیو اے اللہ میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور جو تجھ سے محبت کرے اس کی محبت طلب کرتا ہوں اور جو عمل مجھ کو تجھ سے قریب کر دے اس عمل کی محبت مانگتا ہوں نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ بات جو میں نے دیکھی ہے یہ حق ہے اس کو یاد کر لو اور دوسروں کو سکھاؤ۔ (احمد، ترمذی)

بعض روایتوں میں وضو کے ذکر کے بعد جو الفاظ ہیں ان کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص ایسا کرے گا وہ زندہ بھی خیر کے ساتھ رہے گا اور مرے گا بھی خیر کے ساتھ اور اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہوگا جیسا کہ اس کی ماں نے آج ہی اس کو جنا ہے اس روایت میں آخری دعا کے متعلق یوں ارشاد ہے کہ اے محمد ﷺ جب آپ نماز پڑھا کریں تو یوں دعا کیا کیجئے۔

بعض روایتوں میں نرم کلام اور طریقہ گفتگو کو نرم کرنے کی بجائے کثرت سے سلام علیک کرنے کا ذکر ہے اسی روایت میں ہر چیز ظاہر ہونے کی بجائے یہ ہے کہ مشرق و مغرب کے درمیان جو کچھ ہے وہ سب دیکھ لیا مشکلات و تکلیفات کا مطلب یہ ہے کہ مثلاً سردی کے موسم میں ٹھنڈے پانی سے وضو کرتا ہے تب بھی خوب اچھی طرح اعضاء وضو کو تر کرتا ہے نرم کلام کا مطلب یہ ہے کہ بد اخلاق نہ ہو بات چیت کا نرم ہو سخت نہ ہو۔

﴿۸﴾ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے جو شخص میرے کسی دوست سے دشمنی کرتا ہے تو میں اس کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں اور کوئی بندہ جو میرا قرب میری پسندیدہ چیز کے ذریعہ سے تلاش کرتا ہے تو میری پسندیدہ چیز وہی ہے جو میں نے فرض کی اور میرا بندہ جو ہمیشہ کثرت نوافل کی وجہ سے میرا قرب تلاش کرتا ہے تو نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ میں اس کو دوست بنالیتا ہوں اور اس سے محبت کرتا ہوں اور جب میں اس کو دوست بنالیتا ہوں تو میں اس کی سماعت اور بصارت بن جاتا ہوں کہ وہ اس سے سنتا اور دیکھتا ہے اور اس کے ہاتھ اور پاؤں ہو جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا اور چلتا ہے اور اگر مجھ سے کچھ مانگتا ہے تو میں اس کو دے دیتا ہوں اور اگر کسی چیز سے پناہ مانگتا ہے تو اس سے پناہ دیتا ہوں اور میں کسی چیز کے کرنے میں جس کو میں کرنا چاہتا ہوں اتنا تامل اور تردد نہیں کرتا جتنا مومن کی موت میں کرتا ہوں کیوں کہ وہ موت کو پسند نہیں کرتا اور میں اس کی ناخوشی کو پسند نہیں کرتا اور موت کا وقوع اس کیلئے ضروری ہے۔ (بخاری)

مطلب یہ ہے کہ خدا کا قرب تلاش کرنے والوں کا بہترین راستہ تو فرائض کی پابندی ہے لیکن جو بندے کثرت نوافل کی راہ سے اس کا قرب تلاش کرتے ہیں ان کا بھی یہ مرتبہ ہوتا ہے کہ وہ خدا کے دوست ہو جاتے ہیں ہاتھ پاؤں بن جانے کا مطلب یہ ہے کہ

اس کے افعال واعمال کا میں ذمہ دار ہو جاتا ہوں وہ جو کچھ کرتا ہے میری مرضی اور میری منشاء کے موافق ہوتا ہے اس لئے میں ہی ذمہ دار ہوتا ہوں جیسا حضرت خضر علیہ السلام نے اپنے افعال کی تاویل کرتے وقت فرمایا تھا وما فعلته عن امری یعنی یہ کام میں نے اپنی مرضی اور اپنی جانب سے نہیں کئے بلکہ جو کچھ مجھ سے کرایا گیا وہ میں نے کر دیا مومن کی موت میں تامل اور تردد کا مطلب یہ ہے کہ طبعاً ہر شخص موت کو پسند نہیں کرتا اسی طرح مومن بھی موت سے گھبراتا ہے اور میں کوئی کام اس کی خواہش کے خلاف کرنا نہیں چاہتا لیکن موت ایک لازمی چیز ہے اس کا وقوع ہونا ضروری ہے تو تامل اس بات میں ہوتا ہے کہ موت بھی واقع ہو جائے اور مومن کی خواہش کے خلاف بھی نہ ہو تو بعض شارحین حدیث نے فرمایا کہ اس کی شکل یہ ہوتی ہے کہ مرتے وقت مومن کو بشارتیں اور پیامات ایسے پہنچتے ہیں جس سے وہ موت کا خواہشمند ہو جاتا ہے اور دنیاوی مصائب اس قدر پیش آتے ہیں کہ موت سے کراہت اور گھبراہٹ کم ہو جاتی ہے۔

﴿۹﴾...... حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت میں سب سے پہلے جس چیز کا بندے سے محاسبہ کیا جائے گا وہ نماز ہے اگر نماز درست نکلی تو نجات اور چھٹکارا ہو جائے گا اور اگر نماز میں خرابی نکلی تو ناکام اور نامراد ہوگا اگر بندے کے فرائض میں کچھ نقصان نکلا تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے ارشاد فرمائے گا دیکھو اس کے کچھ نوافل ہیں پس فرائض کی کمی کو نوافل سے پورا کر دیا جائے گا پھر اس کے تمام اعمال کے ساتھ اسی طرح کا سلوک ہوگا۔ (ابوداؤد۔ احمد)

بعض روایتوں میں نماز کے بعد زکوۃ کا ذکر آیا ہے اور زکوۃ کے بعد فرمایا ہے پھر تمام اعمال کا سی طرح جائزہ لیا جائے گا۔

﴿۱۰﴾...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم ﷺ نے ہر رات کو ہمارا پروردگار جب ایک ثلث رات رہ جاتی ہے تو آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور کہتا ہے کوئی ہے جو مجھ سے دعا کرے تو میں اس کی دعاء کو قبول کروں کوئی ہے جو مجھ سے مانگے تو میں اس کو دوں کوئی ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں اس کو بخش دوں۔ (بخاری ومسلم)

مسلم شریف کی روایت میں اس قدر زاید ہے پھر اللہ تعالیٰ اپنے دونوں ہاتھ

پھیلاتا ہے اور فرماتا ہے کوئی شخص ہے جو ایسے کو قرض دے جو نہ تو مفلس ہے اور نہ ظالم ہے طلوع فجر یعنی پو پھٹنے تک یہی فرماتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزول کا یہ مطلب ہے کہ اس کی رحمت اپنے بندوں کی جانب متوجہ ہوتی ہے یا رحمت کے فرشتے نازل ہوتے ہیں۔

﴿۱۱﴾...... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے ہمارا پروردگار دو آدمیوں سے بہت خوش ہوتا ہے ایک تو وہ شخص جو رات کو نماز کیلئے اپنے نرم بچھونے اور لحاف کو اور اپنی پسندیدہ بیوی اور بچوں کو کس طرح چھوڑ کر اٹھتا ہے اور اس کا یہ نماز کیلئے اٹھنا اس وجہ سے ہے کہ جو اجر و ثواب میرے پاس ہے اس کی طمع رکھتا ہے اور جو عذاب میرے پاس ہے اس سے ڈرتا اور خوف کھاتا ہے۔ دوسرا شخص جس سے پروردگار خوش ہوتا ہے وہ ہے جو اپنے ساتھیوں کے ساتھ جہاد کرنے نکلا لیکن کسی وجہ سے وہ اور اس کے ساتھی دشمن کے مقابلے سے بھاگ نکلے بھاگتے ہوئے اس نے بھاگنے کے عذاب اور جنگ میں دوبارہ لوٹ چلنے کے اجر و ثواب پر غور کیا اور لوٹ گیا اور دشمن سے لڑنے لگا یہاں تک کہ اس کا خون بہہ گیا یعنی شہید ہوگیا تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے دیکھو میرے بندے کو میرے عذاب کے خوف اور ثواب کی امید پر پھر جنگ میں لوٹ آیا یہاں تک کے اس کا خون بہہ گیا۔ (شرح السنۃ)

﴿۱۲﴾...... حضرت ابو درداؓ اور حضرت ابو ذرؓ دونوں فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ سے یوں روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اے ابن آدم تو میرے لئے دن کے ابتدائی حصے میں چار رکعتیں پڑھ لیا کر میں دن کے آخری حصے میں تیرے لئے کفایت کروں گا۔ (ترمذی، ابوداود)

ان رکعتوں سے مراد اشراق یا چاشت کی نماز ہے، مطلب یہ کہ جو شخص یہ چار رکعتیں پڑھ لیا کرے گا اللہ تعالیٰ شام تک اس کی ضرورت اور حاجت پوری کرنے کا ذمہ دار ہوگا۔

حضرت عقبہ بن عامر الجہنیؓ ابو ہرۃ الطائفی سے بھی اسی قسم کی روایت امام احمد بن حنبلؒ اور ابو یعلی نے نقل کی ہے۔

﴿۱۳﴾...... حضرت علی کرم اللہ وجہہ نبی کریم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص فرائض کو پوری احتیاط کے ساتھ ادا کرتا ہے وہ جس قدر مجھ کو محبوب

ہے اس قدر دوسرا شخص محبوب نہیں ہے۔ (ابن عساکر)

﴿۱۴﴾...... حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے' مسجدیں زمین میں میرا مکان ہے اور جوان میں عبادت کرنے والے ہیں وہی ان کے آباد اور تعمیر کرنے والے ہیں۔ (ابونعیم)

﴿۱۵﴾...... حضرت انسؓ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے' تین چیزیں ہیں جس شخص نے ان تینوں چیزوں کی پابندی اور حفاظت کی وہ میرا پکا دوست ہے' اور جس نے ان تینوں کی کو ضائع کر دیا وہ میرا یقینی دشمن ہے' وہ تینوں چیزیں یہ ہیں' نماز' روزہ' غسل جنابت۔ (ابن النجار)

﴿۱۶﴾...... حضرت ابوامامہؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے بندہ ہمیشہ نوافل پڑھتا رہتا ہے اور نوافل کے ذریعہ میرا اقرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس کی سماعت اور بصارت ہو جاتا ہوں جن سے وہ سنتا اور دیکھتا ہے اور اس کی زبان اور دل ہو جاتا ہوں جن سے وہ بولتا اور سمجھتا ہے جب بندہ مجھ سے دعا کرتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں اور جب مجھ سے کچھ مانگتا ہے تو میں اس کو کچھ دے دیتا ہوں اور بندہ جو عبادت بھی میرے لئے کرتا ہے اس میں سب سے زیادہ عبادت مجھ کو پسند ہے وہ خیر خواہی اور نصیحت کرتا ہے۔ (طبرانی فی الکبیر)

یعنی میری مخلوق کی بھلائی کرے میری مخلوق کو نصیحت کرے اور یہ سب میری غرض سے ہو ایک روایت میں بھلائی کے ساتھ ہر مسلمان کا لفظ بھی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنا بہترین عبادت ہے۔

﴿۱۷﴾...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم میری عبادت کیلئے تو فارغ رہ اور فرصت نکال تو میں تیرے سینے کو بے پروائی اور غنا سے بھر دوں گا اور تیرے فقر اور محتاجگی کو روک دوں گا ورنہ تیرے ہاتھوں کو شغل اور کاموں کی کثرت سے بھر دوں گا اور تیرے فقر کو نہیں روکوں گا۔ (ترمذی' بیہقی)

یعنی اگر عبادت کیلئے وقت نہ نکالا تو دنیا کے دوسرے کاموں میں مبتلا کر دوں گا اور احتیاج کو دور نہ کروں گا۔

﴿۱۸﴾......حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اعمال ایک خاص شکل میں اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونگے پس نماز آئے گی اور عرض کرے گی اے رب میں نماز ہوں اللہ تعالیٰ فرمائے گا بے شک تو خیر پر ہے پھر صدقہ حاضر ہو کر عرض کرے گا' اے رب میں صدقہ ہوں ارشاد ہوگا بے شک تو خیر پر ہے پھر روزہ حاضر ہو کر عرض کرے اے رب میں روزہ ہوں اللہ تعالیٰ فرمائے گا بے شک تو خیر پر ہے پھر اسلام حاضر ہوگا اور کہے گا اے رب تو اسلام ہے اور میں اسلام ہوں ارشاد ہوگا بے شک تو خیر پر ہے میں آج تیری ہی وجہ سے مواخذہ کروں گا اور تیری ہی وجہ سے بخشش کروں گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے **ومن یبتغ غیر الاسلام دیناً فلن یقبل منہ وھو فی الاخرۃ من الخاسرین.** (احمد) (یعنی جو شخص اسلام کے سواء کوئی دین تلاش کرے اسے ہرگز قبول نہیں کیا جائیگا اور آخرت میں وہ شخص نقصان اٹھانے والا ہوگا)

﴿۱۹﴾......حضرت ابن عباسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے دنیا کی بے رغبتی سے زیادہ بہتر مجھ سے قرب حاصل کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے اور میرے فرض کی ادائیگی سے بہتر میری عبادت کو پورا کرنے کا طریقہ نہیں ہے۔ (قضاعی)

یعنی خدا سے قرب وہی حاصل کرتا ہے جو دنیا سے زہد اور بے رغبتی اختیار کرے اور جو شخص فرائض الٰہی کو صحیح طریقہ پر ادا کرتا ہے اس سے بہتر کوئی عبادت کرنے والا نہیں ہے۔

﴿۲۰﴾......حضرت معقل بن یسارؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم اپنے قلب کو میری عبادت کیلئے فارغ کر میں تیرے قلب کو غنا سے اور تیرے ہاتھوں کو رزق سے بھر دوں گا اور مجھ سے دوری اختیار نہ کرو ورنہ تیرے قلب کو فقر سے اور تیرے ہاتھوں کو شغل سے بھر دوں گا۔ (حاکم)

مطلب وہی ہے جو نمبر ۱۶ میں ذکر گیا۔

﴿۲۱﴾......حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں جب کوئی بندہ اعلانیہ نماز کو بھی اچھی طرح ادا کرتا ہے اور پوشیدہ پڑھتا ہے تب بھی اچھی طرح ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ بندہ میرا سچا بندہ ہے۔ (ابن ماجہ)

یعنی ریاکار نہیں ہے بلکہ ظاہر و باطن یکساں یہ حدیث عنوان نمبر ۴ میں بھی گزر چکی ہے۔

﴿۲۲﴾...... حضرت ابو سعید خدریؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے دن فرمائے گا میرے پڑوسی کہاں ہیں؟ فرشتے عرض کریں گے ایسا کون ہوسکتا ہے جو آپ کا پڑوسی بن سکے ارشاد ہوگا قرآن پڑھنے والے اور مساجد کو آباد رکھنے والے کہاں ہیں۔ (ابونعیم)

یعنی یہ لوگ اس کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

﴿۲۳﴾...... حضرت علی کرمؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں تو نماز صرف اس بندے کی قبول کرتا ہوں جو میری عظمت کے مقابلہ میں تواضع کرتا ہے اور میری مخلوق کے سامنے تکبر نہیں کرتا اپنا دن میری یاد میں گذارتا ہے اور اپنی خطا پر اصرار نہیں کرتا بھوکے کو کھانا کھلاتا ہے مسافر کو جگہ دیتا ہے اپنے سے چھوٹوں پر رحم کرتا ہے اور اپنے سے بڑوں کی عزت کرتا ہے یہ ایسا شخص ہے کہ جو مجھ سے مانگتا ہے میں اس کو دے دیتا ہوں مجھ سے دعا کرتا ہے تو قبول کرتا ہوں میری طرف گڑگڑاتا اور عاجزی کرتا ہے تو میں اس پر رحم کرتا ہوں میری نظر میں اس کی مثال ایسی ہے جیسی جنت الفردوس کی جس کے پھل اور جس کا حال متغیر نہیں ہوتا۔ (دارقطنی)

یعنی عام بندوں سے مرتبے میں یہ بندہ ایسا بلند ہے جیسے جنت الفردوس دوسری جنتوں کے مقابلے میں۔

﴿۲۴﴾...... حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی مؤذن اذان دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سر پر ہاتھ رکھ دیتا ہے وہ ہاتھ رکھے رہتا ہے یہاں تک کہ وہ مؤذن جب اذان سے فارغ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے سچ کہا اور حق کی شہادت دی اسے بشارت ہو اور جہاں اس مؤذن کی آواز جاتی ہے بقدر آواز اس کی کے مغفرت کردی جاتی ہے۔ (دیلمی)

یعنی جتنی آواز لانبی اتنی ہی بخشش زیادہ۔

﴿۲۵﴾...... حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں جب کوئی بندہ نماز کیلئے کھڑا ہوتا ہے تو وہ رحمان کی آنکھوں کے سامنے ہوتا ہے جب بندہ ادھر ادھر دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے آدم کے بیٹے کس کی طرف دیکھتا ہے اے ابن آدم تیرے لئے

مجھ سے بہتر کون ہے میری جانب متوجہ رہ جس کی طرف تو دیکھنا چاہتا ہے اس سے میں بہتر ہوں۔ (عقیلی)

﴿۲۶﴾...... حضرت حذیفہؓ سے بھی اس قسم کی روایت مروی ہے اس میں یہ الفاظ ہیں کہ پہلی مرتبہ جب بندہ نماز میں ادھر ادھر دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کون سا بندہ مجھ سے بہتر ہے جس کی طرف تو دیکھ رہا ہے پھر جب دوسری مرتبہ بندہ دیکھتا ہے تب بھی اللہ تعالیٰ یہی فرماتا ہے جب تیسری مرتبہ دیکھتا ہے تب بھی یہی فرماتا ہے اور جب بندہ چوتھی مرتبہ بھی یہی حرکت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جانب سے منہ پھیر لیتا ہے۔ (دیلمی)

﴿۲۷﴾...... حضرت عبداللہ بن زیدؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے رب سے سوال کیا کہ میری امت پر چاشت کی نماز مقرر کر دے اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ فرشتوں کی نماز ہے جو چاہے پڑھ لیا کرے اور جو چاہے ترک کر دے۔ اور جو شخص پڑھے تو آفتاب بلند ہونے کے وقت پڑھے۔ (دیلمی)

﴿۲۸﴾...... حضرت عقبہ بن عامرؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ تم پر چند گرہ لگی ہوئی ہوتی ہیں جب کوئی شخص وضو کرتا ہے اور ہاتھ دھوتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور جب منہ دھوتا ہے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے اور جب سر پر مسح کرتا ہے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے اور جب پاؤں کا وضو کرتا ہے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے پس اللہ تعالیٰ پردے کے پیچھے سے فرماتا ہے میرے بندہ کو دیکھو اپنے نفس کا علاج کر رہا ہے میرا بندہ مجھ سے مانگے جو مانگنا چاہے جو کچھ طلب کرے وہ اس کیلئے ہے۔ (طبرانی)

یعنی جو مانگے گا وہ ملے گا گرہ سے مراد غفلت یا کسل اور سستی کی گرہیں ہیں جب وضو کرتا ہے اور نماز کیلئے تیار ہوتا ہے تو یہ سب چیزیں دور ہو جاتی ہیں۔

شعبان رمضان اور عید کی فضیلت

﴿۱﴾......حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم ﷺ نے جب ماہ شعبان کی پندرھویں شب ہو تو اس رات میں اللہ کی عبادت کیا کرو اور پندرھویں تاریخ کو روزہ رکھا کرو بے شک اللہ تعالیٰ اس رات میں سر شام سے آسمان دنیا پر نازل ہوتا ہے اور صبح صادق تک فرماتا رہتا ہے کوئی بخشش مانگنے والا ہے تو اس کو بخش دوں کوئی روزی طلب کرنے والا ہے تو اس کو رزق دیدوں کوئی مصیبت زدہ عافیت طلب کرنے والا ہے تو اس کو عافیت دیدوں کوئی ایسا ہے کوئی ایسا ہے۔ (ابن ماجہ)

نازل ہونے کا مطلب وہی ہے جو باب نمبر ۱۱ کی حدیث نمبر ۱۰ میں ذکر کیا گیا ہے

﴿۲﴾......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے فرمایا نبی کریم ﷺ نے ابن آدم کے ہر عمل کا ثواب دس گنے سے سات سو گنا تک دیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مگر روزہ میرے ہی واسطے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا بندہ میرے لئے اپنی خواہشات اور اپنے کھانے کو ترک کرتا ہے روزہ دار کیلئے دو موقع مسرت اور خوشی کے ہیں ایک خوشی تو روزہ کھولنے کے وقت ہوتی ہے اور دوسری مسرت اپنے پروردگار سے ملاقات کرتے وقت ہوگی البتہ روزہ دار کے منہ کی بو خدا تعالیٰ کی نظر میں مشک کی بو سے زیادہ بہتر ہے جب تم میں سے کوئی شخص روزے سے ہو تو کوئی فحش اور بےہودہ بات منہ سے نہ نکالے اگر کوئی دوسرا آدمی روزے دار کو گالی دے یا جھگڑا کرے تو اس سے کہدے کہ میں روزے سے ہوں۔ (بخاری و مسلم)

﴿۳﴾......ابن آدم کے ہر عمل پر دس گنا ثواب دیا جاتا ہے اور ثواب کی زیادتی دس گنے سے لیکر سات سو گنے تک بھی ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے روزہ اس حساب سے بالاتر ہے روزہ میرے ہی لئے ہے اور میں ہی اس کا ثواب بھی دوں گا روزہ دار میرے لئے کھانا چھوڑتا ہے پینا چھوڑتا ہے اپنی بیوی سے علیحدہ رہتا ہے اور ہر قسم کی خواہشات کو میری وجہ سے ترک کرتا ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ بہتر اور اچھی ہے روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں ایک خوشی افطار کرتے وقت اور ایک جب

اپنے رب سے ملاقات کرے گا۔ (ابن خزیمہ)

﴿۴﴾...... حضرت جابر بن عبداللہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے روزہ ایک ڈھال ہے اس ڈھال کی وجہ سے دوزخ کی آگ سے بندہ بچایا جاتا ہے روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ (احمد' بیہقی)

﴿۵﴾...... حضرت ابوہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے بندوں میں سے وہ بندہ مجھ کو زیادہ محبوب اور پسندیدہ ہے جو روزہ کھولنے میں جلدی کرتا ہے (احمد' ترمذی' ابن خزیمہ' ابن حبان)

یعنی سورج غروب ہوتے ہی روزہ افطار کر لیتا ہے۔

﴿۶﴾...... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ لیلۃ القدر میں حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک فرشتوں کی جماعت کے ساتھ نازل ہوتے ہیں اور جو بندے اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہوتے ہیں خواہ یہ ذکر کھڑے ہو کر کرتے ہوں یا بیٹھ کر ان کیلئے یہ فرشتے بخشش کی دعا کرتے ہیں پھر جب ان کی عید کا دن یعنی افطار کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ بندوں کے اعمال پر فخر کا اظہار کرتے ہوئے فرشتوں سے فرماتا ہے اے میرے ملائکہ جب کوئی مزدور اپنی مزدوری پوری کرلے تو اس کا بدلہ کیا ہے فرشتے عرض کرتے ہیں اے ہمارے پروردگار! اس مزدور کا بدلہ یہ ہے کہ اس کی مزدوری اس کو پوری پوری دیدی جائے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے ملائکہ میرے غلام اور میرے لونڈیوں نے اس فریضہ کو جو میں نے ان پر فرض کیا تھا ادا کر دیا پھر میرا نام بلند کرتے ہوئے عید کی نماز کیلئے نکلے مجھ کو قسم ہے میری عزت اور جلال کی اور میرے کرم اور میری بلند شان کی بے شک میں ان کی دعا قبول کروں گا پھر بندوں کو خطاب کرتے ہوئے فرماتا ہے جاؤ اپنے اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ بے شک میں نے تم سب کی مغفرت کر دی اور تمہاری خطاؤں کو نیکیوں سے بدل دیا نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں لوگ عیدگاہ سے اس حال میں لوٹتے ہیں کہ وہ بخشے ہوتے ہیں۔
(بیہقی فی شعب الایمان)

﴿۷﴾...... حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں ارشاد فرمایا نبی کریم ﷺ نے تین شخص ہیں جن کی دعا رد نہیں کی جاتی ایک روزہ دار جب روزہ افطار کرے دوسرے امام عادل

تیسرے مظلوم مظلوم کی دعاء کو اللہ تعالیٰ بادلوں کے اوپر اٹھا لیتا ہے اور آسمان کے دروازے مظلوم کی دعاء کیلئے کھول دیتا ہے اور فرماتا ہے مجھے اپنی عزت کی قسم تیری مدد کروں گا اگرچہ یہ مدد کچھ عرصہ کے بعد ہو۔ (ترمذی)

امام عادل سے مراد ہے وہ مسلمان بادشاہ جو انصاف کرتا ہو دیر کا مطلب یہ ہے کہ مظلوم کی مدد تو ضرور ہوتی ہے لیکن بعض مصالح کے اعتبار سے تاخیر ہو جاتی ہے۔

﴿۸﴾...... حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس شخص نے اپنے اعضاء کا روزہ نہیں رکھا تو اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی مجھے حاجت نہیں۔ (ابونعیم)

روزہ کا اصلی مقصد یہ ہے کہ آدمی اپنے اعضاء اور جوارح کو گناہوں سے محفوظ رکھے۔

﴿۹﴾...... حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کراماً کاتبین کو حکم دیتا ہے کہ میرے بندوں میں سے جو زیادہ روزے رکھنے والے ہیں ان کی کوئی خطا عصر کی نماز کے بعد نہ لکھا کرو۔ (حاکم فی تاریخہ)

زکوۃ اور خیرات وصدقات کے فضائل

﴿۱﴾...... حضرت ابوہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم تو خدا کی راہ میں خرچ کر میں تجھ پر خرچ کروں گا۔ (بخاری مسلم)

یعنی تو خدا کی راہ میں دے گا تو خدا تجھ کو دے گا۔ دارقطنی میں اس قدر اور زیادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا داہنا ہاتھ پر ہے رات دن خرچ کرنے کے باوجود اس میں کمی نہیں ہوتی۔

﴿۲﴾...... حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا کیا تو وہ ہلنے لگی اور حرکت کرنے لگی اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کو پیدا کیا اور ان کو زمین پر رکھا تو زمین ٹھہر گئی ملائکہ کو ان کے ثقل اور ان کی سختی پر تعجب ہوا

فرشتوں نے عرض کیا الٰہی ان پہاڑوں سے بھی کوئی چیز زیادہ سخت ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہاں لوہا ان سے سے زیادہ سخت ہے پھر فرشتوں نے عرض کیا الٰہی لوہے سے بھی زیادہ کوئی چیز سخت ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہاں آگ' پھر فرشتوں نے عرض کیا اے رب آگ سے بھی زیادہ کوئی چیز سخت ہے ارشاد ہوا ہاں پانی۔ پھر فرشتوں نے عرض کیا اے پروردگار پانی سے بھی زیادہ کوئی چیز سخت ہے ارشاد ہوا ہَوا پھر فرشتوں نے عرض کیا اے پرودگار ہوا سے بھی زیادہ کوئی چیز سخت ہے ارشاد ہوا ہاں ہوا سے زیادہ وہ ابن آدم ہے جو میری راہ میں صدقہ کو اس قدر چھپاتا ہے کہ سیدھے ہاتھ سے جو صدقہ دیتا ہے اس کی الٹے ہاتھ کو بھی خبر نہیں ہونے دیتا۔ (ترمذی)

یعنی ہوا سے بھی زیادہ اس قسم کا پوشیدہ صدقہ موثر اور مفید ہے یا یہ مطلب ہے کہ اس فعل سے نفس جیسی سرکش چیز مغلوب ہو جاتی ہے۔

﴿۳﴾...... حضرت ابوواقد اللیثیؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ہم نے مال کو اس لئے نازل کیا ہے یعنی دولت اس غرض سے پیدا کی گئی ہے کہ لوگ نماز میں اطمینان حاصل کریں اور زکوۃ ادا کریں اگر ابن آدم کو ایک وادی بھر کر چاندی سونا دیدیا جائے تو وہ دوسرے جنگل اور وادی کی خواہش کرتا ہے اور اگر دو وادیاں دیدیجائیں تو تیسری کی خواہش کرتا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ تیسری وادی بھی مل جائے اور ابن آدم کے پیٹ کو مٹی ہی بھر سکتی ہے پھر اللہ تعالیٰ ہر شخص کی جانب متوجہ ہوتا ہے جو اس سے توبہ کرے۔
(احمد۔طبرانی۔فی الکبیر)

مقصد یہ ہے کہ مال کا اصلی منشا تو نماز کا قیام اور زکوۃ کا دینا ہے مگر ابن آدم کی حرص کا یہ حال ہے کہ مال کی طلب ختم نہیں ہوتی اس کا پیٹ تو قبر کی مٹی ہی سے بھرا جا سکتا ہے مرنے کے بعد ہی دنیا کی محبت ختم ہو سکتی ہے مگر جو بندہ خدا کی طرف رجوع کرے اور خدا اس کو نیک توفیق دے تو وہ محفوظ رہ سکتا ہے وادی اس میدان کو کہتے ہیں جو پہاڑ کے نشیب میں واقع ہوتا ہے ہم نے جنگل ترجمہ کر دیا ہے۔

﴿۴﴾...... حضرت ابن عمرؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم تیرے پاس اس قدر مال ہوتا ہے جو تیری ضروریات کیلئے کافی

ہوسکتا ہے اور تیری حالت یہ ہے کہ تو اس قدر طلب کرتا ہے کہ جو تجھ کو سرکشی اور ہلاکت میں مبتلا کر دے نہ تو کمی پر تو قانع ہوتا ہے نہ زیادتی سے تیرا پیٹ بھرتا ہے اگر تو اس حالت میں صبح کرے کہ تیرا جسم تندرست ہو اور تیری زندگی اور تیرا مذہب مامون ہو اور تیرے پاس ایک دن کا کھانے کو ہو تو دنیا کو نظر انداز کر دے۔ (ابن عدی، بیہقی)

یعنی پھر دنیا کی طرف متوجہ نہ ہو۔

﴿۵﴾ ...... حضرت ابن عمرؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے ابن آدم دو چیزیں ہیں دونوں میں سے ایک تیرے اختیار میں نہیں ہے ایک تو میں نے تیرے مال میں سے تیرا حصہ اس وقت کیلئے مقرر کر دیا ہے جب تیری جان تیرے حلقوم میں آ جائے اور یہ حصہ اس لئے مقرر لیا ہے تا کہ تجھ کو پاک کروں اور تجھ کو آراستہ کروں اور دوسرے تیری موت کے بعد میرے بندوں کی تجھ پر نماز پڑھنا۔ (ابن ماجہ)

یعنی مرتے وقت مال کے تیسرے حصہ میں وصیت کرنا، وصیت کا فائدہ مرنے کے بعد ہی حاصل ہوتا ہے جس طرح جنازہ کی نماز کا فائدہ مرنے کے بعد حاصل ہوتا ہے۔

﴿۶﴾ ...... حضرت جابرؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ دین ہے جس کو میں نے اپنے لئے پسند کیا ہے اس دین کی صلاحیت بجز سخاوت اور حسن خلق کے نہیں ہے تم جب تک مسلمان ہو دین کا سخاوت اور محسن خلق سے اکرام کرتے رہو۔ (ابن عساکر)

یعنی دین میں یہ دونوں باتیں اہم ہیں۔

﴿۷﴾ ...... حضرت ابوامامہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم ضرورت سے زیادہ مال کو خدا کی راہ میں خرچ کر دینا تیرے لئے بہتر ہے اور اس کا روک لینا تیرے لئے برا ہے اور بقدر حاجت رکھنے پر کوئی ملامت نہیں ہے اور خرچ کرنے کی ابتداء اپنے اہل وعیال سے کیا کر اور یہ یاد رکھ کہ نیچے ہاتھ سے اوپر والا ہاتھ بہتر ہے۔ (بیہقی)

جن کا نان نفقہ اپنے ذمہ ہے وہ غیروں سے بہر حال مقدم ہیں نیچا اور اونچا ہاتھ سائل اور سخی کے ہاتھ کی طرف اشارہ ہے تفصیل جنت کی کنجی میں مذکور ہے۔

﴿۸﴾......اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سخی مجھ سے اور میں سخی سے ہوں۔ (دیلمی)

﴿۹﴾......اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھ سے زیادہ کون سخی ہو سکتا ہے۔ (دیلمی)

﴿۱۰﴾......۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری راہ میں خرچ کرنے والا مجھے قرض دیتا ہے اور نماز پڑھنے والا مجھ سے سرگوشی کرتا ہے۔ (دیلمی)

یعنی نماز مناجات ہے۔

﴿۱۱﴾......حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ مجھ سے جبرئیلؑ نے کہا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے بندو! میں نے تم کو مال دیا اور تم کو مال عطا کرنے کے بعد تم سے قرض مانگا ہے پس جو شخص میرے دیئے ہوئے میں سے مجھے کچھ خوشی سے دیتا ہے تو میں بہت جلد اس کی جگہ اور دیدیتا ہوں اور آئندہ کیلئے اس کے واسطے ذخیرہ بناتا ہوں اور جس شخص سے میں اس کی مرضی کے خلاف لے لیتا ہوں اور وہ اس پر صبر کرتا ہے اور ثواب کی امید رکھتا ہے تو میری رحمت اس کیلئے واجب ہو جاتی ہے اور اس کو ہدایت یافتہ لوگوں میں لکھ دیتا ہوں اور اس کیلئے اپنا دیدار مباح کر دیتا ہوں۔ (رافعی)

مطلب یہ ہے کہ جو اپنی خوشی سے صدقہ خیرات کرتا ہے تو اس کو قائم مقام دیا جاتا ہے اور آخرت کیلئے ثواب کو ذخیرہ بنایا جاتا ہے اور جس کو میرے حکم سے مالی نقصان پہنچ جاتا ہے اور وہ صبر کرتا ہے تو اس کو بھی اجر دیا جاتا ہے۔

۱۲۔حضرت حسن بصریؒ سے مرسلاً روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے آدم کے بیٹے اپنا خزانہ میرے پاس امانت رکھدے تیرے مال کو نہ آگ لگے گی نہ غرق ہوگا اور نہ چوری کیا جائے گا اور جس وقت تجھ کو اس خزانہ کی سخت ضرورت ہوگی تو تیرے سپرد کر دیا جائیگا۔ (بیہقی)

یعنی ہماری راہ میں خرچ کرنا گویا ہمارے پاس محفوظ کر دینا ہے جہاں ضائع ہونے کا اندیشہ نہیں اور سب سے زیادہ ضرورت قیامت کے دن ہوگی اس دن وہ خزانہ اور مال نفع دے گا۔

﴿۱۳﴾......حضرت ابوہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص تھا جو ایک پرندے کے گھونسلے میں سے اس کے بچے نکال لیا کرتا تھا

اس پرندے نے اللہ تعالیٰ سے شکایت کی اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر آئندہ ایسا کرے گا تو اس کو ہلاک کر دیا جائے گا چنانچہ یہ شخص سیڑھی لے کر پھر اس طائر کے بچے نکالنے جاتا تھا گاؤں کے سرے پر اس کو ایک سائل ملا اس شخص نے اپنے کھانے میں سے اس کو ایک روٹی دیدی جب اس درخت کے پاس پہنچا تو سیڑھی لگا کر بچے نکال لئے اور بچوں کے ماں باپ دیکھتے رہے پھر انہوں نے عرض کیا الٰہی آپ نے وعدہ فرمایا تھا اس کو ہلاک کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ان پرندوں کو وحی بھیجی کیا تم کو خبر نہیں میں کسی آدمی کو جو صدقہ دیتا ہے اس دن اس کو بری موت کے ساتھ ہلاک نہیں کرتا جس دن وہ صدقہ دے۔ (ابن عساکر)

یعنی صدقہ کرنے کے دن اس کو عذاب سے ہلاک نہیں کیا جاتا۔

تسبیح، تحمید، استغفار اور درود شریف کے فضائل

﴿۱﴾......حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابو ہریرہؓ عنہما روایت کرتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص کہتا ہے **لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه وَاللّٰهُ اَکْبَر** (یعنی کوئی معبود نہیں مگر اللہ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز سے بڑا ہے) تو اس شخص کا رب اس کلمہ کی تصدیق کرتا ہے اور فرماتا ہے کوئی معبود میرے سوا نہیں ہے اور میں سب سے بڑا ہوں اور جب کوئی بندہ کہتا ہے **لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ** (یعنی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں ہی فقط معبود ہوں میرا کوئی شریک نہیں اور جب یہ شخص کہتا ہے **لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْد** (یعنی سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں اسی کی بادشاہت ہے اور وہی ہر قسم کی تعریف کا مستحق ہے) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (ہاں) میرے سوا کوئی معبود نہیں میری ہی سلطنت ہے اور میں ہی ہر قسم کی حمد و ثنا کا سزاوار ہوں اور جب بندہ کہتا ہے۔ **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه** (یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور برائی سے بچانے کی اور نیکی کی طرف مائل کرنے کی

طاقت سوائے خدا کے کسی میں نہیں) تو خدائے تعالیٰ فرماتا ہے ۔ بیشک میرے سوا کوئی معبود نہیں اور برائی سے بچانے اور نیکی پر مائل کرنے کی توفیق اور طاقت میرے ہی قبضے میں ہے نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جو بندہ ان کلمات کو بیماری کی حالت میں کہتا ہے اور پھر اس مرض میں مرجاتا ہے تو اس کو آگ نہیں جلائے گی ۔ (ترمذی ابن ماجہ)

﴿۲﴾...... حضرت ابو ہریرہؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں تجھ کو وہ کلمہ نہ بتادوں جو جنت کے خزانہ میں سے ہے جو عرش کے نیچے ہے لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه یعنی وہ کلمہ یہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بندے نے اطاعت کی اور فرماں بردار بنا۔ (بیہقی فی الدعوات الکبیر)

مطلب یہ ہے کہ جب کوئی اس کلمہ کو پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَسْلَمَ وَاسْتَسْلَمَ اس روایت سے معلوم ہوا جنت عرش کے نیچے ہے۔

﴿۳﴾...... حضرت ابن عمرؓ کی روایت میں ہے سُبْحَانَ اللّٰه مخلوق کی عبادت ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰه شکر کا کلمہ ہے اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اخلاص کا کلمہ اور اللہ اکبر کا ثواب زمین و آسمان کو بھر دیتا ہے اور جب کوئی بندہ کہتا ہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَسْلَمَ وَاسْتَسْلَمَ بندہ نے اطاعت کی اور نہایت فرماں بردار ہوا۔ (رزین)

﴿۴﴾...... حضرت ابو سعید خدریؓ کی روایت میں ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ایک دفعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا اے رب مجھے کوئی ایسی چیز سکھا دے جس کی وجہ سے میں تیرا ذکر کیا کروں اور تجھ سے دعا کیا کروں اللہ تعالیٰ نے فرمایا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہو حضرت موسیٰ نے عرض کیا یہ کلمہ تو تمام مخلوق پڑھتی ہے میں تو یہ چاہتا تھا کہ کوئی چیز میرے لئے مخصوص ہو ارشاد ہوا اے موسیٰؑ ساتوں آسمان اور ان آسمانوں کے رہنے والے سوائے میرے اور ساتوں زمینیں یہ سب کسی ترازو کے پلڑے میں رکھی جائیں اور کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه ایک پلڑے میں رکھا جائے تو اس کلمہ کا پلڑا جھک جائے گا۔ (شرح السنۃ)

اس روایت کا مختصر ٹکڑا توحید کے باب میں بھی گذر چکا ہے۔

﴿۵﴾...... حضرت ابو طلحہؓ فرماتے ہیں ایک دن نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور آپ کے چہرہ مبارک سے خوشی اور مسرت کے آثار ظاہر ہو رہے تھے آپ نے فرمایا

میرے پاس حضرت جبرئیلؑ تشریف لائے تھے انہوں نے مجھ سے کہا آپ کا رب فرماتا ہے اے محمد ﷺ! کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تمہاری امت میں سے کوئی شخص جب تم پر ایک دفعہ درود بھیجے تو میں اس کے بدلے میں اس شخص پر دس بار رحمت بھیجوں اور جو شخص تم پر ایک بار سلام بھیجے تو میں اس پر دس بار سلام بھیجوں۔ (نسائی' دارمی)

﴿٦﴾......حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے اور کھجوروں کے باغ میں تشریف لے گئے وہاں پہنچ کر آپ نے ایک ایسا طویل سجدہ کیا کہ مجھ کو یہ خوف ہو گیا کہ کہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دیدی یعنی آپ کی موت کا ڈر ہو گیا تو میں قریب پہنچ کر آپ کو دیکھنے لگا آپ نے سجدہ سے سر اٹھایا اور فرمایا کیوں تجھ کو کیا ہوا میں نے اپنے خوف کا ذکر کیا آپ نے فرمایا مجھ سے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا ہے کیا میں اس کی بشارت نہ دوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو تم پر درود بھیجے گا میں اس پر رحمت بھیجوں اور جو تم پر سلام بھیجے گا اس پر اپنی سلامتی نازل کروں گا۔ (احمد)

﴿٧﴾......حضرت ابوہریرہؓ کی روایت میں ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں اور جس وقت وہ مجھ کو یاد کرے تو میں اس کے پاس اور اس کے ساتھ ہی ہوتا ہوں اور اللہ تعالیٰ اس بندے سے جو توبہ کرتا ہے اور اپنے خدا کی طرف رجوع کرتا ہے بہت خوش ہوتا ہے جس طرح تمہاری اونٹنی جنگل میں گم ہو جائے اور بہت تلاش کرنے کے بعد وہ گم شدہ اونٹنی مل جائے اس گم شدہ اونٹنی کے مل جانے پر تم کو جس قدر خوشی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اس خوشی سے بھی زیادہ اس بندے سے خوش ہوتا ہے جو توبہ کرنے والا ہے اور جو بندہ میری طرف ایک بالشت قریب ہوتا ہے میں اس کی طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہوں اور جو بندہ میری طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہے ہے میں اس سے دو ہاتھ نزدیک ہوتا ہوں اور جب کوئی بندہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر بڑھتا ہوں۔ (مسلم)

﴿٨﴾......حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں ایک سواری حاضر کی گئی سو جب آپ نے اس کی رکاب میں پاؤں رکھا تو بسم اللہ کہا اور جب آپ اس کی پیٹھ پر بیٹھے تو کہا الحمد للہ پھر یہ آیت پڑھی ,, سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا

اِلیٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْن ُ پھر تین دفعہ کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور اَللّٰہُ اَکْبَر تین دفعہ کہا اس کے بعد فرمایا سُبْحَانَکَ اِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِی فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ پھر آپ سے کسی نے دریافت کیا اے امیرالمومنین! آپ کس چیز کے سبب سے ہنسے آپ نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے بھی سواری پر سوار ہوتے وقت یہ پڑھا تھا جو میں نے پڑھا پھر آپ بھی ہنسے تھے اور میں نے آپ سے دریافت کیا تھا کہ یارسول اللہ آپ کس بات پر ہنسے آپ ﷺ نے فرمایا بیشک تیرا رب اس بندے سے بہت ہی خوش ہوتا ہے جو کہتا ہے رَبِّ اغْفِرْلِی ذُنُوْبِی (میرے رب میرے گناہ بخش دے) اور اللہ فرماتا ہے یہ بندہ جانتا ہے کہ میرے سوا کوئی گناہ نہیں بخشتا۔ (احمد، ابوداؤد، ترمذی)

آیت کا مطلب یہ ہے کہ پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے واسطے اس سواری کو فرمانبردار بنا دیا۔ حالانکہ ہم کو اس کے تابعدار بنانے کی طاقت نہ تھی اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

﴿۹﴾......حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا وہ دونوں فرشتے جو بندے کے اعمال کے محافظ ہیں وہ ہر دن اللہ تعالیٰ کی طرف بندے کا اعمالنامہ لیجاتے ہیں پس اگر اللہ تعالیٰ کسی بندے کے نامہ اعمال کی ابتداء اور انتہا میں استغفار کی کثرت پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے تمام وہ اعمال اپنے بندے کے بخشد یئے جو ابتداء اور انتہا کے وسط میں ہیں۔ (بزاز)

یعنی شروع اور آخر کے درمیان جو کچھ ہے اس کو بخشد یا جاتا ہے۔

﴿۱۰﴾......حضرت انسؓ کہتے ہیں فرمایا نبی کریم ﷺ نے جب آدمی بیٹھا ہے اور کہتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ حَمْدً کَثِیْراً طَیِّباً مُبَارَکاً فِیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی (یعنی اللہ تعالیٰ کے لئے با کثرت حمد و تعریف ہے وہ تعریف جو پاکیزہ اور بابرکت ہے اور وہ تعریف جو خدا کو پیاری اور پسندیدہ ہے) حضور ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے ان کلمات کا ثواب لکھنے کیلئے دس فرشتے دوڑتے ہیں اور ہر ایک فرشتہ اس بات کی خواہش کرتا ہے کہ میں اس کا اجر لکھوں لیکن وہ ان کی سمجھ میں نہیں آتا کہ کس طرح لکھیں یا کس قدر لکھیں پس اس معاملہ کو اللہ تعالیٰ کی خدمت میں جو صاحب عزت ہے پیش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ

فرماتا ہے جس طرح میرے بندے نے کہا ہے اس کو لکھ لو۔ (حاکم' ابن حبان)

یعنی تم صرف کلمات لکھواور ثواب کو مجھ پر چھوڑ دو۔

﴿۱۱﴾...... حضرت ابن مسعودؓ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ جو شخص یہ دعا پڑھتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَ رْضِ عَالِمُ الْغَیْبُ وَالشَّھَادَۃِ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعْھَدُ اِلَیْکَ فِیْ ھٰذِہِ الْحَیٰوۃِ الدُّنیا اِنِّی اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیکَ لَکَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ فَاِنَّکَ اِنْ تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِی تُقَرِّبُنِی مِنَ الشَّرِّوَتُبَاعِدْنِیْ مِنَ الْخَیْرِ وَاِنِّیْ اَن اَلْقَ اِلَّا بِرَحْمَتِکَ فَاجْعَلَ لِّیْ عِنْدَکَ عَھْدًاتوَفِّیْتَہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادُ ط اس دعا پڑھنے والے کے متعلق اللہ تعالیٰ قیامت میں اپنے فرشتوں سے فرمائے گا تحقیق میرے بندے نے مجھ سے ایک عہد کیا ہے سوتم اس عہد کو پورا کرو۔ پھر اللہ تعالیٰ اس بندے کو جنت میں داخل کردے گا۔ (احمد)

﴿۱۲﴾...... حضرت ابو موسیٰؓ مرفوعاً روایت کرتے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا جب امام کہے سمع اللہ لمن حمدہ تو تم کہا کرو اَللّٰھُمَ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمَدُ بلا شک اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی وساطت سے یہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کا قول سنا جس نے اس کی تعریف کی۔

﴿۱۳﴾...... حضرت حکیم بن عبداللہ بن خطاب حضرت امام انیس سے جو صاحبزادے ہیں حضرت حسینؓ کے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا یا رسول اللہ ﷺ آیت اِنَّ اللّٰہ وَمَلٰئِکَۃِ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِی کا کیا مطلب ہے سرکار ﷺ نے فرمایا یہ بات اسرار میں سے ہے اگر تم دریافت نہ کرتے تو میں تم کو نہ بتاتا اللہ تعالیٰ نے میرے متعلق دو فرشتے مقرر کیے ہیں جس مسلمان کے سامنے میرا نام لیا جاتا ہے۔ اور وہ میرے اوپر درود پڑھتا ہے تو یہ دونوں فرشتے اس شخص کو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تیری مغفرت کرے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ان دونوں فرشتوں کے جواب میں کہتے ہیں آمین۔ (طبرانی)

اسرار یعنی اللہ تعالیٰ کے بھیدوں میں سے ایک بھید کی بات ہے۔

﴿۱۴﴾...... حضرت ابورافعؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ میرے پاس جبرئیلؑ آئے اور انہوں نے کہا کہ جب آپ کو چھینک آئے تو یوں کہا کیجئے **الحمد لله لكرمه والحمدلله كفجلاله** تو اللہ تعالیٰ آپ کے جواب میں کہے گا میرے بندے نے سچ کہا اس کی بخشش کر دی گئی۔ (ابن السنی)

﴿۱۵﴾...... حضرت ابوالدرداءؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی بندہ سبحان اللہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے سچ کہا میری پاکی اور میری حمد بیان کی تسبیح کا سوائے میرے کوئی مستحق نہیں ہے۔ (دیلمی)

﴿۱۶﴾...... حضرت جابرؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ بندہ جب کہتا ہے اے رب اے رب! تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں حاضر ہوں مانگ جو مانگے گا دیا جائے گا۔ (دیلمی)

﴿۱۷﴾...... حضرت ابوسعید اور ابوہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جس دن سخت گرمی ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اہل زمین کی طرف اپنے کان اور اپنی آنکھیں لگا دیتا ہے اور جب کوئی بندہ کہتا ہے **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه** آج کیا ہی سخت گرمی ہے **اللهم اجرنی من نار جهنم** یا اللہ مجھ کو دوزخ کی آگ سے بچا تو اللہ تعالیٰ دوزخ سے فرماتا ہے میرے بندوں میں سے ایک بندہ تیری گرمی سے پناہ مانگ رہا ہے اور میں تجھ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس بندے کو تجھ سے پناہ دیدی اور جب سخت سردی کا دن ہوتا ہے تو بھی اللہ تعالیٰ اپنی آنکھیں اور اپنے کان کو اہل زمین کی طرف متوجہ کرتا ہے اور جب کوئی بندہ کہتا ہے لا الہ الا اللہ آج کیا ہی سردی ہے۔ **اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنْ زَمْهَرِیْرِ جَهَنَّم** (یا اللہ مجھ کو دوزخ کے طبقہ زمہریر سے بچا) تو اللہ تعالیٰ دوزخ سے فرماتا ہے میرے بندیوں میں سے ایک بندہ تیرے زمہریر سے پناہ مانگ رہا ہے میں تجھ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کو تیرے زمہریر سے پناہ دیدی لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جہنم کا زمہریر کیا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا ایک مکان ہے جس میں کافر کو ڈال دیا جائے گا اور اس مکان کی سردی اور ٹھنڈک کی وجہ سے اس کے اعضا ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں گے۔ (ابن السنی، ابونعیم، ابن النجار)

﴿۱۸﴾...... حضرت جابرؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جو مسلمان

عرفات سے واپس ہو کر مزدلفہ میں قبلہ کی طرف منہ کر کے سو مرتبہ کہتا ہے لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ وَحْـدَہٗ لَاشَـرِیْکَ لَـہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ بِیَدِہِ الْخَیر وَھُوَعَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ پھر سو مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھتا ہے پھر سو مرتبہ کہتا ہے اَشْھَدُ اَنْ لَّااِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ وَحْدَہٗ لَاشَـرِیْکَ لَـہٗ وَاَنَّ مُـحَـمَّـدً اعَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ پھر سو مرتبہ کہتا ہے سُبْـحَـانَ اللّٰـہ وَالْـحَـمْـدُ لِلّٰہ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ پھر سو مرتبہ قُـلْ ھُـوَاللّٰہ پھر سو مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے اَلـلّٰھُـمَّ صَـلِّ عَـلٰی مُحَمَّدٍوَعَلٰی اٰلِ مُـحَـمَّـدٍ کَـمَـا صَـلَّـیْـتَ عَـلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ وَعَـلَـیْـنَا مَعَھُمْ تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے اس بندے کی کیا جزا ہے اس نے میری تسبیح اور تہلیل بیان کی میری بڑائی اور عظمت ظاہر کی میری بزرگی بیان کی میری تعریف کی اور میرے نبی ﷺ پر درود بھیجا اے ملائکہ تم گواہ رہو میں نے اس کی مغفرت کر دی اور اس کی شفاعت اس کی ذات کے متعلق قبول کر لی اور اگر یہ تمام اہل موقف کے لئے شفاعت کرنا چاہے تو میں اس کی شفاعت قبول کرلوں گا۔ (بیہقی)

﴿۱۹﴾...... حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک گاؤں کے آدمی کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا اے اعرابی جب تو کہتا ہے سُبْحَانَ اللّٰہ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تو نے سچ کہا ہے اور جب تو کہتا ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تو نے سچ کہا اور جب تو کہتا ہے اللہ اکبر تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تو نے سچ کہا اور جب تو کہتا ہے اَلـلّٰھُـمَّ اغْـفِـرْلِـی یعنی اے اللہ مجھ کو بخشدے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے بخش دیا۔ اور جب تو کہتا ہے اَلـلّٰھُـمَّ ارْحَمْنِی تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے رحم کیا۔ اور جب تو کہتا ہے اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِی یعنی اے اللہ مجھ کو رزق دے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے ایسا ہی کر دیا۔

(بیہقی فی شعب الایمان)

﴿۲۰﴾...... حضرت ام رافعؓ کو نبی کریم ﷺ نے خطاب کر کے فرمایا اے ام رافع جب تم نماز کا ارادہ کیا کرو تو سُبْحَانَ اللّٰہ دس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دس بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ دس بار اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ دس بار اور اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ دس بار پڑھ لیا کرو جب تم سُبْحَانَ اللّٰہ کہو گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ میرے لئے ہے اور جب تم اَلْـحَـمْـدُ لِلّٰـہ کہو گی تو اللہ تعالیٰ

فرمائیگا یہ میرے لئے ہے اور جب تم **لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـه** کہوگی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ میرے لئے ہے اور جب تم **اَللّٰـهُ اَکْبَر** کہوگی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ میرے لئے ہے اور جب تم **اَسْتَغْفِرُ اللّٰه** کہوگی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تیری مغفرت کر دی۔ (ابن السنی)

﴿۲۱﴾......حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ام سلیم کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا اے ام سلیم جب تم فرض نماز پڑھا کرو تو نماز کے بعد دس بار **سُبْحَانَ اللّٰه** دس بار **اَلْحَمْدُ لِلّٰه** دس بار **اَللّٰهُ اَکْبَر** پڑھ لیا کرو پھر اللہ تعالیٰ سے جو چاہو مانگا کرو اللہ تعالیٰ تین مرتبہ قبول کرنے کا اقرار کرتا ہے۔ (ابویعلی)

یعنی یہ وظیفہ پڑھ کے دعا مانگو گے تو قبول ہوگی۔

﴿۲۲﴾......حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذؓ سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے معاذ تم جانتے ہو **لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ** کی تفسیر کیا ہے؟ اللہ کی نافرمانی سے پھیرنے اور اللہ کی اطاعت بجالانے کی قوت اور طاقت سوائے خدا کے کسی میں نہیں یہ تفسیر مجھ سے جبرئیلؑ نے اللہ رب العزت سے سن کر بیان کی ہے۔ (دیلمی)

یعنی نافرمانی سے روکنا اور نیکی کی توفیق دینا اللہ ہی کا کام ہے۔

﴿۲۳﴾......حضرت ابوبکرؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنی امت سے کہدو کہ وہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ کو دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام اور دس مرتبہ سوتے وقت پڑھ لیا کرے سوتے وقت میں اس کو دنیا کے مصائب سے محفوظ رکھوں گا اور شام کو شیطان کے مکر سے اور صبح کو اپنے غضب سے بچاؤں گا۔ (دیلمی)

حج اور اس کے متعلقات

﴿۱﴾......حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے ارشاد فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ بندہ جس کو میں نے صحت عطا کی اور اس کے جسم کو تندرست رکھا اور اس کے رزق اور اس کی روزی میں فراخی کی اور اس پر پانچ سال گزرے مگر وہ میری

طرف نہیں آیا اور میرا مہمان نہ ہوا تو ایسا بندہ بے شک محروم ہے۔ (ابن حبان، بیہقی)

یعنی اس حالت صحت و آسانی میں پانچ سال گزرے۔

﴿۲﴾...... حضرت جابرؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ عرفہ کے دن یعنی نویں ذی الحجہ کو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نازل ہوتا ہے پھر حاجیوں کے اجتماع پر فرشتوں کے سامنے فخر کا اظہار کرتے ہوئے فرماتا ہے میرے بندوں کیطرف دیکھو وہ میرے پاس اس حال میں دور دور سے آئے ہیں کہ ان کے بال پراگندہ اور غبار آلود ہیں مجھ کو پکارتے ہوئے میرے خدمت میں حاضر ہوئے ہیں میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے ان کو بخشد یا فرشتے عرض کرتے ہیں الٰہی فلاں شخص گنہگار ہے اور فلاں مرد اور فلاں عورت بھی نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے بیشک میں نے ان سب کو بخشد یا نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ سوائے یوم عرفہ کے کوئی دن ایسا نہیں ہے جس دن لوگوں کی اتنی بڑی تعداد کو لوگوں کی دوزخ سے آزاد کیا جاتا ہے۔ (شرح السنۃ)

﴿۳﴾...... عباس بن مرداسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عرفہ کی شام کو اپنی امت کیلئے مغفرت کی دعا فرمائی تو آپ کو جواب دیا گیا میں نے تمہاری امت کو بخشد یا مگر حقوق العباد میں ظالم سے مظلوم کا حق اور اس کا بدلہ ضرور لوں گا نبی کریم ﷺ نے عرض کیا اے میرے پروردگار اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت دے کر مطمئن کر دے اور ظالم کو بخشد ے اس سوال کا کوئی جواب عرفہ کی شام کو نہیں دیا گیا پھر نبی کریم ﷺ نے مزدلفہ کی صبح کو اپنی دعا کا دوبارہ اعادہ کیا تو آپ کی دعا مظلوم کے متعلق بھی قبول کر لی گئی نبی کریم ﷺ اس پر ہنسے یا آپ نے تبسم فرمایا تو حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ نے عرض کیا ہمارے ماں باپ آپ پر سے قربان ہوں آپ کو تو کبھی اس موقعہ پر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا آپ ﷺ کو کس چیز نے ہنسایا خدا آپ ﷺ کو ہمیشہ ہنسار کھے آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کے دشمن ابلیس کو جب یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول کر لی اور میری امت کو بخش دیا تو اپنے سر میں مٹی ڈالنی شروع کی، اور چیخنا چلانا شروع کیا تو اس کی گھبراہٹ اور چیخنے چلانے پر مجھے ہنسی آ گئی (بیہقی)

مزدلفہ ایک مقام کا نام ہے جہاں حاجی عرفات سے آ کر رات بسر کرتے ہیں ہنسنے اور تبسم فرمانے میں راوی کو شک ہوا آپ کو اللہ ہنستا رکھے۔ اضحک اللہ سنک

یہ جملہ دعائیہ ہے۔

﴿۴﴾......حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں عرفہ کے علاوہ کوئی دن ایسانہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کثرت کے ساتھ اپنے بندوں کو دوزخ سے آزاد کرتا ہو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے بہت قریب ہو جاتا ہے اور ملائکہ کے سامنے فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے ان لوگوں کا ارادہ کیا ہے۔(مسلم)

یعنی دور دور سے اس حالت میں کیوں آئے ہیں۔

﴿۵﴾......حضرت جابرؓ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مدینہ کا نام طاۃ رکھا ہے۔(مسلم)

﴿۶﴾......حضرت جریر بن عبداللہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ وحی بھیجی کہ تین مقاموں سے جہاں آپ اتریں گے وہی آپ کی ہجرت کا مقام مقرر کر دیا جائے گا مدینہ یا بحرین یا تنسّرین۔(ترمذی)

یعنی ان تین بستیوں میں سے جس بستی میں تم اتر جاؤ گے وہی دارالہجرۃ ہوگا چنانچہ آپ مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہوئے اور وہی دارالہجرۃ بنا۔

﴿۷﴾......حضرت زید بن خالد نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ میرے پاس جبرئیلؑ آئے اور مجھ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ اپنے اصحاب کو حکم دیدیں کہ وہ تلبیہ بلند آواز سے پڑھا کریں کیونکہ یہ تلبیہ حج کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے۔(احمد،امام مالک،ابن حبان)

﴿۸﴾......حضرت جابرؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک کعبۃ اللہ کی زبان ہے اور دو ہونٹ ہیں اور تحقیق کعبہ نے شکایت کی پس کہا اے رب میرے مہمان اور میری زیارت کرنے والوں کی تعداد کم ہوگئی اللہ تعالیٰ نے کعبہ کی جانب وحی بھیجی کہ میں ایک ایسی مخلوق کو پیدا کرنے والا ہوں جو مجھ سے ڈرنے والی اور مجھے سجدہ کرنے والی ہوگی اور وہ تجھ سے اتنی محبت کرنے والی ہوگی جتنی کبوتری کو اپنے انڈوں سے محبت ہوتی ہے۔(طبرانی)

شاید امت محمد یہ مراد ہے ہم نے بشر کا ترجمہ یہاں مخلوق کر دیا ہے۔

﴿۹﴾ حضرت عمرؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص مال حلال کے علاوہ کسی قسم کا مال لیکر حج کو جاتا ہے اور کہتا ہی لَبَّیْکَ تو اللہ فرماتا ہے لَا لَبَّیْکَ وَلَا سَعْدَیْکَ اور تیرا حج تجھ پر رد کیا گیا ہے۔ (ابن عدی دیلمی)

یعنی حرام مال سے جو حج کیا جائے وہ مقبول نہیں ہے۔

جہاد شہادت ہجرت اور اس کے متعلقات

﴿۱﴾ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے ارشاد فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے اپنے جلال اور اپنی عزت کی قسم البتہ میں ظالم سے جلدی یا ذرا تاخیر کے ساتھ بدلہ ضرور لیتا ہوں اور بے شک میں اس شخص سے بھی بدلہ لیتا ہوں جس نے کسی مظلوم کو دیکھا اور وہ مظلوم کی مدد کرنے پر قدرت رکھتا تھا اور باوجود قدرت کے مظلوم کی مدد نہیں کی۔ (ابوالشیخ)

یعنی وہ بھی ایک قسم کا ظالم ہے جو باوجود قدرت کے مظلوم کی مدد نہ کرے۔

﴿۲﴾ حضرت ابن عمرؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندوں میں سے جو بندہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کی غرض سے نکلتا ہے میں اس کیلئے دو باتوں کا ضامن ہوتا ہوں اگر اس کو واپس لاؤں گا تو اجر وثواب یا غنیمت کے مال کے ساتھ واپس لاؤں گا اور اگر کسی کو قبض کرلوں گا تو اس کی بخشش کردوں گا۔ (نسائی)

دو باتوں میں سے ایک بات ہوگی زندہ آیا تو ثواب یا مال غنیمت لیکر آیا اور اگر شہید ہوگیا تو بخشا گیا۔

﴿۳﴾ حضرت انس بن مالکؓ کی روایت میں ہے مجاہد فی سبیل اللہ میری ضمانت میں ہے اگر اس کو قبض کرلوں گا تو جنت کا وارث بنادوں گا واپس لاؤں گا تو اجر یا مال غنیمت کے ساتھ واپس لاؤں گا۔ (بخاری)

﴿۴﴾ حضرت مسروقؒ فرماتے ہیں ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے

آیت وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتاًبَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَرَبِھِمْ یُرْزَقُوْنَ (یعنی جولوگ اللہ کی راہ میں شہید ہوئے ان کا مردہ خیال نہ کر بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس سے روزی دیے جاتے ہیں) کا مطلب دریافت کیا تو انہوں نے کہا ہم نے اس آیت کا مطلب نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ شہداء کی ارواح سبز پرندوں کے پیٹ میں رہتی ہیں ان کے لئے قندیلیں ہیں جو عرش الٰہی میں لٹکی رہتی ہیں یہ ارواح جنت میں جہاں چاہتی ہیں سیر کرتی پھرتی ہیں اوران قندیلوں میں واپس آ کرآرام کرتی ہیں ان کا پروردگار ان کی جانب متوجہ ہوکر فرماتا ہے تم کس چیز کی خواہش رکھتے ہو؟ یہ عرض کرتے ہیں کس چیز کی خواہش کا اظہار کریں حالانکہ ہم جنت میں جہاں چاہتے ہیں جاتے اللہ تعالیٰ ان سے تین مرتبہ اسی قسم کا سوال کرتے ہیں اوران سے ان کی خواہش دریافت کرتے ہیں جب وہ یہ دیکھتے ہیں کہ خداتعالیٰ کا سوال کا سلسلہ جاری ہے تو عرض کرتے ہیں اے پروردگار ہم چاہتے ہیں کہ ہماری ارواح کودوبارہ ہمارے اجسام میں لوٹا دے تاکہ تیری راہ میں دوبارہ قتل کیے جائیں پس جب پروردگار دیکھتا ہے کہ ان کی کوئی حاجت سوائے اس کے نہیں ہے تو ان کوان کی حالت پر چھوڑ دیتا ہے۔ (مسلم)

سبز پرندوں کے پیٹ میں رہتی ہیں یعنی شہدا کو جو لطیف جسم عنایت ہوتا ہے اس کی شکل یہ ہوتی ہے دوبارہ زندہ ہونے کی تمنا کرتے ہیں تاکہ شہادت کی لذت حاصل کریں اور دین کی خدمت بجالائیں ان کوان کی حالت پر چھوڑ دینے کا مطلب یہ ہے کہ سوال ترک کردینا ہے۔

﴿۵﴾......حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ تمہارے جو بھائی احد کی جنت میں شہید ہوئے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کی ارواح کو سبز پرندوں کے پیٹ میں رکھا وہ ارواح جنت کی نہروں پر جاتی ہیں اور جنت کے پھل کھاتی ہیں اوران قندیلوں میں جو عرش میں لٹکی ہوئی ہیں آ کرآرام کرتی ہیں جب ان ارواح کو کھانے پینے اور رہنے کی یہ خوبیاں معلوم ہوئیں تو انہوں نے کہا ہمارے ان بھائیوں کو جو دنیا میں ہیں یہ خبر کون پہنچائے کہ ہم زندہ ہیں تاکہ وہ بھی دنیا سے بے رغبتی کریں اور لڑائی میں سستی اور کاہلی سے کام نہ لیں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا میں تمہاری

جانب سے یہ بات ان کو پہنچا دیتا ہوں اس پر یہ آیت نازل ہوئی وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًابَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَرَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ۔ (ابوداؤ)

﴿۶﴾ ...... حضرت ابو ہریرۃؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان بندوں پر اپنی خوشی کا اظہار کرتا ہے کہ ایک دوسرے کو قتل کرے اور پھر دونوں جنت میں داخل ہو جائیں ایک اللہ کے راستہ میں لڑے اور شہید ہو جائے پھر اللہ تعالیٰ قاتل کو اسلام کی توفیق دے اور وہ مسلمان ہو کر کسی جنگ میں شہید ہو جائے۔ (بخاری، مسلم)

یعنی ایک پہلی دفعہ کافر کے ہاتھ سے شہید ہوا پھر وہ کافر مسلمان ہو کر جہاد کرنے نکلا اور شہید ہو گیا۔

﴿۷﴾ ...... حضرت ابو ہریرۃؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر اپنی خوشی اور مسرت کا اظہار کرتے ہیں جو پا بہ زنجیر جنت میں داخل کیے جاتے ہیں ایک اور روایت میں ہے جو زنجیروں سے باندھ کر جنت میں لیجائے جاتے ہیں۔ (بخاری)

یعنی کفر کی حالت میں قیدی بن کر پابجولاں آتے ہیں پھر مسلمان ہو جاتے ہیں اور جنت میں داخل ہوتے ہیں تو گویا جنت کیلئے باندھ باندھ کر لائے جاتے ہیں۔

﴿۸﴾ ...... حضرت جندب بن عبداللہؓ سے روایت ہے ارشاد فرمایا نبی کریم ﷺ نے تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص زخمی ہو گیا تھا اس نے زخموں کی تکلیف سے گھبرا کر اپنا ہاتھ چھری سے کاٹ دیا تو اس کا خون بند نہیں ہوا یہاں تک کہ مر گیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندے نے اپنی جان پر جلدی کی میں نے اس پر جنت حرام کر دی۔ (بخاری، مسلم)

﴿۹﴾ ...... حضرت عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں جو لوگ شہید ہوتے ہیں اور جو غیر شہید ہیں یعنی اپنے بچھونوں پر مرتے ہیں یہ دونوں فریق رب العزت کے سامنے طاعون سے مرنے والوں کے بارے میں جھگڑا کریں گے شہدا تو یہ کہیں گے کہ یہ ہمارے بھائی ہیں کیوں کہ یہ بھی ہماری طرح قتل کیے گئے ہیں اور غیر شہداء یہ کہیں گے کہ یہ ہمارے بھائی ہیں کیوں کہ یہ اپنے بچھونوں پر مرے ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا طاعون سے مرنے والوں کے زخم دیکھو اگر ان کے زخم شہیدوں کے زخموں کے مشابہ ہوں تو وہ ان کے ساتھ ہوں گے پس جب طاعون والوں کے زخم دیکھے جائیں گے تو

وہ شہداء کے مثل ہوں گے۔ (احمد نسائی)

بعض روایتوں میں آتا ہے کہ طاعون سے مرنے والا شہید ہے یہ روایت اس کی موید ہے۔

﴿۱۰﴾...... حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ مجھے ملے اور آپ نے فرمایا اے جابر یہ کیا بات ہے میں تم کو کچھ شکستہ خاطر اور مغموم دیکھتا ہوں میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرے والد غزوہ احد میں شہید ہو گئے ہیں اور انہوں نے کافی بال بچے چھوڑے ہیں اور کچھ قرضہ بھی چھوڑا ہے۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا میں تم کو اس بات کی بشارت نہ دوں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے باپ سے کس طرح ملاقات کی میں نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کبھی کسی سے کلام نہیں کیا، لیکن تمہارے باپ کو زندہ کر کے اپنے روبرو طلب کیا اور فرمایا اے میرے بندے اپنی خواہش بتا تاکہ پوری کردوں تمہارے باپ نے کہا اے میرے رب مجھے دوبارہ دنیاوی زندگی دید یجئے تاکہ تیری راہ میں دوبارہ قتل کیا جاؤں ارشاد ہوا اس امر کا میری طرف سے پہلے ہی اعلان ہو چکا ہے کہ مرنے والے دوبارہ دنیا میں نہیں بھیجے جائیں گے پس یہ آیت نازل ہوئی۔ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا. الآية (ترمذی)

﴿۱۱﴾...... حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس شخص نے میری میرے گھر آ کر زیارت کی یا رسول اللہ کی مسجد یا بیت المقدس میں آ کر میری زیارت کی اور مر گیا تو وہ شہید مرا۔ (دیلمی)

بیت اللہ مسجد نبوی اور بیت المقدس جانے والوں کیلئے یہ بشارت ہے یعنی جو شخص اس سفر میں مر جائے گا اس کو شہادت کا ثواب ہوگا۔

﴿۱۲﴾...... حضرت انسؓ کہتے ہیں فرمایا نبی کریم ﷺ نے ایک شخص جنتیوں سے اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا اے ابن آدم تو نے اپنے درجے اور مرتبہ کو کیسا پایا وہ عرض کرے گا اے رب مجھے بہترین مرتبہ دیا گیا ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا اپنی تمنا ظاہر کر اور کچھ مانگ وہ عرض کرے گا اے رب مجھ کو دنیا میں لوٹا دے تاکہ تیری راہ میں دس مرتبہ قتل کیا جاؤں اس کی یہ تمنا اس بنا پر ہوگی کہ وہ شہادت کے مدارج اور

مراتب کو دیکھے گا۔ (مشکوۃ)

شہدا کے مراتب کو دیکھ کر یہ خواہش کرے گا کہ بار بار اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں

﴿۱۳﴾...... حضرت ابن مسعودؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت کے دن سب سے پہلے خون کا فیصلہ کیا جائے گا ایک شخص دوسرے شخص کا ہاتھ پکڑے ہوئے حاضر ہوگا اور کہے گا اے میرے رب اس نے مجھے قتل کیا ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کس معاملہ میں تو نے اس کو قتل کیا تھا یہ عرض کرے گا میرا مقصد اس قتل سے تیری عزت کا بلند کرنا تھا اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ میرے لئے ہے ایک اور شخص دوسرے شخص کا ہاتھ پکڑ کر لائے گا اور عرض کرے گا الٰہی اس نے مجھے قتل کیا تھا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے اسے کس وجہ سے قتل کیا تھا یہ عرض کرے گا فلاں شخص کی عزت کے تحفظ کیلئے قتل کیا تھا اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ اس کیلئے ہے پس یہ قاتل گناہ کے ساتھ لوٹایا جائے گا۔ (نعیم بن حماد)

مطلب یہ ہے کہ جو قتل اللہ کے کلمہ کو بلند کرنے کے لئے کیا جائے گا وہ تو جہاد میں شمار ہوگا باقی قتل گناہ اور عذاب کا سبب ہوں گے جس طرح عبادات میں سب سے پہلے نماز کا سوال ہو گا اسی طرح معاملات میں سب سے پہلے خون کا سوال ہوگا۔

﴿۱۴﴾...... حضرت ابوہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ شہداء اللہ تعالیٰ کے پاس عرش الٰہی کے سایہ میں یاقوت کے منبروں پر ہوں گے یہ منبر مشک کے ٹیلوں پر بچھے ہوئے ہوگے اس دن سوائے عرش الٰہی کے کہیں سایہ نہ ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں نے تم سے اپنا وعدہ پورا نہیں کیا شہداء کہیں گے اے رب تو نے وعدہ وفا کر دیا۔ (عقیلی)

معاملات اور اس کے متعلقات

﴿۱﴾...... حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں ارشاد فرمایا نبی کریم ﷺ نے ایک شخص تم سے پہلے لوگوں میں تھا جب اس کے پاس ملک الموت آیا تا کہ اس کی روح قبض کرے تو اس شخص سے کہا گیا تو نے کوئی بھلا کام کیا ہے اس نے کہا مجھے معلوم نہیں پھر کہا گیا اپنے اعمال پر غور کر اس نے کہا مجھے خبر نہیں صرف اتنی بات تو مجھے یاد ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ بیع کیا کرتا تھا اور تنگدست مقروض کو معاف کر دیا کرتا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کو جنت میں داخل کر دیا۔ (بخاری)

مسلم کی روایت میں ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا معاف کرنے اور درگذر کرے کا میں زیادہ اہل ہوں اس میرے بندے سے درگذر کرو۔

مطلب یہ ہے کہ ہمارے غریب اور مفلس بندوں سے یہ درگذر کیا کرتا تھا ہم اس سے درگذر کرتے ہیں۔

﴿۲﴾...... حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تین شخص ایسے ہیں جن سے قیامت میں اللہ تعالیٰ نہ تو بات کرے گا اور نہ ان کی طرف رحمت آلود نظر سے دیکھے گا ایک وہ شخص جس نے خریدار سے کسی مال پر جھوٹی قسم کھا کر یہ کہا کہ مجھے اس مال کا اس قیمت سے زیادہ ملتا تھا جو اس وقت قیمت لگائی ہے دوسرے وہ شخص جو عصر کی نماز کے بعد جھوٹی قسم اس غرض سے کھاتا ہے کہ اس قسم کی وجہ سے کسی مسلمان کا مال مار لے' تیسرے وہ جس نے ضرورت سے زائد پانی کو روک لیا' اللہ تعالیٰ فرمائے گا جس طرح تو نے اس زائد پانی کو روکا جس میں تیری محنت کو کوئی دخل نہیں تھا اسی طرح میں نے آج اپنے فضل کو تجھ سے روک لیا۔ (بخاری)

عام دکانداروں کی عادت ہوتی ہے کہ گاہک کو دھوکا دینے کی غرض سے جھوٹی قسم کھایا کرتے ہیں عصر کی نماز کے بعد کا ذکر اس واسطے کیا کہ یہ وقت کاروبار کے ساتھ خاص ہے۔ زاید پانی سے مراد وہ پانی ہے جو موسم برسات میں عام طور پر جنگل کے گڑھوں میں جمع

ہو جاتا ہے اور برسات کے بعد لوگ اسے کھیتوں یا مویشیوں کیلئے استعمال کرتے ہیں۔ اس پانی سے اپنا کام نکال کر دوسروں کو موقعہ دینا چاہئے کیوں کہ یہ قدرتی پانی ہے اس میں کسی کی محنت و مشقت کو دخل نہیں جو شخص اس پر بلا کسی حق کے قبضہ کرے گا وہ قیامت میں خدا کے فضل سے محروم رہے گا۔

﴿۳﴾...... حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں ارشاد فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے دو شریکوں میں تیسرا شریک میں ہوتا ہوں بشرطیکہ ایک شریک دوسرے کے ساتھ خیانت نہ کرے، مگر جب ایک شریک دوسرے کے ساتھ خیانت کرتا ہے تو میں ان دونوں کے درمیان سے نکل جاتا ہوں اور شیطان آ جاتا ہے۔ (ابوداؤد رزین)

کاروبار میں دو آدمی شریک ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں بھی ان کے ساتھ شریک ہو جاتا ہوں مگر جب ایک دوسرے کے ساتھ خیانت کرتا ہے تو میں علیحدہ ہو جاتا ہوں رزین کی روایت میں اتنا زائد ہے کہ اور شیطان آ جاتا ہے یعنی ابوداؤد میں شیطان کا ذکر نہیں ہے۔

﴿۴﴾...... حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے تین شخص ایسے ہیں جن سے قیامت کے دن میں جھگڑا کروں گا۔ ایک وہ شخص جس نے میرے نام کے ساتھ عہد کیا پھر عہد شکنی اور غدر کیا۔ دوسرا وہ شخص ہے جس نے کسی آزاد آدمی کو فروخت کر کے اس کی قیمت کو کھا لیا۔ تیسرے وہ شخص جس نے ایک مزدور کو مزدوری پر لگایا اور اس سے پوری محنت اور پورا کام لیا پھر اس کی مزدوری اس کو نہیں دی۔ (بخاری)

خدا کے نام کے ساتھ عہد کیا جیسے کہا کرتے ہیں میں خدا کو درمیان دیتا ہوں یا خدا کو گواہ کر کے یہ وعدہ کرتا ہوں۔

﴿۵﴾...... حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کوئی اچھا عمل نہیں کیا تھا صرف لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور جب اپنے آدمی کو تقاضے کیلئے بھیجا کرتا تھا تو اس کو یہ ہدایت کر دیا کرتا تھا کہ جو آسانی سے وصول ہو جائے وہ لے لیجو اور جس کی وصولی مشکل ہو اس کو چھوڑ دیجیو اور درگزر کیجیو شاید اللہ تعالیٰ ہم سے بھی درگزر کرے پس جب اس شخص کا انتقال ہوا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو نے کوئی نیک

عمل کیا ہے اس نے عرض کیا میں نے کوئی نیک کام نہیں کیا' البتہ میرا ایک لڑکا ملازم تھا میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور جب میں تقاضے کیلئے بھیجتا تھا تو کہہ دیا کرتا تھا کہ جس کو ادا کرنا آسان ہو اس سے لے لیجیو اور تنگدست سے درگذر کر دیجیو شاید اللہ ہم سے بھی درگذر کرے اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے تجھ سے درگزر کیا۔ (نسائی' ابن حبان' حاکم' ابونعیم)

چونکہ قرض دے کر قرض کی وصول یابی میں نرم برتاؤ کرنے کا عادی تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس بندے سے درگزر فرما دیا یہ روایت نمبر ا میں گزر چکی ہے۔

علم اور بالمعروف

﴿۱﴾...... حضرت عائشہؓ سے روایت ہے فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی بھیجی جو طلب علم کیلئے چلا تو میں اس پر جنت کا راستہ آسان کر دوں گا اور جس کی میں نے دو آنکھیں لے لیں تو ان کے بدلے میں اس کو جنت عطا کروں گا اور علم کی زیادتی عبادت کی کثرت سے بہتر ہے اور دین کی اصل تو پرہیز گاری ہے۔ (بیہقی' فی شعب الایمان)

﴿۲﴾...... حضرت جابرؓ سے روایت ہے ارشاد فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ اللہ نے جبرئیل علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ فلاں فلاں شہر کو اس کی آبادی کے ساتھ الٹ دے حضرت جبرئیل نے عرض کیا اے پروردگار! اس شہر میں تیرا فلاں بندہ بھی ہے جس نے کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی تیری نافرمانی نہیں کی' اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس شہر کو اس شخص پر اور اس کی آبادی پر پلٹ دے کیونکہ اس شخص کا جس کا تو نے ذکر کیا ہے میری وجہ سے کبھی ایک گھڑی بھی چہرہ متغیر نہیں ہوا۔ (بیہقی)

مطلب یہ ہے کہ خود تو گناہ نہیں کرتا تھا لیکن گناہوں پر کبھی ناراضگی کا اظہار بھی نہیں کرتا تھا اور گناہ گاروں کو گناہ سے منع نہیں کرتا تھا۔

﴿۳﴾ ...... حضرت عائشہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نیک باتوں کا حکم کرواور بری باتوں سے لوگوں کو بچاؤ اس سے پیشتر کہ تم مجھ کو پکارواور میں قبول نہ کروں اور تم مجھ سے مانگواور میں تم کو نہ دوں اور تم مجھ سے طلب کرواور میں تمہاری مدد نہ کروں۔ (دیلمی)

مطلب یہ ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کام کو چھوڑ دینے کی وجہ سے میں تم سے ناراض ہو جاؤں اور تمہاری درخواست پر توجہ نہ کروں۔

﴿۴﴾ ...... ثعلبہ بن حکمؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا فیصلہ کرنے کی غرض سے جب کرسی پر جلوہ فگن ہوگا تو علماء سے فرمائے گا کہ میں نے تم کو اپنا علم اور اپنا حلم صرف اسی لئے عطا فرمایا تھا کہ میرا ارادہ یہ تھا کہ تمہاری مغفرت کروں خواہ تم کسی حالت پر بھی ہو اور مجھے کچھ پرواہ نہیں۔ (طبرانی)

یعنی تمہاری خطاؤں پر تم سے مواخذہ کئے بغیر محض علم کی برکت سے تم کو بخشدوں تو مجھے اس مغفرت پر کسی کی پروانہیں یعنی مجھ سے کوئی پوچھنے والا نہیں۔

﴿۵﴾ ...... حضرت جابرؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ قیامت میں فرمائے گا اے جماعت علماء میں نے تم کو علم اسی غرض سے دیا تھا تا کہ وہ تعلق ظاہر کروں جو مجھ کو تمہارے ساتھ ہے کھڑے ہو جاؤ میں نے تمہاری مغفرت کر دی۔ (ترغیب)

یعنی علم عطا کرنے کی وجہ یہ تھی کہ اس مخصوص تعلق کا اظہار ہو جو مجھ کو علماء کے ساتھ ہے۔

ادب

﴿۱﴾ ...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو پیدا کیا اور ان میں اپنی روح پھونکی تو ان کو چھینک آئی تو انہوں نے کہا اَلْحَمْدُلِلّٰہ۔ آدمؑ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اللہ تعالیٰ کی حمد کی خدا تعالیٰ نے جواب میں فرمایا یَرْحَمُکَ اللّٰہ یا آدم! اللہ تجھ پر رحم کرے اے آدم تم فرشتوں کی جماعت جو بیٹھی

ہے اس کے پاس جاؤ اور جا کر کہوں اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم فرشتوں نے جواب میں کہا وَ عَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہ پھر آدم لوٹ آئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تیری اور تیری اولاد کی آپس میں دعا ہے۔ (ترمذی مطولہ)

یعنی ملاقات کے وقت ایک دوسرے کو سلام علیک کیا کریں۔

﴿۲﴾......حضرت ابو ہریرہؓ کی دوسری روایت میں ہے اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو اپنی صفات پر پیدا کیا ان کا قد ساٹھ ذراع تھا جب ان کو پیدا کیا تو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ فرشتوں کی وہ جماعت جو بیٹھی ہے ان کے پاس جاؤ اور دیکھو وہ تمہارا کس طرح استقبال کرتے ہیں اور تم کو کیا دعا دیتے ہیں وہی تمہاری اور تمہاری اولاد کا باہمی تحیہ ہوگا پس آدم گئے اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم انہوں نے جواب میں کہا وَ عَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہ ملائکہ نے رحمۃ اللہ بڑھا دیا۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جو شخص جنت میں داخل ہوگا وہ حضرت آدم کی شکل و شمائل پر ہوگا اور اس کا قد ساٹھ گز لمبا ہوگا۔ مخلوق کا قد چھوٹا ہوتا گیا یہاں تک کہ اب اس حالت میں ہے۔ (بخاری، مسلم)

پہلے لوگوں کا قد نسبتاً بڑا ہوتا تھا اسی کو ساٹھ ذراع سے تعبیر کیا ہے ذراع نصف ہاتھ کا ہوتا ہے۔

﴿۳﴾......حضرت انسؓ سے روایت ہے ارشاد فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے جس شخص نے باوجود قدرت کے خمر یعنی شراب کو ترک کر دیا تو میں اس کو خطیرۃ القدس (خطیرۃ القدس ایک خاص مقام کا نام ہے جہاں اہل جنت کی مہمانی ہوگی) سے پلاؤں گا اور جس شخص نے باوجود قدرت کے ریشمی لباس ترک کیا تو میں اس کو خطیرہ القدس میں کپڑے پہناوں گا۔ (بزاز)

﴿۴﴾......حضرت یحییٰ بن سعیدؒ سے روایت ہے کہ انہوں نے سعید بن مسیّب سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ حضرت ابراہیم خلیل الرحمانؑ لوگوں میں سے پہلے ہیں جنہوں نے مہمان کی مہمان نوازی کی اور جنہوں نے ختنہ کیا اور لوگوں میں سے پہلے ہیں جنہوں نے مونچھیں اور لبیں کتروائیں اور لوگوں میں سے پہلے وہ ہیں جنہوں نے بڑھاپا دیکھا انہوں نے عرض کیا اے رب یہ کیا ہے؟ فرمایا یہ وقار اور بزرگی کا سبب ہے انہوں نے

کہ اے رب میرے وقار میں زیادتی کیجئے۔ (مالک)

حضرت ابراہیمؑ ان کاموں میں پہلے بزرگ ہیں جنہوں نے مہمان نوازی، ختنہ اور مونچھیں کتروانے کی رسم ادا کی بڑھاپے کو وقار فرمایا کیوں کہ بڑھاپا لہوولعب اور معاصی سے باز رکھتا ہے۔

﴿۵﴾...... حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو تمام عالموں کے واسطے رحمت کا سبب اور تمام عالموں کے واسطے ہدایت کا سبب بنا کر بھیجا ہے اور میرے رب نے مجھ کو یہ حکم دیا ہے کہ میں مزامیر اور باجوں کو مٹادوں اور مجھ کو حکم دیا ہے کہ بتوں اور چلیپاؤں اور جاہلیت کی باتوں کو مٹادوں اور میرے رب نے اپنی عزت کی قسم کھا کر یہ بات کہی ہے کہ میرے بندوں سے کوئی بندہ اگر ایک گھونٹ بھی شراب کا پیئے گا تو اس کو اس کی مثل دوزخیوں کی پیپ پلاؤں گا اور جو شخص شراب کو میری وجہ اور میرے خوف سے ترک کردے گا تو اس کو پاکیزہ حوضوں سے پلاؤں گا یعنی شراب طہور۔ (احمد)

﴿۶﴾...... حضرت ابوہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان سے بڑھ کر کون ظالم ہوسکتا ہے جو میری پیدائش کی مانند بناتے ہیں وہ اگر بنا سکتے ہیں تو ایک چیونٹی یا ایک دانہ یا ایک جو بنا کر دکھائیں۔ (بخاری)

مطلب یہ ہے کہ تصویر بناتے ہیں اگر بنانا چاہتے ہیں تو کسی چیز کو پیدا کر کے دکھائیں ہم نے ذرہ کا ترجمہ چیونٹی کر دیا ہے۔

تواضع، تکبر، ظلم اور صلہ رحمی!

﴿۱﴾...... حضرت عمر بن الخطابؓ سے مرفوعاً روایت ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس شخص نے میرے لئے تواضع کی حضرت عمرؓ نے اپنی ہتھیلی نیچی کر کے دکھائی میں اس کو بلند کرتا ہوں پھر اپنی ہتھیلی کو آسمان کی طرف کر کے اونچا کیا اور کہا اس طرح۔ (احمد بزاز) .

یعنی جو میرے لئے تواضع کرتا ہے میں اس کا مرتبہ بلند کرتا ہوں حضرت عمرؓ جب اس روایت کو بیان کرتے تھے تو تواضع کے الفاظ کے ساتھ اپنی ہتھیلی کو جھکاتے جھکاتے زمین سے قریب کر دیا کرتے تھے اور جب بلندی کا ذکر کرتے تھے تو ہتھیلی کا رخ آسمان کی طرف پلٹ کر اونچا کر دیا کرتے تھے۔

مطلب یہ تھا کہ اس طرح جو شخص جھکتا ہے خدائے تعالیٰ اس کو اس طرح اونچا کر دیتا ہے۔

﴿۲﴾......حضرت عیاضؓ بن حمار المجاشعیؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی کی ہے کہ اس قدر تواضع اختیار کرو کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے اور نہ کوئی کسی پر ظلم کرے۔ (الاتحاف السنیہ)

﴿۳﴾......حضرت ابو سعید اور ابو ہریرہؓ دونوں نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عزت میری نیچے کی چادر اور کبریائی میری اوپر کی چادر ہے جو شخص ان چادروں میں مجھ سے کھینچا تانی کرے گا میں اس کو عذاب کروں گا۔ (مسلم)

یعنی یہ دونوں میری مخصوص صفتیں ہیں جو ان کو اختیار کرے گا وہ عذاب کا مستحق ہوگا۔

﴿۴﴾......حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت میں یوں ہے عظمت و کبریائی میری نیچے اوپر کی دو چادریں ہیں جو شخص ان میں چھینا جھپٹی کرے گا میں اس کو آگ میں ڈال دوں گا۔
(ابن حبان)

﴿۵﴾......حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت میں یوں ہے کہ ارشاد فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا جب خلقت کو پیدا کر چکا تو رحم (بچہ دانی) کھڑا ہوا اور اس نے رحمٰن کی کمر پکڑ لی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ٹھہر! اس نے عرض کیا یہ اس پناہ مانگنے والے کی جگہ ہے جو قطع رحمی یعنی رشتہ توڑنے سے پناہ مانگتا ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کیا تو اس بات سے راضی نہیں ہے کہ میں اپنی رحمت سے اس کو ملاؤں جو تجھ کو ملائے اور اس کو قطع کروں جو تجھ کو قطع کرے۔ رحم نے عرض کیا میں راضی ہو فرمایا ایسا ہی ہوگا۔ (بخاری)

حقوی ازار بند باندھنے کی جگہ کو کہتے ہیں اہل عرب کا قاعدہ ہے کہ جب کسی شخص سے فریاد کرنی ہوتی ہے تو اس کے ازار کا کونا پکڑ لیا کرتے ہیں اس حدیث میں اسی فریاد کو

حقوی الرحمٰن کے الفاظ سے ذکر کیا ہے یعنی جب خلقت کو پیدا کیا تو رحم یعنی رشتہ ناتہ فریادی بن کر کھڑا ہوا۔

﴿۶﴾...... حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے رحم یعنی رشتہ اللہ تعالیٰ کے نام رحمان سے مشتق ہے پس اللہ تعالیٰ نے رحم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے جو تجھ کو ملائے گا اس کو میں اپنی رحمت سے ملاؤں گا اور جو تجھ کو قطع کرے گا میں اس کو قطع کروں گا۔ (بخاری)

﴿۷﴾...... حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اللہ ہوں میں رحمان ہوں میں نے رحم کو پیدا کیا ہے اور اس کا نام اپنے نام سے نکالا ہے جس نے اس کو ملایا اس کو میں ملاؤں گا جس نے اس کو توڑا میں اس سے توڑوں گا۔ (ابوداؤد)

یعنی علاقہ رحمت

﴿۸﴾...... حضرت ابن عباسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اس شخص کی نماز کو قبول کرتا ہوں جو میری عظمت کے مقابلہ میں تواضع کرتا ہے اور میری مخلوق کے مقابلہ میں بڑائی اور بلندی نہیں ظاہر کرتا ہے اور کوئی رات ایسی نہیں گزارتا جس میں وہ گناہ پر اصرار کرنے والا ہو اور کسی دن میرے ذکر کو قطع نہ کرتا ہو مسکین مسافر اور بیوہ پر رحم کرتا ہے اور مصیبت زدہ پر رحم کرتا ہے یہ وہ شخص ہے جس کا نور آفتاب کے نور کی مثل ہے میں اس شخص کی اپنی عزت کے دامنوں میں حفاظت کرتا ہوں اور میرے فرشتے اس کی حفاظت کرتے رہتے ہیں۔ میں تاریکیوں میں اس کیلئے نور پیدا کر دیتا ہوں۔ اور غصہ اور جہالت کے وقت اس میں حلم پیدا کر دیتا ہوں اس کی مثال میری مخلوق میں ایسی ہے۔ جیسے جنتوں میں جنت الفردوس کی۔ (بزاز)

یعنی اس کا مخلوق میں بڑا درجہ ہوتا ہے۔

﴿۹﴾...... حضرت علیؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا غصہ اس شخص پر بہت ہوتا ہے جو ایسے آدمی پر ظلم کرتا ہے جس کا میرے سوا کوئی مدد کرنے والا نہیں ہوتا۔ (طبرانی فی الکبیر)

یعنی بے وارث جس کا ظاہر میں کوئی حمایتی نہ ہو۔

﴿۱۰﴾...... حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ سے فرمایا بھلائی اور خیر اپنی امت میں سے ان لوگوں کے پاس تلاش کرو جو رحمدل ہوں اور انہی کے پاس زندگی بسر کرو کیوں کہ ان میں میری رحمت موجود ہوتی ہے اور ان لوگوں میں جو سخت دل ہوں ان کے پاس بھلائی مت تلاش کرو کیونکہ ان میں میرا غصہ اور غضب ہوتا ہے۔ (قضائی)

﴿۱۱﴾...... حضرت انسؓ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں ہی تمام قوتوں کا مالک ہوں جو شخص دونوں جہاں میں عزت چاہتا ہے اس کو غالب اور قوی تر کی فرمانبرداری کرنی چاہئے۔ (خطیب بغدادی)

﴿۱۲﴾...... حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس نے میرے لئے نرمی اختیار کی اور میرے لئے تواضع کی اور میری زمین میں تکبر نہیں کیا تو میں اس کو بلند کروں گا یہاں تک کہ اس کو علیین میں پہنچا دوں گا۔ (ابونعیم)

علیین بلند مقام کا نام ہے۔

﴿۱۳﴾...... حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم ﷺ نے تکبر سے بچو جو بندہ ہمیشہ تکبر کرتا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس بندے کا نام سرکشوں میں لکھدو۔ (ابن عدی)

یعنی تکبر کا خوگر انجام کار نافرمانوں اور سرکشوں میں لکھدیا جاتا ہے۔

﴿۱۴﴾...... حضرت انسؓ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے مخاطب تو ایک شخص کے خلاف اس لئے بددعا کرتا ہے کہ تو نے اس پر ظلم کیا ہے جب ایسا موقعہ ہوتا ہے تو میں اگر چاہتا ہوں تیری دعا بھی قبول کر لیتا ہوں اور تیرے مخالف کی بددعا بھی تیرے خلاف قبول کر لیتا ہوں اور اگر میں چاہوں تو تم دونوں کو قیامت تک کے لئے مؤخر کر دوں اور قیامت میں اپنی وسعت عفو سے دونوں کے ساتھ معاملہ کروں۔ (حاکم)

یعنی میری مشیت پر موقوف ہے دونوں باتوں میں سے کوئی ایک بات کروں ایک کو دوسرے کی بددعا سے ہلاک کر دوں یا دونوں کی مغفرت کر دوں۔

﴿۱۵﴾......حضرت ابن عباسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے رشتہ ناتہ والوں کے ساتھ میل جول رکھا کرو۔ یہ چیز دنیا میں تم کو مضبوط کرنے والی ہے اور آخرت میں تمہارے لئے بہتر ہے۔(عبد بن حمید)

﴿۱۶﴾......حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے جس چیز کا تم کو امر کیا تھا اور جس چیز کا تم سے عہد لیا تھا اس کو تم نے ضائع کر دیا اور تم نے اپنے نسبوں کو بلند کیا آج میں اپنے نسب کو بلند کروں گا اور تمہارے نسبوں کو پست کر دوں گا۔ متقی اور پرہیز گار لوگ کہاں ہیں۔ بیشک اللہ کے نزدیک وہی شریف ہے جو تم میں سے پرہیز گار ہے۔(بیہقی)

﴿۱۷﴾......حضرت ابو الدرداءؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب کسی بندے پر ظلم کیا جاتا ہے اور وہ بدلہ لینے کی طاقت نہیں رکھتا اور نہ کوئی شخص اس مظلوم کا مددگار ہوتا ہے اور وہ آسمان کی طرف منہ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے بندے میں حاضر ہوں اور میں تیری مدد کروں گا۔ یہ مدد جلدی ہو یا کسی قدر تاخیر سے ہو۔
(دیلمی)

امت محمدیہ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام کا ثواب

﴿۱﴾......حضرت ام درداءؓ فرماتی ہیں میں نے ابو درداءؓ سے سنا ہے وہ کہتے تھے میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ ارشاد فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے فرمایا میں تمہارے بعد ایک ایسی امت پیدا کرنے والا ہوں کہ جب اس کو وہ بات حاصل ہو جس کو وہ پسند کرتی ہو تو وہ اللہ کی حمد و ثنا بیان کرے گی اور جب اس کو کوئی ایسی چیز پہنچے گی جس کو وہ ناپسند کرتی ہے تو اس پر ثواب کی امید رکھے گی اور صبر کرے گی اور حال یہ ہے کہ ان کو عقل اور حلم یعنی بردباری نہ ہوگی پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا الٰہی یہ

کیوں کر ہوگا جب ان کو عقل اور تحمل نہ ہوگا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں ان کو اپنے علم اور حلم سے تحمل دوں گا۔ (بیہقی فی شعب الایمان)

یعنی برداشت کی طاقت میں عطا کروں گا ورنہ پریشانی میں عقل کہاں ٹھکانے رہتی ہے۔

﴿۲﴾...... حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو سمیٹ دیا تو میں نے زمین کی مشرق اور مغرب کے تمام حصّے دیکھے اور بیشک میری امت کی سلطنت اس زمین پر ہونے والی ہے جو مجھ کو دکھائی گئی ہے اور مجھ کو دو خزانے سرخ اور سفید رنگ کے دیئے گئے اور میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے متعلق سوال کیا کہ اس کو عام قحط سے ہلاک نہ کیا جائے اور میں نے یہ بھی کہا کہ میری امت پر سوائے میری امت کے کسی ان کے دشمن کو ان پر مسلط نہ کیا جائے کہ وہ دشمن ان کے ملک اور ان کے مقام سلطنت کو اپنے لئے مباح کرلے اور میرے رب نے ارشاد فرمایا' اے محمد ﷺ جب میں کسی امر کا حکم کرتا ہوں پھر وہ واپس نہیں کیا جاتا بے شک میں نے تیری امت کیلئے یہ بات تجھ کو دیدی کہ ان کو عام قحط سے ہلاک نہ کروں گا اور ان پر کسی دشمن کو مسلمانوں کے سوا مسلط نہ کروں گا کہ وہ ان کے مقام سلطنت کو اپنے لئے مباح جانے اگر چہ ان پر وہ لوگ اکٹھے ہو جائیں جو زمین کے اطراف میں آباد ہیں یہاں تک کہ بعض ان کے ہلاک کریں بعض کو اور بعض ان کے قید کریں بعض کو۔ (مسلم)

مطلب یہ ہے کہ دونوں باتیں منظور کرلی گئیں' عام امت کو قحط سے بھی محفوظ رکھا جائے گا اور عام امت پر دشمن کو بھی مسلط نہ کیا جائے گا خواہ روئے زمین کی تمام قومیں اس امر کی خواہش کریں اور جمع ہو جائیں۔

﴿۳﴾...... حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ تمہاری مدت زندگی پہلی امتوں کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے عصر کے وقت سے غروب آفتاب تک کا وقت ہوتا ہے اور یہود و نصاریٰ کے مقابلہ میں تمہاری مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے مزدوروں سے یہ کہہ کر مزدوری ٹھہرائی کہ کون ہے جو دوپہر تک ایک ایک قیراط پر کام کرے چنانچہ یہود نے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر کام کیا پھر اس نے کہا کون شخص ہے جو

عصر کے وقت تک ایک ایک قیراط پر کام کرے تو نصاریٰ نے دو پہر سے لے کر عصر کے وقت تک ایک ایک قیراط پر کام کیا پھر اس نے کہا کون ہے جو عصر سے مغرب تک دو دو قیراط پر کام کرے سو خبر دار ہو کہ تم وہ ہو جنہوں نے عصر سے مغرب تک دو دو قیراط یعنی دگنی مزدوری پر کام کیا آگاہ ہو! تم کو دوہرا اجر عطا ہوگا اس پر یہود و نصاریٰ بگڑ گئے اور انہوں نے کہا ہمارا کام زیادہ اور مزدوری کم تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا میں نے تمہارے مقررہ اور طے شدہ حق میں کوئی ناانصافی اور ظلم کیا؟ انہوں نے جواب دیا نہیں تو حضرت رب العزت نے فرمایا پھر تمہیں کیا اعتراض ہے وہ میرا فضل ہے چاہے جس کو زیادہ دیدوں۔ (بخاری)

چونکہ اس امت کی عمریں بھی پہلی امتوں کے مقابلہ میں کم ہیں اس لئے عصر سے مغرب تک کی مثال فرمائی' عمریں کم ہیں مگر اجر زیادہ ہے۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَفَضْلِہٖ

﴿۴﴾...... حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا بندہ مومن مجھے اپنے بعض فرشتوں سے زیادہ محبوب ہے۔ (جامع صغیر)

﴿۵﴾...... حضرت کعبؓ فرماتے ہیں ہم نے تورات میں لکھا ہوا دیکھا ہے محمد رسول اللہ ﷺ میرے پسندیدہ بندے ہیں نہ سخت زبان ہیں اور نہ سخت دل وہ کسی برائی کے بدلے میں برائی نہیں کریں گے بلکہ برائی کے جواب میں ان کے عام عادت معافی اور بخشش کی ہوگی' ان کی پیدائش کی جگہ مکہ اور ان کی ہجرت کا مقام طیبہ ہوگا ان کی سلطنت شام میں ہوگی' ان کی امت تعریف کرنے والی ہوگی جو اللہ تعالیٰ کی خوشی اور رنج دونوں میں تعریف کرے گی ان کی امت جب کسی وادی اور نشیب میں داخل ہوگی تو الحمد للہ کہے گی اور جب کسی بلند اور اونچے مقام پر چڑھے گی تو اللہ اکبر کہی گی' اُن کی اُمت آفتاب کی گردش اور عروج و زوال کا خاص طور پر خیال رکھے گی' جب نماز کا وقت ہوگا تو نماز ادا کرے گی' ان کی ازار ٹخنوں سے اونچی نصف پنڈلی تک ہوگی۔ وضو میں اپنے جسم کے اطراف دھوئیں گے' ایک پکارنے والا آسمان سے ندا کرے گا کہ اس امت کی نماز میں اور میدان جہاد میں صفوں کی حالت یکساں ہے۔ ان کی یعنی امت محمدیہ کی رات میں ایک ہلکی سی آواز ہوگی جیسے شہد کی مکھیوں کی آواز ہوا کرتی ہے۔ (مصابیح)

تورات میں نبی کریم ﷺ کے متعلق جو پیشین گوئی ہے اسی میں آپ کی امت کے بھی بعض اوصاف ذکر کئے گئے ہیں یعنی آفتاب کی رعایت کریں گے چونکہ ان کی نماز کے اوقات آفتاب کے طلوع اور غروب اور زوال کے ساتھ مقرر کئے جائیں گے اس لئے آفتاب کی گردش پر نگاہ رکھیں گے وضو میں جسم کے اطراف دھوئیں گے یعنی ہاتھ پاؤں منہ وغیرہ جس طرح نماز میں ایک سے ایک ملکر کھڑے ہوتے ہیں اسی طرح میدان جہاد میں بھی ان کی صف ہوگی رات کی آواز سے مراد تہجد کی نماز اور شب کی گریہ وزاری ہے ملک شام کی سلطنت سے مطلب یہ ہے کہ ابتدائی حکومت اور سلطنت کا مرکز ملک شام میں قائم ہوگا۔

﴿۶﴾...... حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت کے دن ایک پکارنے والا عرش الٰہی سے پکارے گا اے امت محمد یہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو میرے حقوق تمہاری جانب تھے وہ میں نے تم کو ہبہ کردیئے اب تمہارے باہمی حقوق رہ گئے ہیں ان کو تم ایک دوسرے کو معاف کردو اور میری رحمت کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔
(ابراہیم المقری فی البقرہ)

﴿۷﴾...... حضرت ام ہانیؓ نبی کریم سے روایت کرتی ہیں ایک پکارنے والا پکارے گا اے اہل توحید آپس میں ایک دوسرے کو معاف کردو اور اس کا بدلہ میرے ذمے ہے۔(طبرانی)

یعنی اگر کوئی اپنا حق معاف کردے گا تو میں اس کو ثواب دوں گا۔

انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کا ذکر

﴿۱﴾...... حضرت جابرؓ سے راویت ہے کہ فرمایا نبی کریم ﷺ نے جب اللہ تعالیٰ نے آدمؑ اور ان کی ذریت کو پیدا کیا تو فرشتوں نے عرض کیا اے رب تونے اس مخلوق کو پیدا کیا ہے یہ مخلوق کھائے گی پیئے گی، نکاح کرے گی، سوار ہوگی تو اے خدا ان کیلئے صرف دنیا ہی کردے اور ہمارے لئے صرف آخرت کردے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس مخلوق کو میں نے اپنے ہاتھ سے بنایا ہے اور جس میں میں نے اپنی روح پھونکی ہے اس مخلوق کو اس مخلوق کی

مثل نہیں کروں گا جن کو میں نے کہا ہو وہ ہو گئی۔ (بیہقی)

یعنی فرشتوں نے جب دیکھا کہ انسان کھانے پینے وغیرہ کا محتاج ہے تو اس تقسیم کا مطالبہ کیا' اللہ تعالیٰ نے انسان کی شرافت کا ان پر اظہار کیا کہ اس کو میں نے اپنی قدرت کے ہاتھوں سے بنایا ہے یعنی صفت جلال و جمال دونوں کا مظہر ہے پھر اس میں اپنی روح پھونکی ہے یعنی اپنی خاص صفات سے اس کو ممتاز کیا ہے یہ آخرت اور دنیا دونوں کا حقدار ہے اور تم عام مخلوق کی طرح لفظ کن سے پیدا ہوئے ہو کہ جب ہم نے کہا کن فکان یعنی پیدا ہو وہ ہو گئی۔

﴿۲﴾...... حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ فرمایا نبی کریم ﷺ نے قیامت کے دن حضرت نوح علیہ السلام بلائے جائیں گے اور ان سے دریافت کیا جائے گا تم نے میرے احکام پہنچائے وہ عرض کریں گے ہاں اے رب' پھر ان کی امت سے سوال کیا جائے گا تم کو میرے احکام پہنچے وہ کہیں گے ہمارے پاس تو کوئی پیغمبر نہیں آیا پھر حضرت نوحؑ سے کہا جائے گا تمہارے گواہ کون لوگ ہیں' وہ کہیں گے محمد ﷺ اور ان کی امت پھر فرمایا نبی کریم ﷺ نے تم بلائے جاؤ گے اور تم اس بات کی شہادت دو گے کہ بیشک حضرت نوحؑ نے تیرا پیغام تیرے بندوں کو پہنچایا تھا' پھر آپ نے یہ آیت پڑھی وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا (بخاری)

(یعنی تم کو ہم نے امت عادلہ بنایا ہے تا کہ تم لوگوں پر شہادت دے سکو اور تمہاری توثیق اور صداقت پر رسول گواہ ہو) مطلب یہ ہے کہ چونکہ قران میں حضرت نوحؑ کا ذکر ہے اور ان کی تبلیغ کی تفصیل ہے اس لئے مسلمان حضرت نوحؑ کے حق میں گواہی دیں گے اور پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام اپنی امت کی صداقت پر شہادت دیں گے۔

﴿۳﴾...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے ایک دن حضرت ایوب علیہ السلام برہنہ غسل کر رہے تھے اس حالت میں ان پر سونے کی ٹڈیاں گرنے لگیں' حضرت ایوب علیہ السلام ان سونے کی ٹڈیوں کو اپنے کپڑے میں سمیٹنے لگے پس حضرت ایوبؑ کے رب نے ان کو پکارا اے ایوب کیا میں نے تم کو اس چیز سے جو تم دیکھتے ہو مستغنی اور [illegible] نہیں بنایا حضرت ایوبؑ نے عرض کیا' لیکن آپ کی عطا اور برکت سے میں مستغنی نہیں ہوں۔ (بخاری)

یعنی باوجود سب کچھ عطا کر دینے کے پھر اگر آپ اور دیں تو آپ کی عطا سے کس طرح بے نیاز ہو سکتا ہوں۔

﴿۴﴾...... حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ موسیٰ بن عمران کے پاس ملک الموت آئے اور کہا اپنے رب کا حکم قبول کرو یعنی جان میرے حوالے کیجئے حضرت موسیٰؑ نے ملک الموت کی آنکھ پر ایک طمانچہ مارا اور آنکھ کو پھوڑ دیا حضرت ملک الموت واپس گئے اور حضرت حق سے عرض کیا' آپ نے مجھے اپنے ایسے بندے کے پاس بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا اور اس نے میری آنکھ پھوڑ ڈالی اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کی آنکھ کو لوٹا دیا اور فرمایا میرے بندے کے پاس پھر جاؤ اور ان سے کہو' کیا تم زندہ رہنا چاہتے ہو' اگر زندہ رہنا چاہتے ہو تو ایک بیل کی پیٹھ پر ہاتھ رکھدو' تمہارے ہاتھ کے نیچے جس قدر بال آ جائیں گے اتنی سال تک تم اور زندہ رہو گے حضرت موسیٰؑ نے کہا اس کے بعد کیا ہوگا ملک الموت نے کہا' پھر مرو گے حضرت موسیٰؑ نے کہا پس میں نے ابھی موت اختیار کر لی اے میرے رب مجھ کو بیت المقدس سے ایک پتھر پھینکنے کی مقدار قریب کر دے نبی کریم ﷺ نے فرمایا خدا کی قسم اگر میں بیت المقدس کے قریب ہوتا تو تم کو حضرت موسیٰ کی قبر دکھا دیتا جو راستے سے ایک طرف کو سرخ ٹیلے کے پاس ہے۔ (بخاری)

حضرت موسیٰؑ کا غصہ تو مشہور ہی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابتداء ملک الموت انسانی شکل میں ان کے پاس آئے اور وہ یہ نہیں سمجھے کہ یہ ملک الموت ہیں اس لئے انہوں نے ایک طمانچہ مار دیا' آنکھ کو لوٹا دیا یعنی جو آنکھ حضرت موسیٰؑ کے طمانچہ مارنے پھوٹی تھی وہ صحیح ہو گئی' پتھر پھینکنے کی مقدار سے فاصلہ بنایا کہ ایک آدمی پتھر پھینکے تو جتنی دور وہ پتھر جا کر پڑے اتنے ہی فاصلہ پر پہنچا دیجئے۔

﴿۵﴾...... حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ چیونٹی نے نبیوں میں سے کسی نبی کو کاٹ لیا تھا' اس نبی نے حکم دیا اور تمام چیونٹیاں جلوا دی گئیں اللہ تعالیٰ نے اس نبی کی طرف وحی بھیجی کہ تم نے ایک چیونٹی کے کاٹنے پر ایک ایسی مخلوق کو جلوا ڈالا' جو خدا کی پاکی بیان کیا کرتی ہے۔ (بخاری)

یعنی ایک چیونٹی کے کاٹنے پر وہاں جس قدر چیونٹیاں تھیں ان کو جلوا دیا۔ اللہ

تعالیٰ نے فرمایا چیونٹیاں ہماری تسبیح کرتی ہیں، تم نے ایک ایسی مخلوق کو بے گناہ کیوں سزا دی جو ذکر الٰہی کیا کرتی ہے۔

﴿۶﴾...... حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے کسی بندے کو یہ مناسب نہیں کہ یونس بن متی سے اپنے کو بہتر کہے۔ (مسلم)

یعنی کوئی نبی کسی درجے کا بھی ہو اس سے اپنے کو اچھا نہیں کہنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کا ہر پیغمبر غیر پیغمبر سے افضل اور اعلیٰ ہے۔

﴿۷﴾...... حضرت عطاء بن یسارؓ فرماتے ہیں مجھے عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے ملاقات کا اتفاق ہوا تو میں نے ان سے عرض کیا مجھے بتایئے کہ رسول اللہ ﷺ کا ذکر تورات میں کس طرح آیا ہے، انہوں نے فرمایا اچھا خدا کی قسم تورات میں آپ کی بعض ایسی صفات کا ذکر ہے جو وصف آپ کے قرآن میں بھی مذکور ہیں، اے نبی میں نے تم کو شاہد اور مبشر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے اور امیوں کیلئے حفاظت کرنے والا بنا کر بھیجا ہے تو میرا بندہ ہے اور میرا رسول ہے میں نے تیرا نام متوکل رکھا ہے، نہ سخت کلام ہے اور نہ سنگدل ہے اور نہ بازاروں میں غل مچانے والا، اور نہ برائی کا بدلہ برائی کے ساتھ لینے والا ہے بلکہ معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے اللہ تعالیٰ اس کو اس وقت تک وفات نہیں دے گا جب تک وہ ملت ابراہیمی کو درست اور صحیح نہیں کر دے گا، اس طرح کہ لوگ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھنے لگیں اور اس کلمہ کی وجہ سے اندھی آنکھیں روشن ہو جائیں اور بہرے کان کھل جائیں اور پردے پڑے ہوئے دل کھل جائیں۔ (بخاری)

دارمی نے اس روایت کو عبداللہ بن سلام سے نقل کیا ہے۔ شاہد کا مطلب یہ ہے کہ اپنی امت کے حق میں گواہ ہوں گے، مبشر خوشخبری دینے والے نذیر ڈرانے والے نبی کریم ﷺ کی تقریباً یہ وہ صفات ہیں جو قرآن اور تورات دونوں میں یکساں ہیں۔

﴿۸﴾...... حضرت علی کرم اللہ وجہہ ایک یہودی عالم کا جو مسلمان ہو گیا تھا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ آپ کا تذکرہ تورات میں اس طرح ہے، محمد ﷺ عبداللہ کے بیٹے ہیں اُن کی پیدائش کی جگہ مکہ ہے ہجرت کی جگہ طیبہ ہے اور ان کی سلطنت ملک شام میں ہوگی، وہ نہ سخت کلام ہے اور نہ سخت دل نہ بازاروں

میں بلند آواز سے بولنے والا' فحش اور بری وضع رکھنے والا اور نہ بیہودہ گو ہوگا۔ (بیہقی)

﴿۹﴾...... حضرت عائشہؓ کہتی ہیں فرمایا نبی کریم ﷺ نے اے عائشہ اگر میں چاہوں تو سونے کے پہاڑ میرے ہمراہ چلیں (یعنی اس قدر مالدار ہو جاؤں مگر میں نے اس کو پسند نہیں) میرے پاس ایک فرشتہ آیا جس کی کمر کعبہ کے برابر تھی اس نے کہا آپ کا رب آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے اگر آپ چاہیں تو بندگی کرنے والے پیغمبر ہوں اور چاہیں تو صاحب سلطنت پیغمبر ہوں میں نے سوال کا جواب دینے سے پیشتر حضرت جبرئیلؑ کی طرف دیکھا تو انہون نے کہا اپنے نفس کو پست کیجئے تو میں نے کہا بندگی کرنے والا نبی حضرت ابن عباس کی روایت میں ہے کہ میں نے حضرت جبرئیلؑ کی طرف مشورے کی غرض سے دیکھا تو انہوں نے مجھے مشورہ دیا کہ تواضع اختیار کیجئے تو میں نے اس فرشتے کے جواب میں کہا بندگی کرنیوالا نبی' حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں اس واقعہ کے بعد سے نبی کریم ﷺ تکیہ لگا کر کھانا نہ کھاتے تھے اور فرماتے تھے میں اس طرح کھانا کھاتا ہوں جیسے ایک غلام کھایا کرتا ہے اور اس طرح بیٹھتا ہوں جس طرح ایک غلام بیٹھتا ہے۔ (شرح السنۃ)

﴿۱۰﴾...... حضرت انسؓ مالک بن صعصعہؓ سے معراج کی ایک طویل روایت نقل کرتے ہیں اس روایت میں ہے کہ جب پانچ وقت کی نماز مقرر ہوئی اور میں وہاں سے چلا تو ایک پکارنے والے نے ندا کی میں نے اپنا فرض پورا کیا اور اپنے بندوں سے میں نے تخفیف کر دی۔ (بخاری و مسلم)

یعنی پچاس نمازوں کی تعداد کم کر کے پانچ کر دی اور ثواب چونکہ پچاس کا رہا اس لئے جو فرض کیا تھا وہ بھی پورا ہو گیا۔

﴿۱۱﴾...... حضرت ثابت بنانی حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے واقعہ معراج کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے پاس براق لایا گیا وہ ایک چوپایہ تھا جس کا رنگ سفید تھا اس کا قد لمبا تھا گدھے سے ذرا بڑا اور خچر سے قدرے چھوٹا تھا۔ تیز رفتاری کا یہ عالم تھا کہ اس کا قدم اتنی دور پڑتا تھا جہاں تک انسان کی نگاہ پہنچتی ہے میں اس پر سوا ہوا یہاں تک کہ بیت المقدس پہنچا اور میں نے براق کو اس حلقہ سے باندھا جس سے انبیاء کی سواریاں باندھی جاتی تھیں پھر میں مسجد اقصی میں داخل ہوا میں نے دو رکعتیں وہاں

پڑھیں پھر میں نکلا حضرت جبرئیل نے دو برتن میرے روبرو پیش کیے ایک میں دودھ تھا اور ایک میں شراب تھی میں نے دودھ کا برتن اختیار کر لیا حضرت جبرئیل نے فرمایا آپ نے فطرت کو اختیار کیا پھر ہم آسمان کی طرف بلند ہوئے اسی حدیث میں مختلف آسمانوں پر جانے اور مختلف پیغمبروں سے ملاقات کا ذکر ہے ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیمؑ کی ملاقات کا ذکر ہے اسی روایت میں سدرۃ المنتہٰی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا خدا کی مخلوق میں کوئی ایسا نہیں ہے جو سدرۃ المنتہی کی خوبیاں بیان کرنے کی طاقت رکھتا ہو۔ پھر آپ نے فرمایا میری جانب وحی کی گئی جو کچھ بھی کی گئی اور مجھ پر ہر رات اور دن میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں جب میں واپس ہوا تو حضرت موسیٰؑ کے پاس پہنچا' انہوں نے فرمایا آپ کے رب نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا؟ میں نے کہا ہر رات دن میں پچاس نمازیں انہوں نے کہا اپنے رب کے پاس واپس جایئے اور ان نمازوں میں تخفیف کی درخواست کیجئے آپ کی امت اس قدر طاقت نہیں رکھتی میں بنی اسرائیل کو آزما چکا ہوں نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں میں واپس گیا اور میں نے عرض کیا یا رب میری امت پر تخفیف کیجئے' میری درخواست پر پانچ نمازیں کم کر دی گئیں حضرت موسیٰؑ کے پاس واپس آیا اور میں نے کہا پانچ نمازیں کم کر دی گئیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تمہاری امت اس کی بھی طاقت نہیں رکھتی اپنے رب کے پاس واپس جایئے اور کمی کی درخواست کیجئے پس میں حضرت موسیٰؑ اور اپنے رب کے مابین آتا جاتا رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد ﷺ ہر رات اور دن میں پانچ نمازیں ہیں اور ہر نماز کا دس گنا ثواب ہے تو یہ پچاس ہو گئیں جو شخص کسی نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو ایک نیکی اس کے نامۂ اعمال میں لکھ دی جاتی ہے خواہ وہ اس کو نہ کرے اور اگر ارادہ کے ساتھ کر بھی لیتا ہے تو اس کیلئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں' اور جو شخص بدی کا ارادہ کرتا ہے لیکن وہ بدی اس سے واقع نہیں ہوئی تو اس کے نامۂ اعمال میں کوئی گناہ نہیں لکھا جاتا اور اگر وہ اس بدی کو جس کا ارادہ اس نے کیا تھا کر گزرتا ہے تو صرف ایک گناہ لکھا جاتا ہے' میں اس حکم کے بعد پھر واپس آیا اور حضرت موسیٰ تک پہنچا اور ان کو خبر دی انہوں نے پھر مجھ سے کہا کہ جایئے اور کمی کی درخواست کیجئے نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں' میں نے کہا کئی بار میں نے اپنے رب کی طرف رجوع کیا یہاں تک کہ مجھ کو اس

سے حیا اور شرم آ گئی۔ (مسلم)

یعنی بار بار تخفیف کا سوال کرنے سے شرم آئی۔

﴿۱۲﴾...... حضرت ابوذرؓ کی روایت میں ہے کہ جب میں آخری مرتبہ حضرت موسیٰؑ کے پاس آیا اور انہوں نے مجھ سے تخفیف کو کہا تو میں پھر حضرت حق کی جناب میں حاضر ہوا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ نمازیں تعداد میں پانچ ہیں اور اجر و ثواب میں پچاس ہیں کیوں کہ میرے پاس بات بدلا نہیں کرتی۔ (بخاری، مسلم)

یعنی حکم تبدیل نہیں ہوتا ادا کرنے کے اعتبار سے اگر چہ پانچ نمازیں رہ گئیں لیکن ثواب میں اب بھی وہ پچاس ہیں۔

﴿۱۳﴾...... حضرت امام جعفر اپنے باپ امام محمد باقر سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص قریش میں سے میرے والد امام زین العابدینؒ کے پاس آیا تو میرے والد نے اس سے کہا کیا میں تم کو رسول اللہ ﷺ کی کوئی بات سناؤں اس نے کہا ہاں سنایئے آپ نے فرمایا جب نبی کریم ﷺ بیمار ہوئے تو ان کی خدمت میں حضرت جبرئیلؑ حاضر ہوئے اور انہوں نے کہا اے محمد ﷺ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے آپ کی اُس عزت وعظمت کے اعتبار سے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے جو عزت وعظمت آپ کیلئے مخصوص ہے اور وہ آپ سے وہ بات دریافت کرتا ہے جس بات کو وہ آپ سے بھی زیادہ جانتا ہے وہ فرماتا ہے تم اپنے کو کیسا پاتے ہو۔ یعنی آپ کے مزاج کیسے ہیں نبی کریم ﷺ نے جواب دیا اے جبرئیل میں اپنے کو مغموم اور مکروب پاتا ہوں پھر دوسرے دن حضرت جبرئیلؑ آئے اور آپ نے یہی جواب دیا کہ غم اور تکلیف میں مبتلا پاتا ہوں پھر تیسرے دن حضرت جبرئیلؑ آئے اور آپ نے وہی جواب دیا کہ غم اور تکلیف میں پاتا ہوں حضرت جبرئیلؑ کے ساتھ ایک فرشتہ آیا جس کا نام اسماعیلؑ تھا یہ فرشتہ ایک لاکھ فرشتوں کا سردار تھا اور اس کے ماتحت ہر ایک فرشتہ ایک ایک لاکھ فرشتوں کا سردار تھا اور اس اسماعیلؑ فرشتے نے حاضری کی اجازت چاہی آپ نے اس کا حال دریافت کیا حضرت جبرئیلؑ نے عرض کیا یہ ملک الموت ہے آپ سے اجازت طلب کرتا ہے اس نے کبھی آپ سے پہلے کسی شخص سے اجازت طلب نہیں کی اور نہ آپ کے بعد کسی سے اجازت طلب کرے گا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس کو اجازت دو، سو جبرئیلؑ نے

اس کو حاضری کی اجازت دی اس نے آپ کو سلام کیا و رعرض کیا اے محمد ﷺ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو بھیجا ہے اگر آپ مجھ کو حکم دیں کہ میں آپ کی روح قبض کروں تو قبض کروں گا اور اگر آپ مجھ کو حکم دیں کہ چھوڑ دوں تو میں چھوڑ دونگا۔ آپ نے فرمایا کیا میں جو حکم کروں گا تو وہی کرے گا ملک الموت نے عرض کیا ہاں مجھ کو یہی حکم دیا گیا ہے اور یہی کہا گیا ہے کہ میں آپ کی فرمانبرداری کروں' امام زین العابدینؒ فرماتے ہیں' حضور ﷺ نے جبرئیلؑ کی طرف دیکھا جبرئیلؑ نے عرض کیا اے محمد ﷺ اللہ تعالیٰ آپ کی ملاقات کا مشتاق ہے پس آپ نے ملک الموت سے فرمایا تو جس کام کیلئے مقرر کیا گیا ہے اس کو پورا کر چنانچہ اس نے آپ کی روح قبض کر لی۔ (بیہقی فی شعیب الایمان)

یہ روایت طویل ہے مگر ہم نے حسب ضرورت مختصر کر دی ہے مغموم اور مکروب اس غرض سے فرمایا کہ امت کی بخشش اور میرے بعد جو واقعات رونما ہونے والے ہیں ان کی وجہ سے غمزدہ ہوں۔

﴿۱۴﴾...... حضرت عدی بن حاتمؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ ایک شخص آیا اور اس نے خدمت اقدس میں فاقہ کی شکایت کی پھر دوسرا آیا اس نے راستوں کی بدامنی اور لوٹ مار کا ذکر کیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے عدی تم نے حیرہ دیکھا ہے اگر تمہاری عمر دراز ہوئی تو تم دیکھو گے ایک چھوٹا سا قافلہ حیرہ سے چلے گا اور خانہ کعبہ کا طواف کرے گا اور اس کو راستہ میں سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کا خوف نہ ہوگا اور اگر تمہاری عمر دراز ہوئی تو تم کسریٰ کے خزانے فتح کر لو گے اور اگر تمہاری عمر دراز ہوئی تو تم دیکھو گے کہ ایک آدمی ہاتھ میں سونا یا چاندی بھر کر نکلے گا اور اس تلاش میں نکلے گا کہ کوئی اس مال کو قبول کر لے' لیکن کوئی اس سونے یا چاندی کو قبول کرنے والا نہیں ملے گا اور بے شک ایک دن تم میں سے ہر ایک شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کے اور خدا کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا جو واسطہ بن کر ترجمہ کرے پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے تیرے پاس رسول نہیں بھیجا' جو میرے احکام کی تجھ کو تبلیغ کرتا بندہ عرض کرے گا بے شک تو نے رسول ﷺ بھیجا' پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ میں نے تجھ کو مال نہیں دیا اور اپنے فضل سے نہیں نوازا بندہ عرض کرے گا بے شک ایسا ہوا پھر یہ بندہ اپنی

دائیں جانب اور بائیں جانب نظر ڈالے گا تو دائیں طرف بھی اور بائیں طرف بھی اس کو دوزخ نظر آئے گی۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا آگ سے اپنے آپ کو بچاؤ کچھ نہ ہو تو ایک کھجور کا ٹکڑا ہی خیرات کرو کھجور کا ٹکڑا بھی کسی کو میسر نہ ہو تو پاکیزہ کلام ہی کے ذریعہ آگ سے بچنے کی کوشش کرے حضرت عدی بن حاتمؓ فرماتے ہیں میں نے اپنی زندگی میں حیرہ سے قافلوں کو آتے دیکھا کہ وہ کعبہ کا طواف کرنے آتے تھے اور راستہ میں ان کو کوئی خطرہ سوائے خدا کے خوف کے نہیں ہوتا تھا' اور میں ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے کسریٰ بن ہرمز کے خزانوں کو فتح کیا' اور اگر تم لوگ زندہ رہے تو حضرت ابوالقاسم ﷺ کی وہ بات بھی پوری ہوتی دیکھو گے کہ ایک شخص ہاتھ میں مال لے کر نکلے گا' اور کوئی قبول کرنے والا نہ ملے گا۔ (بخاری)

مطلب یہ ہے کہ کچھ لوگوں نے مفلسی اور بدامنی کی شکایت کی تھی اس کے متعلق آپ نے فرمایا کہ یہ چند دن کی باتیں ہیں اسلام کی ترقی اور عروج کے ساتھ یہ باتیں ختم ہو جائیں گی حضرت عدیؓ جو اس روایت کے راوی ہیں وہ فرماتے ہیں بعض پیشین گوئیاں تو حضور ﷺ کی میں نے دیکھ لیں اور بعض جو جئے گا دیکھ لے گا' دائیں بائیں دوزخ نظر آئے گی یعنی جب حجت قائم ہو جائے گی تو پھر ہر طرف عذاب کے سوا اور کیا ہے' پاکیزہ کلام کا یہ مطلب کہ سبحان اللہ الحمد للہ بکثرت پڑھا کرو یا یہ کہ لوگوں سے اچھی اور بھلی بات کیا کرو کیوں کہ بھلی بات کرنے سے بھی صدقے کا ثواب ملتا ہے۔

﴿۱۵﴾...... حضرت ابن مسعودؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ سے کسی نے دریافت کیا یا رسول اللہ ﷺ محمود کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا جس دن اللہ تعالیٰ کرسی پر نزول اجلال فرمائے گا تو کرسی ہیبت الٰہی سے چڑ چڑ بولے گی' حالاں کہ کرسی کی بڑائی اور اس کے پھیلاؤ کا یہ عالم ہے کہ آسمان و زمین کے درمیان کی وسعت سے بھی کہیں زیادہ ہے تم سب اس دن برہنہ اور غیر مختون حاضر کئے جاؤ گے سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کپڑے پہنائے جائیں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا' میرے خلیل کو کپڑے پہنائے جائیں پس جنت کی چادروں میں سے دو چادریں سفید رنگ کی لائی جائیں گی پھر حضرت ابراہیمؑ کے بعد مجھ کو لباس عطا کیا جائے گا پھر میں اللہ تعالیٰ کی دائیں جانب ایک

مقام پر کھڑا ہوں گا میرے اس مرتبہ پر پہلے اور پچھلے غبطہ کریں گے۔ (دارمی)

کرسی پر نزول اجلال کا مطلب یہ ہے کہ حضرت حق تعالیٰ اس دن کرسی پر سے تدبیر امور فرمائے گا کرسی عرش سے چھوٹی ہے ہیبت الٰہی سے کرسی کی جو حالت ہوگی اس کو چڑ چڑاہٹ سے تعبیر کیا ہے، جیسے نئے پلنگ یا نئے کجاوے میں سے آواز نکلتی ہے حضرت ابراہیمؑ کے متعلق مشہور ہے کہ ان کو ایک کافر بادشاہ نے سزا دیتے وقت برہنہ کیا تھا اس لئے قیامت میں ان کو شرف لباس سے مقدم کیا گیا' پہلے اور پچھلے یعنی مقام محمود عطا ہونے پر سب کو غبطہ ہوگا' اور سب اس کی خواہش کریں گے کہ ہم کو یہ مرتبہ حاصل ہوتا۔

﴿۱۶﴾...... حضرت ابوسعید خدریؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ میرے پاس جبرئیلؑ نے آ کر مجھ سے کہا کہ آپ کا رب فرماتا ہے کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے ذکر کو میں نے کس طرح بلند کیا ہے میں نے کہا اللہ ہی جانتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرا ذکر نہیں کیا جاتا مگر آپ کا ذکر بھی میرے ذکر کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ (ابویعلی۔ابن حبان)

مثلاً اذان اور نماز میں یا کلمہ توحید میں۔

﴿۱۷﴾...... حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ پر وحی بھیجی کہ میں نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے بدلے میں ستر ہزار آدمیوں کو قتل کیا تھا اور تیرے نواسے کے بدلے میں ستر ہزار آدمیوں کو اور ستر ہزار کو قتل کروں گا۔ (حاکم)

یعنی حضرت یحییٰ کے مقتولین کے سے دوگنے۔

﴿۱۸﴾...... حضرت ابوامامہؓ کہتے ہیں ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ میرے رب نے میرے سامنے یہ بات پیش کی تھی کہ وہ میرے لئے مکہ کی کنکریوں اور سنگریزوں کو سونے کا کر دے، مگر میں نے عرض کیا اے رب نہیں میں تو ایک دن پیٹ بھر کر کھانا چاہتا ہوں اور ایک دن بھوکا رہنا چاہتا ہوں تا کہ جب بھوکا ہوں تو تیرے سامنے عاجزی کروں اور تجھ کو یاد کروں اور جس دن سیر ہوں تو تیری حمد کروں اور تیرا شکر بجالاؤں۔ (احمد ترمذی)

﴿۱۹﴾...... حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ سے فرمایا اے آدم میں نے اپنی امانت آسمانوں اور زمینوں کے سامنے پیش کی تھی، سو وہ اس کو نہیں اٹھا سکے کیا تم اس امانت کو اور جو کچھ اس میں

ہے اٹھانے کو تیار ہو؟

حضرت آدمؑ نے عرض کیا مجھے اس کے اٹھانے سے کیا نفع ہوگا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر اٹھالیا تو اجر دیا جائے گا اور اگر ضائع کر دیا تو عذاب کیا جائے گا۔ حضرت آدمؑ نے عرض کیا میں نے اس امانت کو اور جو اکچھ اس میں ہے اٹھالیا۔ اس واقعہ کے بعد زیادہ عرصہ نہیں گزرا صرف اتنی دیر لگی جتنی عصر اور مغرب کے درمیانی وقت میں ہوتی ہے کہ ان کو جنت سے شیطان نے نکلوا دیا۔ (ابوالشیخ)

امانت سے مراد وہی امانت ہے جس کی طرف سورۂ احزاب کے آخر میں اشارہ کیا ہے یعنی اپنی خواہش کے خلاف احکام الٰہی کی حفاظت۔

﴿۲۰﴾...... اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد ﷺ میں اس شخص کو آگ کا عذاب نہ کروں گا جس کا نام تیرے نام پر رکھا گیا ہو۔ (دیلمی)

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ سے ارشاد فرمایا' تم جیسا عمل کرو گے ویسا ہی بدلہ تم کو دیا جائے گا۔ (دیلمی)

﴿۲۲﴾...... حضرت ابن عباسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے رب سے چند باتیں دریافت کیں اور میں دریافت نہ کرتا تو اچھا ہوتا میں نے عرض کیا اے رب مجھ سے پہلے رسولوں میں سے کوئی مردے زندہ کرتا تھا' اور ان میں سے کسی کیلئے تو نے ہوا کو مسخر کر دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا میں نے تم کو یتیم پا کر کوئی ٹھکانا نہیں دیا میں نے عرض کیا بے شک' پھر فرمایا تم کو راہ کا متلاشی دیکھ کر میں نے ہدایت نہیں کی میں نے عرض کیا بے شک پھر فرمایا کیا میں نے تم کو تنگ دست دیکھ کر مال دار نہیں کر دیا۔ میں نے عرض کیا بے شک پھر فرمایا کیا میں نے تمہارا سینہ نہیں کھول دیا کیا تمہارا وہ بوجھ جس سے تمہاری کمر جھکی جاتی تھی تم سے نہیں اتارا کیا تمہارے ذکر کو میں نے بلند نہیں کیا میں نے کہا بے شک اے رب یہ سب کچھ تو نے کیا' پس میں نے اس بات کو پسند کیا کہ میں یہ سوال نہ کرتا تو اچھا ہوتا۔ (حاکم' بیہقی' ابن عساکر)

یعنی حضرت کے توجہ دلانے سے معلوم ہوا کہ پہلے نبیوں سے تو مجھے بہت زیادہ دیا گیا ہے اس لئے خیال ہوا کہ ناحق ہی سوال کیا۔

﴿۲۳﴾...... عبداللہ بن حوالہؓ کے واسطے سے ابن عساکر نے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا شام کو لازم پکڑو تم جانتے ہو اللہ تعالیٰ نے شام کو خطاب کر کے کیا فرمایا ہے اے شام تجھ پر میرا ہاتھ ہے تو تمام شہروں میں سے میرا برگزیدہ ہے تجھ میں اپنے برگزیدہ بندوں کو داخل کروں گا اے شام تو میرے انتقام کی تلوار ہے اور میرے عذاب کا کوڑا ہے تو جگہ ہی اچھے لوگوں کی ہے اور تیری ہی طرف محشر ہوگا۔ (طبرانی، ابن عساکر)

روایت طویل ہے ہم نے اس کو مختصر کر دیا ہے ملک شام کے بہت سے فضائل حدیثوں میں آئے ہیں۔ ان ہی فضائل کی جانب اس حدیث قدسی میں بھی اشارہ ہے۔ ہم نے صرف اللہ تعالیٰ کا وہ قول نقل کیا ہے جس میں شام کو خطاب کیا ہے۔

﴿۲۴﴾...... حضرت ابوہریرہؓ نبی کریم ﷺ کی معراج کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب میں سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچا تو مجھ سے کہا گیا یہ سدرۃ المنتہیٰ ہے۔ مجھ سے اللہ تعالیٰ نے وہاں پہنچنے کے بعد فرمایا سوال کرو میں نے عرض کیا الٰہی آپ نے حضرت ابراہیمؑ کو خلیل بنایا اور آپ نے حضرت موسیٰؑ کو کلام سے نوازا اور آپ نے حضرت داؤدؑ کو بہت بڑے سلطنت عطا فرمائی اور لوہا ان کیلئے نرم کر دیا۔ اور پہاڑ ان کے لئے مسخر کر دیئے۔ حضرت سلیمانؑ کو بہت بڑا ملک عطا فرمایا ان کیلئے جن، انسان اور شیاطین اور ہوا کو مسخر کر دیا اور ان کو ایسا ملک عنایت کیا جو ان کے بعد کسی کو نہیں دیا گیا، حضرت عیسیٰؑ کو آپ نے توریت اور انجیل کا علم دیا اندھے اور کوڑھیوں کو ان کے ہاتھ سے شفا دی۔ انکو اور ان کی ماں کو شیطان رجیم سے پناہ دی اور شیطان کو ان دونوں پر کوئی راہ نہیں، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا میں نے آپ ﷺ کو اپنا حبیب بنایا تورات میں آپ کو حبیب الرحمان کے لقب سے یاد کیا آپ کو تمام انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا آپ کی امت کو اول و آخر کا لقب دیا، اور آپ کی امت کیلئے ہر خطبہ میں شرط لگائی کہ کوئی خطبہ جائز نہ ہوگا جب تک اس خطبہ میں یہ شہادت نہ دی جائے کہ آپ میرے بندے اور آپ میرے رسول ﷺ ہیں میں نے آپ کو پیدائش کے اعتبار سے اول اور بعثت کے اعتبار سے آخر کیا۔ میں نے آپ کو سبع مثانی یعنی سورہ فاتحہ عطا کی جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئی اور میں نے آپ کو عرش کے خزانوں میں سے سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں عطا کیں جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیں، اور میں نے

آپ کونبوت کی ابتداء کرنے والا اور نبوت کو ختم کرنے والا بنایا۔ (شفاء قاضی عیاضؒ)

خواتیم سورہ بقر یعنی اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے لے کر آخر تک

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی فضیلت

﴿۱﴾...... حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے میں نے اپنے رب سے اپنے اصحاب کے باہمی اختلاف کے متعلق سوال کیا تو مجھ پر وحی کی گئی اے محمد ﷺ تمہارے اصحاب میرے نزدیک آسمان کے تاروں کی مانند ہیں کہ بعض بعض سے زیادہ نورانی ہیں مگر نور سب میں ہے پس جس شخص نے ان کے اختلاف میں سے کہ جس پر وہ ہوں کچھ لے لیا تو ہو میرے نزدیک ہدایت پر ہے حضرت عمرؓ کہتے ہیں اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میرے اصحاب تاروں کی مانند ہیں ان میں سے تم جس کی پیروی کرو گے ہدایت حاصل کرو گے۔ (رزین)

ہدایت اور راہ پانے کیلئے تاروں کی بہترین مثال ہے۔

﴿۲﴾...... حضرت علی کرم اللہ وجہہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ کو اور حضرت زبیر اور مقدادؓ کو ایک خاص واقعہ کی تلاش میں بھیجا تھا چنانچہ ہم لوگ گئے اور جس جگہ کا آپ نے ہم کو پتہ بتایا تھا وہاں ہم کو ایک عورت ملی ہم نے اس کو پکڑ لیا اور خط دریافت کیا' تو اس نے کہا میرے پاس کوئی خط نہیں ہے مگر جب ہم نے کہا کہ یا تو خط ہم کو دیدے ورنہ ہم تیری تلاشی لیں گے اس دھمکی پر اس نے اپنی چوٹی میں سے نکال کر وہ خط دیا ہم اس خط کو واپس لے کر آ گئے وہ خط حاطب بن بلتعہ کا تھا جو انہوں نے خفیہ طور پر مکہ کے کافروں کو لکھا تھا نبی کریم ﷺ نے حاطبؓ سے دریافت کیا یہ کیا معاملہ ہے انہوں نے کہا یارسول اللہ ﷺ میرے معاملہ میں جلدی کوئی فیصلہ نہ کیجئے' واقعہ یہ ہے کہ میں مکہ کا اصل باشندہ نہیں ہوں بلکہ میں نے وہاں سکونت اختیار کر لی ہے اور آپ کے ساتھ جن لوگوں نے

ہجرت کی ہے مکہ والوں سے ان کی قرابت اور رشتہ داری ہے اور اسی بنا پر ان کے بچے اور بیویاں اور ان کے مال مکہ میں محفوظ ہیں اور چونکہ مکہ والوں سے میرے نسب کا کوئی تعلق نہیں ہے اس لئے میں نے یہ خیال کیا کہ مکہ والوں پر کچھ احسان کر دوں تا کہ اس احسان کی وجہ سے وہ میرے اہل وعیال اور میرے مال کو مثل دوسرے مہاجرین کے محفوظ رکھیں میں نے یہ مخبری کسی کفر یا ارتداد کی بنا پر نہیں کی تھی نبی کریم ﷺ نے فرمایا حاطب صحیح کہتا ہے اور اس نے تمہارے سامنے سچ کہا حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھ کو اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کو قتل کر دوں نبی کریم ﷺ نے فرمایا تجھے خبر نہیں کہ حاطبؓ بدر کے معرکے میں شریک ہوا ہے اور کیا تمہیں معلوم نہیں کہ بدر میں شریک ہونے والوں کو اللہ تعالیٰ نے رحمت کی نظر سے دیکھتے ہوئے فرمایا ہے کہ تمہارا جو جی چاہے عمل کرو تم پر جنت واجب ہوگئی' اور ایک روایت میں ہے جو چاہے عمل کرو میں نے تمہاری مغفرت کر دی ہے اس واقعہ کے بعد سورۂ ممتحنہ کی ابتدائی آیتیں نازل ہوئیں کہ اے ایمان والو جو لوگ میرے اور تمہارے دشمن ہیں ان کو دوست نہ بناؤ۔ (بخاری ومسلم)

ہم نے روایت کو مختصر کر دیا ہے حاطب بن بلتعہؓ نے مسلمانوں کے حالات کی مکہ کے کفار سے مخبری کرنی چاہی تھی اور خفیہ طور سے ایک عورت کے ہاتھ خط بھیجا تھا عرب کی عورتیں سر کے بالوں کو لپیٹ کر جوڑا باندھ لیتی تھیں اس عورت نے وہ خط چٹے میں چھپا لیا اور مکہ کو روانہ ہوئی نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے یہ واقعہ بتا دیا آپ نے مذکورہ بالا اصحاب کو روانہ کیا اور روضہ خاخ کا پتہ بتایا کہ وہاں تم کو وہ عورت ملے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا روضہ خاخ پر اس عورت کو پکڑ لیا اور وہ خفیہ خط دربار رسالت میں پیش کر دیا گیا۔

﴿۳﴾...... حضرت بریدہؓ کہتے ہیں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو چار شخصوں سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے اور فرمایا ہے وہ بھی ان چاروں کو دوست رکھتا ہے کسی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ان کا نام بتا دیجئے آپ نے فرمایا ان چاروں میں سے ایک علیؓ ہیں آپ نے تین مرتبہ حضرت علیؓ کا نام لیا پھر فرمایا ابوذر' مقداد' اور سلمان اللہ نے مجھ کو ان سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے اور مجھ کو خبر دی ہے کہ وہ بھی ان کو دوست رکھتا ہے۔ (ترمذی)

﴿۴﴾...... حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ہمارے درمیان تشریف

رکھتے تھے اور آپ کے پاس ابو بکرؓ صدیق بیٹھے اور کمبل اوڑھے ہوئے تھے اور اس کمبل کو ایک کانٹے سے جوڑ رکھا تھا یکا یک حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے سلام پہنچایا اور کہا اے محمد ﷺ یہ کیا بات ہے کہ ابو بکر صدیقؓ کو میں دیکھتا ہوں کہ انہوں نے کمبل اوڑھ رکھا ہے اور سینہ پر بجائے گھنڈی کے کانٹا لگا رکھا ہے نبی کریمؐ نے فرمایا اے جبرئیل ابو بکرؓ نے اپنا تمام مال میرے لئے خرچ کر دیا حضرت جبرئیلؑ نے عرض کیا اللہ تعالیٰ کی جانب سے ابو بکرؓ کو سلام کہہ دیجئے اور ابو بکرؓ سے فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ ان سے دریافت کرتا ہے کہ تم اس فقر اور مفلسی میں اس سے راضی ہو یا رنجیدہ ہو' ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ اس پیام کو سنکر رو پڑے اور فرمایا کیا میں اپنے رب سے ناراض ہو سکتا ہوں میں اپنے رب سے راضی ہوں میں اپنے رب سے راضی ہوں' میں اپنے رب سے راضی ہوں۔ (معالم التنزیل للبغوی)

انعامات الٰہی سے سوال

﴿۱﴾...... حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں ارشاد فرمایا نبی کریم ﷺ نے قیامت کے دن سب سے پہلے بندے سے دنیا کی نعمتوں کے متعلق سوال کیا جائے گا اور پوچھا جائے گا کیا ہم نے تیرے جسم کو صحت اور تندرستی نہیں عطا کی تھی اور کیا ہم نے تجھ کو ٹھنڈے پانی سے سیراب نہیں کیا تھا۔ (ترمذی)

﴿۲﴾...... حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت کے دن ابن آدم اس طرح لایا جائے گا گویا وہ بھیڑ کا بچہ ہے پس خدا کے سامنے پیش کیا جائے گا اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا۔ میں نے تجھ کو زندگی عطا کی دولت وعزت عطا کی اور تجھ پر انعام کیا سو تو نے اس کے مقابلہ میں کیا کیا ابن آدم عرض کرے گا اے رب میں نے مال جمع کیا اس کو بڑھایا اور میرے پاس جس قدر مال تھا اس کا اکثر حصہ چھوڑ آیا ہوں۔ آپ مجھ کو دنیا میں پھر بھیج دیجئے تاکہ میں وہ تمام مال آپ کے پاس لے آؤں اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے

گا مجھے وہ دکھلا جو تو نے دنیا کی زندگی میں اپنے لئے آگے بھیجا تھا ابن آدم پھر وہی عرض کرے گا اے رب میں نے مال جمع کیا اور اس کو بڑھایا اور جس قدر میرے پاس تھا اس کا اکثر حصہ چھوڑ آیا ہوں مجھ کو دوبارہ دنیا میں بھیج دیجئے تا کہ وہ تمام مال آپ کے پاس لے آؤں پس جب یہ ثابت ہو جائے گا کہ بندے نے کوئی بھلائی پہلے سے نہیں بھیجی ہے تو اس کو دوزخ میں بھیجنے کا حکم دیا جائے گا۔ (ترمذی نے روایت کی اور اس حدیث کو ضعیف بتایا)

قیامت میں بندے سے ان احسانات و انعامات کا سوال ہوگا جو دنیا کی زندگی میں اس پر کیے گئے تھے۔ حدیث میں مذج بھیڑ کے بچے کے ساتھ تشبیہ دینے سے مراد تحقیر و تذلیل ہے دنیا میں چھوڑ آیا اگر اللہ کے راستے میں خرچ کرتا تو وہاں پاتا۔

﴿۳﴾ ...... حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت میں فرمائے گا اے ابن آدم کیا میں نے تجھ کو گھوڑے اونٹ نہیں عطا کیے تھے کیا تجھ کو نکاح کیلئے عورتیں نہیں دی تھیں اور کیا تجھ کو سردار بنا کر مال نہیں دیا تھا بندہ کہے گا اے رب بیشک یہ سب کچھ دیا تھا ارشاد ہوگا پھر ان باتوں کا شکریہ کہاں ہے۔ (بیہقی، شعب الایمان)

﴿۴﴾ ...... حضرت عبداللہ بن سلام کی روایت میں ہے کیا تو نے مجھ سے بیماری میں تندرستی نہیں طلب کی تھی اور میں نے تجھ کو صحت نہیں عطا کی تھی اور کیا تو نے اپنی قوم کی اچھی بیوی نہیں طلب کی تھی، اور میں نے تیرا نکاح اس سے نہیں کرا دیا تھا۔ (ابوالشیخ، بیہقی)

یعنی جو نعمتیں مانگتا تھا کیا وہ سب تجھ کو نہیں دیتا تھا۔

﴿۵﴾ ...... عدی بن حاتمؓ فرماتی ہیں نبی کریم ﷺ نے ایک دن اپنی تقریر میں فرمایا اے لوگو! اللہ تعالیٰ کے فضل یعنی مال میں سے خیرات کر کے اپنے کو بچاؤ ہو سکے تو ایک صاع سے یا صاع کے کچھ حصے سے ایک کھجوروں کی مٹھی سے یا ایک کھجور کے ٹکڑے سے تم میں ہر ایک شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنے والا ہے اور وہ اس سے کہنے والا ہے کیا میں نے تجھ کو سنتا دیکھتا نہیں بنایا تھا کیا میں نے صاحب مال و اولاد نہیں بنایا تھا پھر تو نے کیا آگے بھیجا یہ بندہ دائیں بائیں جانب دیکھے گا آگے پیچھے دیکھے گا اور کوئی چیز نہ پائے گا پھر اس آگ سے نہ بچ سکے گا جو اس کے منہ کے سامنے ہوگی لوگو! آگ سے بچو ایک کھجور کے ٹکڑے ہی کو خیرات کر کے بچو، یہ بھی نہ ہو سکے تو اچھی بات ہی کہو۔ (احمد، طبرانی)

روایت کو مختصر کر دیا ہے صاع ایک پیمانے کو کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ جو ہو سکے صدقہ اور خیرات کے ذریعہ دوزخ سے نجات حاصل کرو۔

﴿۶﴾......ابوسلمہ بن عبدالرحمان بن عوف کی روایت میں ہے کہ مدنیہ منورہ میں نبی کریم ﷺ جب تشریف لائے تو پہلی تقریر میں آپ نے فرمایا لوگو! اپنی جانوں کی حفاظت کیلئے کچھ آگے بھیجا کرو اس دن اللہ تعالیٰ کہے گا حالاں کہ کوئی ترجمان یا کوئی پردہ تمہارے اور اس کے درمیان نہ ہوگا۔ کیا تجھ کو مال نہیں دیا گیا تجھ پر اپنا فضل نہیں کیا تو نے اپنے لئے آگے کیا بھیجا پس اس وقت دائیں بائیں جانب دیکھے گا تو کچھ نظر نہ آئے گا سامنے دیکھے گا تو سوائے جہنم کے کچھ نظر نہ آئے گا۔

پس جو شخص طاقت رکھتا ہے وہ اپنے کو دوزخ سے بچائے اگر چہ ایک کھجور کے ٹکڑے ہی سے ہو۔ (الاتحاف السعیہ)

﴿۷﴾......حضرت ابن عباسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ روٹی اور گوشت اور میٹھی کھجور اور کچی اور پکی کھجوروں سے قیامت میں سوال کیا جائے گا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، یہی وہ نعمتیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے **ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ٥**

یہ بات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر بہت گراں ہوئی اور وہ بہت پریشان ہوئے سرکار نے فرمایا جب کبھی تم کو اس قسم کی نعمتیں حاصل ہوں تو بسم اللہ پڑھ لیا کرو اور جب کھا کر فارغ ہوا کرو تو یہ دعا پڑھو **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هُوَ اَشْبَعْنَا وَاَنْعَمَ عَلَيْنَا وَاَفْضَلَ** ط یہ دعا ءان نعمتوں کی طرف سے کافی ہو جائے گی۔ (ابن حبان، طبرانی)

صحابہؓ یہ سن کر پریشان ہوئے کہ روزمرہ کی معمولی چیزوں سے بھی سوال ہوگا نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر کھانے سے پہلے بسم اللہ اور کھانے کے بعد یہ دعا پڑھ لیا کرو تو پھر سوال کا ڈر نہیں۔

عقل کی پیدائش اور اس کی فضیلت

﴿۱﴾...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے عقل کو پیدا کیا تو ارشاد فرمایا کھڑی ہو وہ کھڑی ہوگئی پھر فرمایا پیٹھ پھیر اس نے پیٹھ پھیری پھر فرمایا منہ سامنے کر اس نے منہ سامنے کیا پھر فرمایا بیٹھ وہ بیٹھ گئی' اس تعمیل حکم کے بعد فرمایا میں نے کوئی مخلوق تجھ سے بہتر اور نہ کمال میں تجھ سے زیادہ اور نہ خوبیوں میں تجھ سے اچھی پیدا کی تیری ہی وجہ سے عبادت قبول کروں گا۔ تیری ہی وجہ سے ثواب دوں گا' تیری ہی وجہ سے میں پہچانا جاؤں گا تیری ہی وجہ سے عتاب کروں گا' تیری ہی وجہ سے ثواب ہے اور تیرے ہی سبب سے عذاب ہے۔ (بیہقی' علماء نے اس حدیث کی صحت میں کلام کیا ہے) مطلب یہ ہے کہ عقل ہی پر ہر قسم کے احکام جاری ہوتے ہیں۔

مکروہات ومحرمات

﴿۱﴾...... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نگاہ ابلیس کے تیروں میں سے ایک زہریلا تیر ہے جس نے میرے خوف سے اس کو ترک کر دیا تو میں اس کے ایمان میں ایسی صفات پیدا کر دوں گا جس کی لذت و حلاوت وہ اپنے قلب میں محسوس کرے گا۔ (طبرانی)

یعنی نگاہ کی حفاظت کرے اور جن چیزوں کا دیکھنا حرام ہے ان کو نہ دیکھے تو ایسے محتاط بندے کے ایمان کو ایک خاص کیفیت میں تبدیل کر دیا جاتا ہے مطلب یہ ہے کہ گناہوں سے جو ایمان میں ضعف پیدا ہوتا ہے اس کو قوت سے بدل دیا جاتا ہے۔

﴿۲﴾...... حضرت شداد بن اوسؓ کہتے ہیں فرمایا نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے ساتھ احسان کرنے اور بھلائی کرنے کو لازم کر دیا ہے یہاں تک کہ اگر کسی کو قتل بھی کرنا ہو تو بھلے طریقہ سے قتل کرو اور اگر کسی جانور کو ذبح کرو' تب بھی اچھی طرح ذبح کیا کرو اور تم میں سے ہر ایک کو لازم ہے کہ ذبح کے وقت اپنی چھری کو تیز کر لیا کرے اور ذبیحہ کو آرام دیا کرے۔ (مسلم)

یعنی قصاص وغیرہ میں اگر کسی کو قتل کرنا ہو تو تکلیف نہ پہنچائے تلوار تیز ہو تا کہ قتل میں ایذا نہ ہو' اسی طرح جانور کے ذبح کرنے میں چھری تیز کر لے تا کہ جانور کو تکلیف نہ ہو اور کھال اتارنے میں جلدی نہ کرے بلکہ جب جانور ٹھنڈا ہو جائے تب کھال اتارے۔

﴿۳﴾...... حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے جب مدینہ کیطرف ہجرت کی تو آپ کے ہمراہ طفیل بن عمرو الدوسیؓ نے بھی ہجرت کی اور طفیل کے ہمراہ ایک اور شخص نے بھی جو انہی کی قوم میں سے تھا اس نے بھی ہجرت کی اتفاق سے وہ شخص بیمار ہو گیا اور بیماری کی تکلیف سے گھبرا کر اس نے چھری سے اپنی انگلیوں کے پوردے کاٹ ڈالے اور اس کے ہاتھوں سے اتنا خون گیا کہ آخر کار مر گیا' طفیل نے اس شخص کو خواب میں دیکھا کہ وہ اچھی ہیئت میں ہے اور دیکھا کہ اس کے دونوں ہاتھ ڈھکے ہوئے ہیں' طفیل بن عمر نے اس سے دریافت کیا کہ تیرے رب نے تیرے ساتھ کیا کیا۔

اس نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کے ساتھ ہجرت کرنے کی وجہ سے میری مغفرت کر دی۔ میں نے کہا یہ تیرے ہاتھوں کو کیا ہوا ان کو میں ڈھکا ہوا دیکھتا ہوں۔ اس نے کہا ہاتھوں کے متعلق مجھے یہ کہا گیا ہے کہ جس کو تو خراب کر کے آیا ہے اس کو ہم درست نہیں کریں گے طفیل بن عمرو نے یہ تمام قصہ نبی کریم ﷺ کو سنایا آپ نے اس واقعہ کو سنکر دعا فرمائی یا اللہ اس کے دونوں ہاتھ ان کی بھی بخشش کر دے۔ (مسلم)

زخموں کی تکلیف کو برداشت نہ کر سکا' ہجرت کی وجہ سے اس کو بخش تو دیا گیا لیکن ہاتھوں کو اسی حالت میں دکھایا گیا' آخر نبی کریم ﷺ نے ہاتھوں کی بخشش کیلئے بھی دعا کی۔

﴿۴﴾...... حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے اس بات کی اجازت دی ہے کہ میں اس مرغ کا حال بیان کروں جس کے پاؤں تو زمین تک پہنچے ہوئے ہیں اور اس کی گردن عرش الٰہی کے نیچے ہیں اور وہ خدا کی تعریف ان الفاظ میں کرتا ہے **سُبْحَانَکَ مَا اَعْظَمَکَ** حضرت حق تعالیٰ اس کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں' مگر جو شخص میرے نام کی جھوٹی قسم کھاتا ہے' وہ میری عظمت کو نہیں جانتا۔ (ابو الشیخ)

یہ کوئی فرشتہ ہے جس کو مرغ کی صورت میں پیدا کیا ہے یا مرغ ہی کو یہ کلمات

تعلیم کئے گئے ہیں' بہر حال جھوٹی قسم کھانے والوں کیلئے سخت وعید ہے۔

﴿۵﴾...... اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا میرے بندوں کا مثلہ نہ کیا کرو۔ (احمد)

کسی کی شکل وصورت بگاڑنے کو مثلہ کہتے ہیں زمانہ جاہلیت میں لوگوں کے ناک کان کاٹا کرتے تھے۔

﴿۶﴾...... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پہلی نظر تو تیرے لئے ہے لیکن دوسری کا کیا حال ہے۔ (ابوالشیخ)

یعنی اگر کسی غیر محرم پر اچانک نظر جا پڑے تو قابل عفو ہے لیکن دوبارہ اگر قصداً دیکھے تو مواخذہ ہے۔

﴿۷﴾...... حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدمؑ اگر تیری آنکھ میری حرام کی ہوئی چیزوں کے دیکھنے پر جھگڑا کرے تو میں نے دو ڈھکنوں سے تیری امداد کی ہے ان کو بند کرلیا کر اور اگر تیری زبان میری حرام کی ہوئی چیزوں پر تجھ سے جھگڑا کرے تو میں نے اس کیلئے بھی دو بند کرنے والی چیزیں تیرے لئے بنادی ہیں ان کو بند کرلیا کر۔ (دیلمی)

روایت کو مختصر کردیا ہے۔ ڈھکنوں سے مراد پلکیں اور ہونٹ ہیں۔

﴿۷﴾...... حضرت حسن بصریؒ مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ شراب پینے والا جب قیامت کے دن حاضر کیا جائے گا تو وہ نشہ کی حالت میں ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تیرے لئے خرابی ہو تو نے کیا پیا ہے؟ یہ عرض کرے گا شراب پی ہے ارشاد ہوگا کیا میں نے تجھ پر شراب کو حرام نہیں کیا تھا یہ کہے گا ہاں حرام تو کی تھی پس اس کو آگ میں ڈالنے کا حکم دیا جائے گا۔ (عبدالرزاق)

علامات قیامت

﴿۱﴾......ابونواس بن سمعانؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے دجال کا ذکر کیا اوراس کی تفصیلات بتائیں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جوکوئی اس کو پائے تو وہ اس پر سورہ کہف کی ابتدائی آیتیں پڑھے یہ آیتیں اس کے فتنہ سے پناہ دینے والی ہیں آپ نے فرمایا وہ عراق وشام کے درمیان نکلے گا اے اللہ کے بندو ثابت قدم رہنا صحابہؓ نے دریافت کیا یارسول اللہ وہ کتنے روز تک زمین پر رہے گا آپ ﷺ نے فرمایا چالیس روز تک ان چالیس دنوں میں ایک دن ایک سال کے برابر ہوگا اور ایک دن ایک مہینے کے برابر ہوگا اور ایک دن ایک ہفتہ کے برابر ہوگا اور باقی دن عام دنوں کی طرح ہوں گے صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ کیا سال بھر کے دن میں ایک ہی دن کی نماز پڑھیں گے آپ نے فرمایا نہیں اندازہ لگا کر پورے سال کی نماز پڑھنا پھر آپ نے مزید ذکر کرنے کے بعد فرمایا اسی حال میں حضرت عیسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ بھیجے گا حضرت مسیح ابن مریمؑ دمشق کے شرقی مینارے کے قریب نازل ہوں گے دو چادروں کے درمیان آپ کی تشریف آوری ہوگی حضرت ابن مریمؑ دو فرشتوں کے پروں پر اپنے دونوں ہاتھ رکھے ہوئے ہوں گے جب آپ سر جھکائیں گے تو آپ کے سر سے قطرے ٹپکتے ہوں گے اور جب سر اونچا کریں گے تو قطرے موتیوں کی طرح ان پر بہتے ہوگے حضرت مسیح ابن مریمؑ دجال کے متبعین کو قتل کریں گے اور مقام لد پر دجال کو قتل کریں گے پھر حضرت عیسیٰؑ ان لوگون کے پاس پہنچیں گے جو فتنہ دجال سے محفوظ رہے ہوں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان لوگوں کے پاس پہنچیں گے اور ان لوگوں کے منہ سے غبار صاف کریں گے اور ان کے مراتب سے جو جنت میں ملنے والے ہوں گے ان کو آگاہ کریں گے اسی حال میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ کی وحی ان کو پہنچے گی اور خدا تعالیٰ ان کو حکم دے گا، کہ میں نے اپنے بہت سے ایسے بندے نکالے ہیں کہ جن سے جنگ کرنے کی کسی کو طاقت نہیں ہے تم اپنے ساتھیوں کو طور پر لے جاؤ اور ان کی حفاظت کرو اور اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو بھیجے گا اور وہ ہر بلند زمین سے دوڑیں گے' یاجوج ماجوج کی تفصیل فرمانے

کے بعد پھر آپ نے ان کے مرنے اور حضرت عیسیٰ کے طور پر سے اترنے کا ذکر فرمایا اور اس زمانے کی خیر و برکت کا ذکر کرتے ہوئے آخر میں فرمایا کہ ایک پاکیزہ ہوا چلے گی جس سے ہر ایک مسلمان مرد اور عورت کی روح قبض کر لی جائے گی اور دنیا میں بدترین لوگ رہ جائیں گے۔ اور بازاروں میں بے حیائی اس طرح علی الاعلان ہوگی جس طرح گدھے کرتے ہیں یہاں تک کہ ان لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔ (مسلم)

ہم نے روایت کو مختصر کر دیا ہے۔

﴿۲﴾ ...... حضرت ابن عمرؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مرغ پیدا کیا جس کے پروں کو موتیوں اور زبرجد اور یاقوت سے آراستہ فرمایا ہے اس کا ایک پر مشرق میں اور ایک مغرب میں ہے، اس کا سر عرش کے قریب ہے اور پاؤں زمین کے نیچے ہیں پس جب صبح ہوتی ہے تو وہ اپنے پروں کو ہلا کر کہتا ہے سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا اللّٰهُ لاَ اِلٰـهَ غَيْـرُهٗ اس مرغ کی آواز پر تمام مرغ پر ہلاتے اور آواز نکالتے ہیں جب قیامت کا دن آئے گا تو اللہ اس مرغ کو فرمائیں گے تو اپنے پر ہلا لے اور اپنی آواز کو بند کر دے اس بات سے آسمان اور زمین والے یہ بات جان لیں گے کہ قیامت بالکل قریب ہے۔ (ابوالشیخ)

یعنی اس مرغ کی تسبیح کا بند ہونا بھی علامات قیامت میں سے ہے۔

قیامت

﴿۱﴾ ...... حضرت ابوہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن زمین سمیٹ لیگا اور آسمانوں کو اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹ لیگا اور فرمائے گا میں بادشاہ ہوں کہاں ہیں زمین کے بادشاہ۔ (بخاری)

ہاتھ سے ان کی قدرت مراد ہے۔

﴿۲﴾ ...... حضرت عبداللہ بن عمرؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں قیامت

کے دن اللہ تعالیٰ آسمانوں کو لپیٹ لے گا پھر ان کو اپنے داہنے ہاتھ میں لے گا اور فرمائے گا کہاں ہیں ظالم کہاں ہیں سرکش، پھر زمینوں کو دوسرے ہاتھ میں لے گا، پھر فرمائے گا میں شہنشاہ ہوں کہاں ہیں سرکش اور متکبر۔ (مسلم)

﴿۳﴾...... حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے راویت ہے کہ یہود کا ایک عالم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا اے محمد ﷺ اللہ تعالیٰ قیامت میں آسمانوں کو ایک انگلی پر رکھے گا اور زمینوں کو ایک انگلی پر اور پہاڑوں اور درختوں کو ایک انگلی پر اور پانی کے نیچے کی مٹی کو ایک انگلی پر اور تمام مخلوق کو ایک انگلی پر پھر انگلیوں کو بلائے گا پھر کہے گا کہ میں بادشاہ ہوں اللہ ہوں پس نبی کریم ﷺ اس عالم کے اس کہنے پر تعجب سے ہنس پڑے یہ ہنسنا اس عالم کے قول کی تصدیق کیلئے تھا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی **وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۔** (بخاری، مسلم)

(یعنی مشرکوں نے اللہ کی قدر جیسی پہچاننی چاہیئے تھی نہیں پہچانی اور تمام زمین قیامت کے دن اس کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں ہوں گے وہ اس چیز سے بہت پاک اور بلند ہے جس کو اس کے ساتھ شریک کرتے ہو۔

مطلب یہ ہے کہ عالم کو جس طرح پھیلایا ہے اسی طرح اس کو سمیٹ لیں گے جو کچھ قرآن میں کہا گیا تھا اسی کے موافق اس یہود عالم نے بھی کہا تو آپ نے اس کی تصدیق فرمائی یہ ممکن ہے کہ قرآن میں ہاتھ اور مٹھی جس کو کہا گیا ہے تورات میں اس کو انگلیوں سے تعبیر کیا گیا ہو۔

﴿۴﴾...... حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ قیامت میں حضرت آدمؑ کو خطاب کر کے فرمائے گا اے آدمؑ! حضرت آدم عرض کریں گے ارشاد! میں حاضر ہوں اور امر بجالانے کو مستعد ہوں ہر قسم کی بھلائی تیرے ہی قبضہ میں ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا دوزخ کے لشکر کو چھانٹ لے حضرت آدمؑ عرض کریں گے کہ دوزخ کے لشکر یعنی دوزخ میں جانے والوں کی کیا مقدار ہے ارشاد ہوگا ہر ایک ہزار میں سے نوسوننانوے اس حکم کا اعلان ہوتے ہی مارے خوف کے بچے بڈھے ہو جائیں گے اور حاملہ عورت اپنے حمل کو گرادے گی اور تو لوگوں کو دیکھے گا کہ وہ نشہ سے بے ہوش ہیں حالاں کہ وہ

کسی نشیلی چیز سے بے ہوش نہ ہوں گے لیکن اللہ کا عذاب بہت سخت ہے صحابہؓ نے عرض کیا یارسول ﷺ وہ ہم میں سے کون سا ایک ہوگا آپ نے فرمایا خوشخبری حاصل کرو بیشک تم میں سے ایک ہوگا اور یاجوج ماجوج میں سے ہزار ہوں گے پھر آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں امید کرتا ہوں کہ تم تمام اہل جنت کے ایک چوتھائی ہوں گے صحابہؓ نے اس بشارت کو سن کر اللہ اکبر کا نعرہ لگایا پھر آپ ﷺ نے فرمایا میں امید کرتا ہوں تم تمام اہل جنت کے ایک تہائی ہوں گے پھر ہم نے اللہ اکبر کہا پھر آپ نے فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ تم تمام اہل جنت کے آدھے ہوں گے اس پر پھر ہم نے اللہ اکبر کہا پھر آپ نے فرمایا کہ تم لوگوں میں ایسے ہو گے جیسے سفید رنگ کے بیل میں سیاہ بال یا یوں فرمایا جیسے سیاہ رنگ کے بیل میں سفید بال۔ (بخاری، مسلم)

یعنی تمام بنی نوع انسان میں تمہاری تعداد ہی کیا ہے، اس پر بھی جو لوگ جنت میں جانے والے ہیں ان کے آدھے تم ہو گے۔

﴿۴﴾......حضرت عبداللہ بن انیسؓ ارشاد فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ تمام بندوں کو اکٹھا کرے گا اور ان میں آواز لگائیگا اس آواز کو دور والا بھی ایسا ہی سنے گا جیسے قریب والا فرمائے گا میں شہنشاہ ہوں انصاف کرنے والا ہوں۔ (بخاری تعلیقاً)

﴿۵﴾......حضرت انسؓ فرماتے ہیں ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ ہنسے اور فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میں کیوں ہنستا ہوں ہم نے عرض کیا کہ اس کا سبب اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا بندے کی اللہ تعالیٰ سے جو گفتگو ہوگی اس پر مجھے ہنسی آرہی ہے بندہ کہے گا اے میرے رب کیا تیرا یہ مقصد نہیں ہے کہ مجھ پر ظلم نہ ہو حضرت حق فرمائیں گے بے شک بندہ عرض کرے گا میں اپنے خلاف کسی فیصلے کو اس وقت تک جائز نہیں سمجھتا جب تک میرے متعلقین میں سے میرے خلاف کوئی شہادت نہ دے حضرت حق فرمائیں گے آج تیرا نفس ہی خود تجھ پر گواہی دینے کیلئے کافی ہے اور کراماً کاتبین شہادت دینے کے لئے کافی ہیں نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں پھر اس بندے کے منہ پر مہر کردی جائے گی اور اس کے اعضاء کو بولنے کا حکم دیا جائے گا، حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں

سواس ے اعضا اس بندے کے اعمال بیان کریں گے پھر اس بندے اور بندے کے کلام کو چھوڑ دیا جائے گا' حضور ﷺ فرماتے ہیں یہ بندہ اپنے اعضاء کو کہے گا تم ہلاک ہو اور تم کو دوری ہو میں تمہارے ہی لئے جھگڑ رہا تھا۔ (مسلم)

پہلے یہ مطالبہ کرے گا کہ مجھ پر فرد جرم قائم کرنے کیلئے یہ ضروری ہے کہ گواہ ایسے ہوں جن پر مجھے اعتماد ہو جب حضرت حق خود اس کے اعضاء اور جوارح کو گویائی عطا فرمائیں گے اور وہ اس کے خلاف شہادت دیں گے تو ان پر بگڑے گا اور ان کو کوسے گا۔ اور کہے گا میں تو تمہارے ہی بچانے کیلئے یہ جھگڑا کر رہا تھا اور تم ہی نے میرے خلاف شہادت دی۔ کلام کو چھوڑ دیا جائے گا یعنی بولنے کی قوت کو لوٹا دیا جائے گا۔

﴿۶﴾...... حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا ہم قیامت میں اپنے رب کو دیکھیں گے آپ نے فرمایا کیا تم دو پہر کے وقت جبکہ آفتاب ابر اور بادل میں نہ ہو آفتاب کے دیکھنے میں کوئی شبہ کرتے ہو صحابہؓ نے کہا نہیں پھر آپ نے فرمایا کیا جس رات کو چاند پورا ہو اور چاند بادل میں بھی ہو کیا تم چاند کے دیکھنے میں شک و شبہ کرتے ہو صحابہؓ نے جواب دیا نہیں پھر آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم جس طرح چاند اور سورج کے دیکھنے میں شبہ نہیں کرتے اسی طرح خدا کے دیکھنے میں بھی تم کو اس دن کوئی شبہ نہیں ہوگا۔ پھر فرمایا نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ ایک بندے کو خطاب کرتے ہوئے فرمائے گا اے فلاں شخص کیا میں نے تجھ کو دنیا میں عزت اور آبرو نہیں دی کیا میں نے تجھ کو تیری حسب منشا بیوی نہیں دی کیا میں نے اونٹ اور گھوڑے تیرے تابع اور فرماں بردار نہیں کئے کیا میں نے تجھ کو سردار بننے اور لوگوں سے خراج وصول کرنے کا موقعہ نہیں دیا' بندہ ان تمام باتوں کے جواب میں عرض کرے گا بیشک تو نے یہ سب کچھ عطا کیا پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تجھ کو یہ یقین تھا کہ تو مجھ سے ملاقات کرنے والا ہے بندہ کہے گا نہیں تیری ملاقات کا مجھ کو گمان نہیں تھا' ارشاد ہوگا جس طرح تو نے ان تمام نعمتوں کے باوجود مجھ کو بھلا دیا اور فراموش کر دیا اسی طرح میں بھی آج تیرے ساتھ سلوک کروں گا اور تجھ کو بھلا دوں گا پھر دوسرے بندے سے اسی طرح گفتگو کرے گا پھر تیسرے سے اسی طرح ملاقات کرے گا اور یہی فرمائے گا بندہ عرض کرے گا اے میرے رب میں تجھ

پر ایمان لایا اور تیری کتاب اور تیرے رسولوں پر ایمان لایا اور میں نے نماز پڑھی اور زکوۃ دی اور جس قدر تعریف کر سکتا ہوگا کرے گا اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اچھا ٹھہر ہم تیرے لئے گواہ طلب کرتے ہیں بندہ اپنے جی میں سوچے گا یہاں کون ہے جو میرے خلاف شہادت دے گا' سو اس کے منہ پر مہر کر دی جائے گی اور اس کی ران اور اور اس کا گوشت اور اس کی ہڈیاں اس کے اعمال پر گواہی دیں گے اور یہ معاملہ اس لئے کیا جائے گا تا کہ بندے کو کوئی عذر باقی نہ رہے اور یہ منافق کا حال ہے۔ اور یہ وہ بندہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہے۔ (مسلم)

نبی کریم ﷺ نے حضرت حق کے دیکھنے کی چاند سورج سے تشبیہ فرمائی ہے مطلب یہ ہے کہ دیکھنے والوں کو شبہ کی گنجائش نہ ہوگی' بندوں سے ملاقات کر کے اپنی نعمتیں یاد دلائیں گے بعض تو صاف کہدیں گے کہ ہم تجھ پر ایمان نہ رکھتے تھے اور بعض خدا کے سامنے بھی جھوٹ بولیں گے تو اللہ تعالیٰ ان جھوٹوں کو خود انہیں کے اعضاء کی شہادت سے قائل کر دیگا۔

﴿۷﴾...... حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں فرمایا نبی کریم ﷺ نے بیشک میں اس شخص کو جانتا ہوں جو سب سے پیچھے جنت میں داخل ہوگا اور سب سے آخر میں دوزخ سے نکلے گا ایک شخص قیامت میں لایا جائے گا پس حضرت حق کی جانب سے حکم دیا جائے گا کہ اس کے روبرو اس کے صغیرہ گناہ پیش کئے جائیں اور اس کے کبیرہ گناہوں کو اس کے سامنے پیش نہ کیا جائے' پس اس سے کہا جائے گا تو نے فلاں دن یہ کام کیا اور فلاں دن ایسا کیا یہ بندہ کہے گا ہاں! اسکو انکار کرنے کی ہمت و طاقت نہ ہوگی' اور یہ بندہ کبیرہ گناہوں کے خیال سے ڈر رہا ہوگا کہ کہیں وہ پیش نہ ہو جائیں پس حضرت حق کی جانب سے کہا جائے گا کہ اچھا اس بندے کیلئے ہر گناہ کے بدلے میں ایک ایک نیکی یہ بشارت اور مہربانی دیکھ کر جلدی سے کہے گا اے رب میں نے بعض اعمال اور بھی کئے تھے ان کو میں یہاں نہیں دیکھتا' حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کی کچلیاں نظر آ گئیں۔ (مسلم)

مطلب یہ ہے کہ جب بندہ دیکھے گا کہ گناہ کی جگہ نیکی مل رہی ہے تو خوشی میں آ کر کبیرہ گناہوں کو خود ہی پوچھنے لگے گا' حضرت ابوہریرہؓ نے یہ جو کہا کہ کچلیاں نظر آنے

لگیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ عام عادت سے زیادہ ہنسے کیوں کہ سرکار دو عالم ﷺ کی عام عادت یہ تھی کہ آپ کی ہنسی تبسم اور مسکراہٹ سے زیادہ نہ ہوتی، حضور ﷺ جب کبھی بہت زیادہ ہنستے تھے تو صرف کچلیاں نظر آ جایا کرتی تھیں۔

﴿۸﴾...... حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بیشک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن میری امت میں سے ایک شخص کو عامۂ خلائق کے سامنے طلب کرے گا، پھر اس کے سامنے ننانوے کاغذ رکھے گا ہر کاغذ کی لمبائی اتنی ہوگی جہاں تک ایک آدمی کی نگاہ پہنچتی ہے پھر اللہ تعالیٰ اس بندے کو خطاب کرتے ہوئے فرمائے گا کیا تو ان میں سے کسی بات کا انکار کرتا ہے کیا میرے لکھنے والے فرشتوں نے تجھ پر کچھ ظلم کیا ہے پس بندہ کہے گا اے رب نہیں، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا، کیا ان گناہوں کی فہرستوں کے خلاف تجھے کوئی عذر ہے، بندہ عرض کرے گا نہیں اے رب! پھر ارشاد فرمائے گا بیشک تیری ایک نیکی ہمارے پاس ہے اور آج تجھ پر کوئی ظلم نہ ہوگا۔ پھر ایک کاغذ کا پرزہ نکالا جائے گا، اس پرزے میں اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدٌ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ لکھا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا نامۂ اعمال تلنے کی جگہ حاضر ہو یہ بندہ عرض کرے گا اے پروردگار کہاں یہ پرزہ اور کہاں وہ کاغذات کا طومار! ارشاد ہوگا تجھ پر کوئی ظلم نہ ہوگا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا پھر وزن کیا جائے گا تو ایک پلڑے میں کاغذات کا طومار رکھا جائے گا اور ایک پلڑے میں وہ پرزہ رکھا جائے گا۔ پس کاغذات کا وہ طومار ہلکا ہو جائے گا اور یہ پرزہ بھاری ہوگا اور واقعہ بھی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام سے کوئی چیز بھاری نہیں ہو سکتی۔ (ترمذی ابن ماجہ)

مطلب یہ ہے کہ خدا کی توحید اور اس کے رسول کی رسالت کا اقرار ہر چیز پر غالب ہوگا۔

﴿۹﴾...... حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا میرے دوستوں کو مجھ سے قریب کر دو، فرشتے عرض کریں گے آپ کے دوست کون لوگ ہیں ارشاد ہوگا فقراء المسلمین پس وہ فقراء قریب کر دیئے جائیں گے اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا میں نے دنیا تم پر اس لئے تنگ نہیں کی تھی کہ میں تم کو

ذلیل کروں بلکہ میں یہ چاہتا تھا کہ تمہارا مرتبہ اور تمہاری بزرگی زیادہ کروں اور آج کے دن تمہاری عزت بلند کروں پس تم مجھ سے اپنی تمنا کا اظہار کرو، پھر ان کو اغنیاء سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہونے کا حکم دیا جائے گا۔ (ابوالشیخ)

یعنی دنیا میں محتاج رکھنے سے تمہاری ذلت مقصود نہ تھی بلکہ قیامت میں تمہاری عزت وشرافت کا اظہار مقصود تھا۔

﴿۱۰﴾...... حضرت ابن عباسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت کے دن بندے کی نیکیاں اور اس کے گناہ لائے جائیں گے، پھر ایک دوسرے کا بدلہ ہوتے رہیں گے یہاں تک کہ اگر کسی کے پاس ایک نیکی بھی رہ جائے گی تو وہ بھی جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ (طبرانی)

﴿۱۱﴾...... حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ملائکہ سے ارشاد فرمائے گا میرے بندوں کے نامہء اعمال کو دیکھو جس کو تم دیکھو کہ مجھ سے جنت مانگتا تھا میں اس کو جنت دیدوں اور جس کو تم دیکھو کہ مجھ سے دوزخ سے بچنے کی دعا کرتا تھا اس کو دوزخ سے پناہ دیدوں۔ (ابونعیم)

﴿۱۲﴾...... حضرت ابوامامہ اور حضرت حسنؓ سے روایت ہے فرمایا نبی کریم ﷺ نے آخری شخص جو دوزخ میں داخل کئے بغیر جنت میں داخل ہوگا اس کی جہنم کے پل پر یہ حالت ہوگی کہ وہ پیٹ کے بل اس طرح لوٹتا ہوگا جیسے کسی بچہ کا باپ اس کو مارتا ہو اور وہ باپ سے بھاگتا ہو اور دوڑنے سے عاجز ہو وہ بندہ کہے گا اے میرے رب مجھے جنت میں پہنچا دے اور دوزخ سے بچا لے اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی جانب وحی کرے گا اے میرے بندے اگر تجھ کو دوزخ سے بچا کر جنت میں داخل کر دیا جائے تو کیا اپنے گناہوں کا اقرار کرلے گا یہ بندہ کہے گا ہاں مجھے تیری عزت وجلال کی قسم اگر دوزخ سے بچا کر مجھ کو جنت میں داخل کر دے گا تو میں اپنے تمام گناہوں کا اقرار کرلوں گا۔ پس اس کو جہنم کے پل سے گذار دیا جائے گا، یہ بندہ جب گذر جائے گا تو خیال کرے گا کہیں ایسا نہ ہو کہ میں اپنے گناہوں کا اقرار کرلوں تو مجھ کو اللہ تعالیٰ دوزخ میں لوٹا دے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے بندے اپنے گناہوں کا اقرار کر یہ عرض کرے گا۔ تیری عزت اور جلال کی قسم میں نے کوئی گناہ بھی نہیں

کیا اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے پاس تیرے خلاف گواہی دینے والے موجود ہیں یہ شخص اپنے دائیں بائیں دیکھے گا تو اس کو کوئی گواہ نظر نہ آئیگا۔ یہ عرض کرے گا میرے گواہ مجھ کو دکھایئے اللہ تعالیٰ اس کے جسم کی کھال کو گویائی عطا فرمادے گا اور اس کا جسم اس کے صغیرہ گناہ بتائے گا یہ عرض کرے گا تیری عزت کی قسم کبیرہ گناہ بھی پوشیدہ ہیں ارشاد ہوگا میں تیرے گناہوں کو تجھ سے زیادہ جانتا ہوں تو اقرار کرلے تو میں تیری مغفرت کردوں اور جنت میں داخل کردوں، پس بندہ اپنے تمام گناہوں کا اعتراف کرے گا، اور اس کی مغفرت کردیجائیگی اور اس کو جنت میں داخل کردیا جائے گا یہ اس شخص کا حال ہے جو مرتبے میں بہت کم ہے تو بڑے مرتبے والوں کا کیا حال ہوگا۔ (حکیم، ترمذی، طبرانی)

﴿۱۳﴾...... حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کو ایک میدان میں جمع کرے گا اور فرمائے گا یہ تمہاری نیکیاں اور عمل معروف ہیں میں نے ان کو قبول کرلیا تم ان کو لے لو، بندے عرض کریں گے اے ہمارے معبود اور اے ہمارے سردار ہم ان نیکیوں کو کیا کریں آپ ہی ان اعمال کے زیادہ مستحق ہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں اس معروف کو کیا کروں میں تو خود ہی معروف کے نام سے مشہور ہوں ان کو لیجاؤ اور ان لوگوں پر صدقہ کردو جو گناہوں میں لتھڑے ہوئے ہیں، چنانچہ یہ لوگ اپنے دوستوں اور اپنے گناہگار متعلقین پر صدقہ کردیں گے جن کے گناہ پہاڑوں کی مانند ہوں گے وہ گناہگاران ان معروف اور نیک کاموں کی وجہ سے جنت میں داخل ہوں گے۔ (ابن نجار)

مطلب یہ ہے کہ ہم نے تمہارے اعمال قبول کرلئے اور تم کو ہدیہ کے طور پر واپس کرتے ہیں تاکہ تم اپنے گنہگار دوستوں پر صدقہ کردو اور ان کی بھی بخشش ہوجائے۔

﴿۱۴﴾...... حضرت جابرؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا جو لوگ اپنے کانوں اور اپنی آنکھوں کو شیطان کے مزامیر سے محفوظ رکھتے تھے ان کو علیحدہ کرو چنانچہ ان تمام لوگوں کو مشک اور عنبر کے ٹیلوں پر جمع کیا جائے گا پھر ملائکہ سے فرمائے گا ان سے میری تسبیح اور میری تمجید سنو پس ملائکہ ان لوگوں سے ایسی آواز سنیں گے جو کبھی کسی سننے والے نے نہیں سنی۔ (دیلمی، دارقطنی)

یعنی یہ لوگ خدا کی تسبیح اور اس کی بزرگی ترنم سے پڑھیں گے چونکہ دنیا میں ناجائز آوازوں سے محفوظ رہے تھے اس وجہ سے ان کو خوش آوازی سے نوازا جائے گا۔

﴿۱۵﴾...... حضرت ثوبانؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت میں زمانہ جاہلیت کے کچھ لوگ اپنے بتوں کو اٹھائے ہوئے حاضر ہوں گے ان سے ان کا رب سوال کرے گا وہ عرض کریں گے نہ تو ہمارے پاس تو نے کوئی رسول بھیجا اور نہ تیرا کوئی امر ہم کو پہنچا اگر تیرا رسول ہمارے پاس آتا تو ہم تیرے بہت ہی فرمانبرداروں میں سے ہوتے' اللہ تعالیٰ فرمائے گا بتاؤ اگر اب تمہیں کوئی حکم دوں تو اس کی تعمیل کرو گے۔ یہ کہیں گے ہاں! ارشاد ہوگا جہنم میں چلے جاؤ جب یہ قریب پہنچ کر دوزخ کا غصہ اور اس کی ہیبت ناک آواز سنیں گے تو واپس آ کر عرض کریں گے اے رب ہم کو اس سے بچایئے اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم نے نہیں کہا تھا کہ جو حکم ہم کو ملے گا اس کی تعمیل کریں گے پھر اللہ تعالیٰ سے عہد و پیمان لے کر دوبارہ حکم دے گا کہ جاؤ جہنم میں چلے جاؤ یہ پھر پڑھیں گے لیکن متفرق ہو جائیں گے اور لوٹ کر عرض کریں گے اے رب ہم جہنم کی طاقت نہیں رکھتے اللہ تعالیٰ فرمائیگا تم نے نہیں کہا تھا کہ جو حکم ہم کو ملے گا اس کی تعمیل کریں گے پھر اللہ تعالیٰ سے عہد و پیمان لے کر دوبارہ حکم دے گا کہ جاؤ جہنم میں چلے جاؤ یہ پھر پڑھیں گے لیکن متفرق ہو جائیں گے اور لوٹ کر عرض کریں گے' اے رب ہم جہنم کی طاقت نہیں رکھتے اللہ تعالیٰ فرمائیگا ذلت کے ساتھ اس میں داخل ہو جاؤ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں اگر پہلی مرتبہ داخل ہو جاتے تو دوزخ ان پر سلامتی کے ساتھ ٹھنڈی ہو جاتی۔ (نسائی' حاکم)

غالباً وہ لوگ ہوں گے جن کے پاس خدا کی توحید کا پیام نہیں پہنچا ہوگا مگر اللہ کے علم میں یہ نافرمان ہونگے اس لئے قیامت میں ان کی نافرمانی کا اظہار کرا دیا جائے گا اور پھر ان کو دوزخ میں داخل کر دیا جائے گا۔

﴿۱۶﴾...... حضرت ابو مالک اشعریؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ تین چیزیں میں نے اپنے بندوں سے چھپا رکھی ہیں اگر ان تین چیزوں کو کوئی شخص دنیا میں دیکھ لے تو کبھی کوئی گناہ نہ کرے اگر میں اپنے سامنے سے پردہ ہٹا دوں اور کوئی شخص مجھ کو دیکھ لے اور یہ بات جان لے کہ میں مخلوق کو موت دینے کے بعد ان کے ساتھ کیا کروں گا

اور کسی کو یہ بات معلوم ہو جائے کہ میں کس طرح آسمانوں اور زمینوں کو اپنی مٹھی میں لے کر کہوں گا کہ میں بادشاہ ہوں میرے علاوہ کسی کی بادشاہت نہیں اور میں اپنے بندوں کو جنت اور جو میں نے ان کیلئے سامان تیار کیا ہے وہ بھی دکھادوں اور وہ دیکھ کر اس کا یقین کر لیں' اور میں اپنے بندوں کو دوزخ اور جو میں نے عذاب مقرر کیا ہے وہ دکھادوں اور وہ اس کا یقین کر لیں لیکن میں نے قصداً ان باتوں کو چھپالیا ہے البتہ ان کا ذکر ان سے کر دیا تا کہ یہ بات معلوم ہو کہ وہ کیسے عمل کرتے ہیں۔ (طبرانی)

یعنی تین باتوں میں سے ایک تو خود ان کی ذات ہے دوسرے جنت تیسرے دوزخ اگر یہ چیزیں دنیا ہی میں ظاہر ہو جائیں تو کوئی بھی گناہ نہ کرے۔

﴿۱۷﴾......حضرت معاذؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بلند آواز سے فرمائے گا اس آواز میں دہشت نہ ہوگی اے میرے بندو! میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی پرستش کے قابل نہیں' میں سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہوں' اور سب حاکموں سے بہتر حاکم ہوں اور حساب کرنے میں بہت تیز ہوں اے میرے بندو! آج تم پر کسی قسم کا خوف نہیں اور نہ تم غم کھاؤ اپنی اپنی دلیلیں پیش کرو اور جواب میں آسانی حاصل کرو تم سب کے سب سوال کئے جاؤ گے اور تم سے حساب لیا جائے گا۔ اے میرے فرشتو! میرے بندوں کو حساب کیلئے صفیں باندھ کر کھڑا کرو۔ (دیلمی)

یعنی حساب لینے میں آسانی کی جائے گی برتاؤ سخت نہیں ہوگا اور ظلم و ناانصافی بھی نہیں ہوگی۔

﴿۱۸﴾......حضرت ابن عباسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت میں ایک بندے کو دوزخ کی طرف گھسیٹتے ہوئے لیجایا جائے گا' دوزخ اس کو دیکھ کر سمٹنے لگے گی' حضرت حق فرمائیں گے تجھ کو کیا ہو گیا' دوزخ عرض کرے گی یہ شخص دنیا میں مجھ سے پناہ مانگتا تھا اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے بندے کو چھوڑ دو۔ (دیلمی)

﴿۱۹﴾......حضرت شبیب بن سعد البلوی کی روایت میں ہے کہ قیامت میں ایک بندے کو اس کے نامۂ اعمال دیئے جائیں گے تو ان میں اس کو بعض ایسی نیکیاں نظر آئیں گی جو اس نے نہیں کی ہوگی' وہ عرض کرے گا اے میرے رب یہ اعمال کہاں سے

آئے ہیں میں نے تو یہ عمل نہیں کئے اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ لوگوں کی غیبت کی وجہ سے ہے کہ وہ تیری غیبت کرتے تھے اور تجھ کو خبر نہ ہوتی تھی۔ (ابونعیم فی المعرفہ)

یعنی لوگوں کی غیبت کرنے سے تیرے نامۂ اعمال میں نیکیاں لکھی جاتی تھیں۔

﴿۲۰﴾...... حضرت ابوامامہؓ کی روایت میں اس قدر زائد ہے کہ ایک اور بندے کو جب نامۂ اعمال دیئے جائیں گے تو وہ اس میں اپنی بعض نیکیوں کو نہیں پائے گا اور عرض کرے گا اے میرے رب کیا میں نے فلاں فلاں نیک کام نہیں کیے تھے ارشاد ہوگا تو نے چونکہ بعض لوگوں کی غیبت کی تھی' اس وجہ سے تیری وہ نیکیاں مٹا دی گئیں۔ (خرائطی)

﴿۲۱﴾...... حضرت ابن عمرؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا وہ فقراء و مہاجرین کا ہوگا جو مصیبت اور خطرات کے موقعوں پر بچاؤ کا کام دیتے تھے اور جب ان کو حکم دیا جاتا تھا' تو اس کی تعمیل کرتے تھے اور اگر ان کی کوئی ضرورت اور حاجت بادشاہ سے پیش آئے وہ ان کے سینے ہی میں رہ جاتی تھی یہاں تک کہ ان کو موت آ جائے اور وہ حاجت ان کے سینے ہی میں رہے اللہ تعالیٰ قیامت میں جنت کو طلب کرے گا۔ جنت اپنی زینت اور رونق کے ساتھ حاضر ہوگی اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے وہ بندے کہاں ہیں جنہوں نے میرے راستے میں قتال کیا اور ان کو تکلیف پہنچائی گئی اور انہوں نے میری راہ میں جہاد کیا یہ لوگ بغیر عذاب اور بدون حساب جنت میں داخل ہو جائیں اس اعلان کو سنکر فرشتے سجدہ کریں گے اور عرض کریں گے اے رب ہم رات اور دن تیری تسبیح و تقدیس کرتے ہیں' یہ لوگ کون ہیں جن کو ہم پر ترجیح دی گئی ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ میرے وہ بندے ہیں جنہوں نے میری راہ میں جہاد کیا اور میری راہ میں ان کو تکالیف پہنچائی گئیں' فرشتے ان پر ہر دروازے سے داخل ہوں گے اور کہیں گے تم پر سلام ہو یہ بدلہ ہے تمہاری ثابت قدمی کا سو خوب ملا پچھلا گھر۔ (طبرانی' حاکم)

قتال یعنی جہاد کیا کرتے تھے غربت کی وجہ سے بادشاہ اور بڑے آدمیوں تک رسائی نہ ہو سکتی تھی' جو حاجت پوری کرا سکیں۔

﴿۲۲﴾...... حضرت ابن عمرؓ کی دوسری روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو حکم دے گا کہ ان فقراء مہاجرین کا استقبال کرو جن کی وجہ سے دارالاسلام کی حدود

کی حفاظت کی جاتی تھی' فرشتے عرض کریں گے' ہم تیرے آسمان کے رہنے والے اور تیری تسبیح وتقدیس کرنے والے ہم کو ان کے سلام اور استقبال کا حکم دیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ میری عبادت کرتے تھے میرے ساتھ شرک نہیں کرتے تھے۔ان کی وجہ سے دار السلام کے قلعوں کی حفاظت کی جاتی تھی' اور خطرات کے موقعہ پر ان سے بچاؤ کا کام لیا جاتا تھا اور ان کی تمنائیں اور حاجتیں مرتے وقت تک ان کے سینے سے نہیں نکلتی تھیں' فرشتے ہر دروازے سے ان پر داخل ہوں گے اور کہیں گے تم پر سلامتی ہو بسبب اس کے کہ تم ثابت قدم رہے سو خوب ملا پچھلا گھر۔ (احمد' ابونعیم)

یہ وہ معاملہ ہے جو فقراء ومجاہدین کے ساتھ ہوگا۔

﴿۲۳﴾...... حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں ایک دن سرکار ہماری مجلس میں تشریف رکھتے تھے ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ ہنسے یہاں تک کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے حضرت عمرؓ نے فرمایا میرے ماں باپ آپ پر سے قربان ہوں آپ کو کس چیز نے ہنسایا۔حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت کے دو شخص رب العزت کے سامنے جھگڑا کرتے ہونگے ایک شخص کہے گا اے میرے رب اس بھائی سے میرا وہ حق دلوا جو اس نے ظلماً مجھ سے لیا تھا اللہ تعالیٰ فرمائیگا یہ کس طرح ہوگا۔اس کے پاس تو کوئی نیکی باقی نہیں رہی یہ کہے گا اے میرے رب میرے گناہ اس پر لاد دے۔ نبی کریم ﷺ یہ فرما کر رونے لگے اور آپ کی آنکھیں بہنے لگیں پھر آپ نے فرمایا یہ دن ایسا ہی ہے جس دن لوگ اس بات کے سخت محتاج ہوں گے کہ ان کے گناہ کوئی اٹھالے اور اپنے ذمہ لے لے پس اللہ تعالیٰ مظلوم سے فرمائے گا اپنی نگاہ اوپر اٹھا کر دیکھ جب یہ نظر اٹھا کر دیکھے گا تو کہے گا اے رب یہ سونے اور چاندی کے شہر اور یہ جواہرات کے مکان کون سے نبی یا کون سے صدیق یا کون سے شہید کے ہیں' اللہ تعالیٰ فرمائے گا جو ان کی قیمت ادا کردے یہ اس کے ہیں یہ کہے گا اے رب اس کا مالک کون ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو مالک ہوسکتا ہے یہ کہے گا میں کس طرح مالک ہوسکتا ہوں' اللہ تعالیٰ فرمائے گا اپنے بھائی کو معاف کردینے سے تو مالک ہوسکتا ہے' یہ کہے گا اے رب میں نے اپنا حق معاف کردیا اللہ تعالیٰ فرمائے گا اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ اور اس کو جنت میں داخل کردے' نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ سے ڈرو

اور آپس میں صلح کروؤ دیکھو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے درمیان صلح کراتا ہے۔ (حاکم، بیہقی)

﴿۲۴﴾ ...... حضرت سعید بن عامرؓ کی روایت میں ہے کہ فقراء مسلمین ایسے سمٹے ہوئے ہونگے جیسے کبوتر سمٹ جاتا ہے ان سے کہا جائے گا حساب کیلئے کھڑے ہو جاؤ یہ کہیں گے خدا کی قسم ہم نے تو کچھ چھوڑا ہی نہیں جس کا حساب دیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے بندوں نے سچ کہا یہ فقراء جنت میں ستر سال اور لوگوں سے قبل داخل کردیئے جائیں گے۔ (طبرانی فی الکبیر)

﴿۲۵﴾ ...... حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا' میرے دوست جبرئیلؑ ابھی میرے پاس سے گئے ہیں وہ کہتے تھے قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندہ نے پانچ سو سال تک ایک پہاڑ کی چوٹی پر عبادت کی یہ پہاڑ سمندر کے بیچ میں ہے' یہ پہاڑی تیس گز مربع میل ہے اس کے چاروں طرف سینکڑوں میل کا سمندر ہے اللہ تعالیٰ نے اس عابد کیلئے اس پہاڑ میں ایک میٹھے پانی کا چشمہ جاری کردیا' جس کی دھار انگلی کے برابر موٹی ہے اور ایک درخت انار کا اس پہاڑی کی جڑ میں اگا دیا گیا' جس میں ہر روز ایک انار تیار ہوتا تھا۔ یہ عابد اس پہاڑی کی جڑ سے اتر کر وضو کرتا اور اس انار کو کھا کر پھر خدا کی عبادت میں مشغول ہو جاتا جب اس عابد کی وفات کا وقت قریب ہوا تو اس نے عرض کیا' الٰہی میری روح سجدے کی حالت میں قبض ہو اور میرے جسم کو محفوظ رکھا جائے اور میں قیامت میں سجدے کی حالت سے اٹھایا جاؤں اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ ایسا ہی کیا' چنانچہ ہم آسمان سے اترتے چڑھتے اس کو اسی حالت میں دیکھتے ہیں' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے یہ بندہ جب حاضر کیا جائے گا تو حضرت حق ارشاد فرمائیں گے میرے بندے میری رحمت سے جنت میں داخل ہو جا یہ عرض کرے گا' الٰہی میرے عمل کی وجہ سے دو دفعہ ایسا ہی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ رحمت سے فرمائے گا اور یہ عمل کا نام لے گا' پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا جو نعمتیں میں نے اس پر کی ہیں اور جو عمل اس نے کیے ہیں ان کا حساب کرو۔ جب حساب شروع ہوگا تو صرف آنکھ کی نعمت ہی کے بدلے میں پانچ سو سال کی عبادت ختم ہو جائے گی اور باقی جسم پر جو احسان ہیں وہ فاضل ہونگے ارشاد ہوگا میرے بندے کو آگ میں داخل کردو' پس دوزخ کی طرف اس کو کھینچا جائے گا' یہ کہے گا اے رب مجھ کو اپنی رحمت سے جنت میں داخل کردیجئے' ارشاد ہوگا اسکو لوٹا لاؤ' چنانچہ

یہ حاضر کیا جائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا' اے میرے بندے تجھ کو کس نے پیدا کیا' یہ عرض کرے گا' آپ نے پیدا کیا پھر ارشاد ہوگا پانچ سو سال تک عبادت کرنے کی طاقت کس نے دی یہ کہے گا یارب آپ نے پھر ارشاد ہوگا پانی کی موجوں کے درمیان پہاڑ پر تجھ کو کس نے پہنچایا اور کھارے پانی میں سے میٹھے پانی کا چشمہ تیرے لئے کس نے نکالا اور انار کا درخت جو ایک سال میں ایک دفعہ پھل لاتا ہے' رات دن میں اس کو ایک پھل دینے والا کس نے بنایا اور تو نے جب یہ درخوست کی کہ میری جان سجدے کی حالت میں نکلے تو میں نے یہ بات بھی تیری پوری کر دی یہ عرض کرے گا اے رب تو نے ہی یہ سب کچھ کیا ارشاد ہوگا یہ میری رحمت ہے اور میں اپنی رحمت سے تجھ کو جنت میں داخل کرتا ہوں حضرت جبرئیلؑ نے مجھ سے کہا اے محمد ﷺ تمام اشیاء اللہ کی رحمت ہی ہیں۔ (بیہقی' فی شعب الایمان)

﴿۲۶﴾......حضرت حذیفہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت میں حکمرانوں کو لایا جائے گا ان میں ظالم بھی ہوں گے اور عادل بھی' پھر ان سب کو دوزخ کے پل پر کھڑا کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا تمہارے بارے میں میرے مطالبات ہیں' پھر ان میں سے ہر وہ ظالم جو حکم کرنے میں ظالم ہوگا' اور وہ جو فیصلہ کرنے میں رشوت لیتا ہوگا' اور وہ شخص جو متخاصمین میں سے کسی ایک کی طرف کانوں کو مائل کرتا ہوگا ان سب کو دوزخ کی گہرائیوں میں ڈال دیا جائے گا یہ گہرائیاں ستر سال کی راہ ہوں گی پھر اللہ تعالیٰ کے روبرو وہ شخص لایا جائے گا' جس نے حد میں زیادتی کی ہوگی' اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے مقررہ حد سے زیادہ کیوں سزا دی یہ کہے گا میں نے تیری وجہ سے اس پر غصہ کیا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تیرا غصہ میری غصہ سے بھی زیادہ تھا' پھر ایسا شخص لایا جائے گا جس نے حد مارنے میں کمی کی ہوگی اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے مقررہ حد میں کمی کیوں کی؟ یہ عرض کرے گا مجھے مجرم پر رحم آ گیا' اللہ تعالیٰ فرمائیگا کیا تیرا رحم میری رحمت سے بھی زیادہ تھا۔ (ابویعلی)

مطلب یہ ہے کہ جس جرم کی جو حد شریعت نے مقرر کی ہے اس سے کم وبیش کرنے والوں پر بھی عتاب ہوگا' عادل حاکموں کا اس روایت میں ذکر نہیں ہے دوسری روایتوں میں امام عادل کے متعلق ذکر ہے کہ عرش الٰہی کے سایہ میں ہونگے' یہاں صرف ظالم اور رشوت خور حاکموں کے عذاب کا ذکر ہے۔

﴿۲۷﴾...... حضرت معاذ بن جبلؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت میں پاگل، مخبوط الحواس اور نابالغ کو بلا کر دریافت کیا جائیگا کہ تم نے کیا عمل کیے، پاگل کہے گا اگر مجھ عقل ہوتی تو بہترین کام کرتا اور کوئی عقل والا مجھ سے زیادہ نیک نہ ہوتا مخبوط الحواس بھی یہی کہے گا اگر میرا دماغ صحیح ہوتا تو میں تمام تندرستوں سے زیادہ نیک ہوتا۔ نابالغ کہے گا، اگر میں بالغ ہوتا تو تمام ہم عمروں ہی میں سب سے زیادہ نیک ہوتا اللہ تعالیٰ فرمائے گا اب تم میری اطاعت کرنے کو تیار ہو یہ تینوں کہیں گے کہ جو حکم ہوگا اسکو بجالائیں گے اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا جاؤ دوزخ میں چلے جاؤ اگر وہ اس حکم کو سن کر دوزخ میں چلے جاتے تو دوزخ ان کو نقصان نہ پہنچاتی یہ دوزخ کی طرف جائیں گے، پس دوزخ سے شعلے نکلیں گے اور وہ یہ سمجھیں گے کہ یہ آگ تمام مخلوق کو جلا دے گی اور وہ فوراً واپس ہو جائیں گے اور عرض کریں گے اے رب ہم نکل آئے ہم نے اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تھا لیکن اسمیں سے شعلے نکلے اور ہم نے یہ گمان کیا یہ تمام مخلوق کو جلا دے گی پھر ان کو دوبارہ حکم ہوگا اور پھر لوٹ آئیں گے اور وہی عرض کریں گے جو پہلی مرتبہ کہا تھا' اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں تمہارے پیدا کرنے سے قبل ہی یہ جانتا تھا کہ تم عمل نہیں کرو گے، میں نے تم کو اپنے علم کے موافق پیدا کیا تھا اور میرے علم کے موافق ہی تم ہوئے، اے آگ ان کو پکڑ لے۔ (طبرانی)

مطلب یہ ہے کہ ہمارے علم میں تم دوزخی تھے تم نے آج بھی میرے حکم کی تعمیل نہ کی، تو دنیا میں کیا کرتے نابالغ سے مراد شاید کافروں کی اولاد مراد ہو۔

﴿۲۸﴾...... حضرت عدی بن حاتمؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت میں کچھ لوگوں کو حکم دیا جائے گا کہ جنت کی طرف جاؤ جب یہ لوگ جنت کے قریب پہنچیں گے اور وہاں کی خوشبوئیں سونگھیں گے اور وہ محلات و مکانات جو جنتیوں کیلئے بنائے گئے ہیں دیکھیں گے تو یکا یک ایک آواز آئے گی کہ ان کو لوٹا دو ان کا جنت میں کوئی حصہ نہیں ہے، یہ نہایت حسرت کے ساتھ لوٹیں گے اور وہ حسرت ایسی ہوگی کہ ایسی حسرت اور افسوس کسی کو نہ ہوا ہوگا یہ عرض کریں گے اے ہمارے رب اگر ہم کو جنت اور اس کا وہ سامان جو آپ نے اپنے دوستوں کے لئے تیار کیا ہے دکھانے سے پہلے ہی دوزخ میں ڈال دیتے تو ہمارے لئے یہ آسان ہوتا' اللہ تعالیٰ فرمائے گا' یہ میں نے تم کو سزا دینے کی غرض سے کیا

ہے بدبختو! جب تم تخلیہ میں جاتے تھے تو بڑے بڑے گناہوں کے ساتھ میرا مقابلہ کرتے تھے اور جب تم لوگوں میں آتے تھے تو ان سے نہایت تواضع اور پرہیز گاروں کی طرح ملتے تھے لوگوں کو تم اس امر کے خلاف ظاہر کرتے تھے جو تم میرے ساتھ کیا کرتے تھے تم لوگوں سے ڈرتے تھے اور مجھ سے نہیں ڈرتے تھے لوگوں کو بڑا سمجھتے تھے اور مجھ کو نہیں سمجھتے تھے' لوگوں کے لئے پاکیزہ بنتے تھے اور میری لئے پاکیزہ نہیں بنتے تھے آج میں تم کو عذاب کا مزہ چکھاوں گا اور ہر قسم کے ثواب سے محروم کروں گا۔ (بیہقی۔ابن عساکر۔ابن النجار)

چوں کہ تمہارا ظاہر و باطن یکساں نہ تھا۔اس لئے تم کو سزا بھی ایسی ہی دی گئی کہ دکھائی جنت اور بھیجا دوزخ میں۔

﴿۲۹﴾...... وائلہ بن الاسقعؓ نبی کریم سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت میں ایک ایسا بندہ اٹھایا جائے گا جس نے کوئی گناہ نہ کیا ہوگا اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا تجھ کو تیرے عمل کا بدلہ دیا جائے یا میں اپنی نعمت اور احسان کا سلوک کروں یہ عرض کرے گا اے رب تو جانتا ہے میں نے تیری کوئی نافرمانی نہیں کی ارشاد ہوگا اس سے ہمارے احسانات کا مقابلہ کرو' یہاں تک کوئی نیکی باقی نہیں رہے گی اور تمام نیکیاں اللہ کے احسانات کے مقابلے میں ختم ہو جائیں گی۔پس یہ عرض کرے گا اے رب تیری نعمت اور تیری رحمت چاہتا ہوں ارشاد ہوگا ہماری نعمت اور رحمت کی وجہ سے اس کو جنت میں لے جاؤ پھر ایک اور بندہ لایا جائے گا جو اپنی جان پر بھلائی کرنے والا ہوگا اور اس کے ذمہ کوئی گناہ نہ ہوگا' اس سے کہا جائے گا کیا تم نے میرے کسی دوست سے دوستی اور میرے کسی دشمن سے دشمنی کی تھی' یہ عرض کرے گا' اے رب میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ میرے اور کسی کے درمیان کوئی تعلق ہو۔اللہ تعالیٰ فرمائے گا مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم میری رحمت اس شخص کو میسر نہیں ہو سکتی جو میرے دوستوں میں سے کسی دوست سے محبت نہ کرے اور میرے دشمنوں میں سے کسی سے دشمنی نہ کرے۔ (حکیم' ترمذی' طبرانی)

﴿۳۰﴾...... حضرت ابن عمرؓ نبی کریم سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت میں لوگوں کو جمع کیا جائے گا اور کہا جائے گا اس امت کے فقراء کہاں ہیں' پس یہ لوگ کھڑے ہو جائیں گے ان سے کہا جائے گا تم نے کیا عمل کیے تھے؟ عرض کریں گے اے ہمارے رب

ہم بلاؤں میں مبتلا کیے گے تھے اور ہم نے صبر کیا اور ہمارے غیروں کو حکمران اور بادشاہ بنایا گیا تھا' اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم نے سچ کہا یہ لوگ جنت میں عام لوگوں سے بہت زمانہ قبل داخل کر دیئے جائیں گے' پھر حساب کی شدت کے لئے وہ لوگ رہ جائیں گے جو ذی سلطنت اور حکمران ہوں گے لوگوں نے دریافت کیا مومنین اور کاملین اس دن کہاں ہوں گے ارشاد فرمایا وہ نور کی کرسیوں پر ہوں گے اور ان پر اس دن بادل سایہ کے ہوئے ہوں گے اور قیامت کا دن ان لوگوں پر ایک گھڑی کے برابر ہوگا۔ (طبرانی)

یعنی مومنوں کے لئے وہ دن زیادہ طویل نہ ہوگا' ان کو صرف ایک گھڑی کی برابر معلوم ہوگا

﴿۳۱﴾...... حضرت جابرؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت کے دن قرآن' مسجد' اور عترت (عترت سے مراد نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات اور آپ کی اولاد ہے جو لوگ قرآن' مساجد اور اہل بیت کی توہین کے ذمہ دار ہیں ان کے خلاف یہ شکایتیں کی جائیں گی) حاضر کے جائیں گے قرآن کہے گا اے میرے رب مجھ کو جلایا اور مجھ کو پھاڑا اور میرے ٹکڑے کیے گئے' مسجد عرض کرے گی مجھے ویران کیا اور مجھے بیکار شے سمجھا اور مجھکو ضائع کر دیا' عترت کہے گی' ہم کو دفع کیا اور ہم کو قتل کیا اور ہم کو منتشر کیا یہ سب چیزیں خدا کے سامنے دوزانوں ہوں گی اور جھگڑا کریں گی' اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ سب چیزیں میری تھیں اور میں ان سب کا فیصلہ کرنے کا زیادہ مستحق ہوں۔ (دیلمی)

﴿۳۲﴾...... حضرت جابرؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مومن کو طلب کرے گا' یہاں تک کہ اس کو اپنے سامنے بلا کر دریافت کرے گا میرے بندے میں نے تجھ کو حکم دیا تھا کہ مجھ کو پکار یو اور میں نے تجھ سے وعدہ کیا تھا کہ جب پکارے گا تو تیری پکار کو قبول کروں گا۔ پس تو نے مجھے پکارا تھا یہ عرض کرے گا کہ ہاں آپ کو پکارا تھا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا یہ بات نہیں جب تو نے مجھ کو پکارا تو میں نے تیری پکار کو قبول کیا' فلاں فلاں دن تجھ کو پریشانی اور غم ہوا تھا اور تو نے مجھے کو پکارا تھا اور میں نے تیری دعا کو قبول کر لیا تھا' بندہ کہے گا ہاں میرے رب۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا وہ میں نے دنیا میں تیرے لئے میں جلدی کی تھی اور فلاں فلاں دن جب تو نے مصیبت کے وقت پکارا تو تو نے کشادگی نہ پائی ہوگی' بندہ عرض کرے گا ہاں اس دن تو دعا کا کوئی اثر نہیں دیکھا اللہ تعالیٰ فرمائے

گا اس کو میں تیرے لئے جنت میں ذخیرہ کر دیا ہے پھر فرمائے گا فلاں فلاں دن تو نے اپنی ایک حاجت میرے سامنے پیش کی تھی مگر اس کو پورا ہوتے نہ دیکھا ہو گا بندہ عرض کرے گا ہاں میرے رب وہ حاجت تو پوری نہ ہوئی اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے جنت میں اس کو تیرے لئے ذخیرہ بنا رکھا ہے' پس میرے پاس کوئی دعا ایسی نہیں ہے یا تو دنیا میں اس کا اثر ظاہر ہو جاتا ہے اور یا آخرت کے لئے ثواب کا ذخیرہ بنا دیا جاتا ہے' یہ باتیں دیکھ کر مومن کہے گا' کاش دنیا میں میری دعاؤں کا اثر ظاہر نہ ہوتا۔ (حاکم)

مطلب یہ کہ وہاں کا ثواب دیکھ کر تمنا کرے گا کہ دنیا میں کوئی دعا ہی قبول نہ ہوتی بلکہ تمام دعائیں جنت میں ہی ذخیرہ کر دی جاتیں۔

﴿۳۳﴾...... حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن حضرت آدمؑ سے معذرت کرے گا اور تین عذر کرے گا اللہ تعالیٰ فرمائیگا اے آدم اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں جھوٹوں پر لعنت کرتا ہوں اور وعدہ خلافی سے بغض رکھتا ہوں اور کذب کے متعلق عذاب سے ڈراتا ہوں۔ اگر یہ باتیں نہ ہوتیں تو میں اس عذاب کی شدت کو دیکھتے ہوئے جو میں نے ان کیلئے تیار کیا ہے آج تیری تمام اولاد کے ساتھ رحمت کا معاملہ کرتا لیکن میری یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اگر میرے رسولوں کی تکذیب کی گئی اور میرے حکم کی مخالفت کی گئی تو میں تمام جنات اور انسانوں سے دوزخ کو بھر دوں گا اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے آدم اس بات کو یاد رکھو کہ میں تمہاری اولاد میں سے کسی کو عذاب نہ کروں گا مگر اس شخص کو جس کے متعلق مجھے یہ معلوم ہے کہ اگر دنیا میں اس کو دوبارہ لوٹا دوں تب بھی وہ شر کے ہی کام کرے گا اور اپنے خیال سے باز نہ آئے گا' تیسری بات اللہ تعالیٰ یہ فرمائے گا اے آدم آج میں اپنے اور تمہاری اولاد کے درمیان تم کو ہی پنچ بناتا ہوں تم ترازو کے پاس کھڑے ہو جاؤ اور جو اعمال تولے جا رہے ہیں ان کو دیکھو جس کی بھلائی اس کی برائی کے مقابلہ میں رائی کے دانہ کے برابر بھی زیادہ ہو اس کیلئے جنت ہے یہاں تک کہ تم کو یہ بات معلوم ہو جائے کہ میں آگ میں اسی کو داخل کرتا ہوں جو پرلے درجہ کا ظالم ہو۔

(ابن عساکر بسند ضعیف)

شفاعت

﴿۱﴾...... حضرت انسؓ سے روات ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت میں مسلمان روکے جائیں گے یہاں تک کہ وہ اس بات کی تمنا کریں گے کہ ہمارے رب کے پاس ہماری شفاعت کی جائے تا کہ ہم کو اس جگہ سے راحت میسر ہو سکے۔ چنانچہ حضرت آدمؑ، حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیم خلیل اللہ، حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام، کی خدمت میں یکے بعد دیگرے حاضر ہونگے اور یہ تمام پیغمبر اس ذمہ داری سے معذرت کریں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے تم محمد ﷺ کی خدمت میں جاؤ وہ ایک ایسے بندے ہیں جن کی پہلی اور پچھلی تمام لغزشیں معاف ہو چکی ہیں پھر آپ ﷺ نے فرمایا یہ سب لوگ میرے پاس آئیں گے میں اپنے رب سے قریب ہونے کی اجازت طلب کروں گا سو مجھ کو اجازت دی جائے گی۔ پس جب میں خدا کو دیکھوں گا تو سجدے میں گر جاؤں گا وہ مجھ کو جب تک چاہے گا سجدے میں رہنے دیگا پھر فرمائے گا اے محمد ﷺ سر اٹھاؤ اور کہو جو کہو گے سنا جائے گا اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی اور مانگو جو مانگو گے وہ تم کو دیا جائے گا پھر آپ نے فرمایا میں سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی حمد وثنا کروں گا جو اسی وقت مجھ کو سکھلائی جائے گی پھر میں شفاعت کروں گا پس میرے لئے ایک حد مقرر کر دی جائے گی میں وہاں سے نکلوں گا اور اس معین مقدار کو آگ سے نکالوں گا اور جنت میں ان کو داخل کرونگا پھر دوبارہ بارگاہ الٰہی کی طرف لوٹوں گا اور اپنے رب کے مکان میں داخل ہونے کی اجازت طلب کروں گا سو مجھ کو اجازت دیدی جائے گی پس جب میں اس کو دیکھوں گا تو سجدے میں گر پڑوں گا اور جب تک وہ چاہے گا مجھے سجدے ہی میں رہنے دیگا پھر فرمائے گا اے محمد ﷺ سر اٹھاؤ اور بیان کرو سنا جائے گا شفاعت کرو قبول کی جائے گی مانگو دیا جائے گا پس میں سر اٹھاؤں گا پھر میں اپنے رب کی وہ حمد وثنا بیان کروں گا جو مجھے اسی وقت بتائی جائے گی پھر میں شفاعت کروں گا پس میرے لئے ایک حد متعین کر دی جائے گی میں وہاں سے نکلوں گا اور متعین تعداد کو آگ سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا پھر تیسری

بار حاضر ہوں گا اور اپنے رب کے مکان میں داخل ہونے کی اجازت طلب کروں گا پس مجھ کو اجازت دی جائے گی میں اس کو دیکھ کر سجدے میں گر پڑوں گا اور جب تک وہ چاہے گا مجھے سجدے میں رہنے دیگا پھر فرمائے گا اے محمد ﷺ سر اٹھاؤ' کہو جو کہو گے سنا جائے گا اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی اور مانگو جو مانگو گے وہ دیا جائے گا پھر آپ ﷺ نے فرمایا میں سر اٹھاؤں گا اور اپنے رب کی وہ حمد وثنا بیان کروں گا جو مجھ کو اسی وقت تعلیم دی جائے گی پھر میرے لئے ایک حد مقرر کی جائے گی میں وہاں سے نکلوں گا اور متعین تعداد کو آگ سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا یہاں تک کہ آگ میں صرف وہی لوگ رہ جائیں گے جن کو قرآن نے روکا ہے یعنی جن کو دوزخ میں ہمیشہ ہمیشہ رہنا ہے۔ روای نے کہا ہے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی عَسٰی اَن یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا (یعنی قریب ہے کہ آپ ﷺ کو آپ ﷺ کا رب مقام محمود میں بھیجے گا) آیت کی تلاوت کے بعد آپ نے فرمایا یہ وہ مقام محمود ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی سے وعدہ کیا ہے۔ (بخاری ،مسلم)

روایت کو مختصر کر دیا گیا ہے خدا تعالیٰ کے گھر سے مراد ہے مقام محمود جہاں خدا کی حمد وثنا کی جائے وہی اس کا گھر ہے' یہ جو فرمایا کہ اسی وقت مجھ کو سکھائی جائے گی اس کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت مجھے اس کا علم نہیں۔

﴿۲﴾...... حضرت انسؓ سے ایک روایت ہے جس میں یہ الفاظ ہیں کہ قیامت کے دن لوگ ایک دوسرے میں گھس رہے ہوں گے یعنی کثرت کی وجہ سے رلے ملے ہوں گے پھر حضرت آدمؑ کے پاس شفاعت کی غرض سے جائیں گے اور یکے بعد دیگرے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونگے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی شفاعت کی ذمہ داری سے انکار کرینگے اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں گے آپ ﷺ فرمائیں گے میں اس کیلئے تیار ہوں پس میں اپنے پروردگار کی خدمت میں حاضر ہونے کیلئے اجازت چاہوں گا مجھ کو اجازت دی جائے گی اور مجھ کو اس وقت حمد وثنا الہام کی جائے گی کہ میں ان کلمات کے ساتھ حمد کروں اس وقت مجھ کو وہ کلمات یاد نہیں پس میں ان کلمات کے ساتھ حمد بیان کروں گا اور سجدے میں گروں گا پس کہا جائے گا اے محمد ﷺ تم اپنا سر اٹھاؤ اور

کہو سنا جائے گا مانگو دیا جائے گا شفاعت کرو شفاعت قبول ہوگی پس میں کہوں گا اے رب میری امت میری امت یعنی میری امت کو بخشدے پس کہا جائے گا جاؤ جس کے دل میں ایک جو کے برابر ایمان ہو اس کو نکال لو سو میں جاؤں گا اور ایسا ہی کرونگا۔ میں پھر دوبارہ واپس حاضر ہونگا اور ان ہی الفاظ کے ساتھ اس کی حمد و ثنا بیان کرونگا اور سجدے میں گرونگا پس مجھ سے کہا جائے گا اے محمد ﷺ سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی جو مانگو گے دیا جائے گا اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی میں کہوں گا اے رب میری امت کو بخشدے اے رب میری امت کو بخش دے پس مجھ کو کہا جائے گا جاؤ جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہو اس کو نکال لو چنانچہ میں جاؤنگا اور ان لوگوں کو نکال لوں گا اسکے بعد پھر حاضر ہونگا اور ان ہی الفاظ کے ساتھ پھر خدا کی حمد و ثنا بیان کروں گا اور اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدے میں گروں گا پس کہا جائے گا اے محمد ﷺ سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی میں کہوں گا اے رب میری امت میری امت پس کہا جائے گا جاؤ جس کے دل میں رائی کے چھوٹے سے چھوٹے دانہ کی برابر بھی ایمان ہو اس کو نکال لو پس میں ان لوگوں کو نکال لوں گا اس کے بعد چوتھی مرتبہ پھر واپس آؤں گا اور ان ہی الفاظ کے ساتھ خدا کی حمد و ثنا بیان کروں گا اللہ تعالیٰ کیلئے سجدہ میں گروں گا پس حکم ہوگا اے محمد ﷺ سر اٹھاؤ اور فرماؤ جو کہو گے وہ سنا جائے گا اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا صرف لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهَ کہنے والوں کو آگ سے نکال لینے کی اجازت دیجئے ارشاد ہوگا یہ تمہارا حق نہیں ہے لیکن میں اپنی عزت اور جلال اور بلندی اور عظمت کی قسم کھاتا ہوں کہ جس نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه پڑھا ہے۔ اس کو آگ سے نکال لوں گا۔ (بخاری، مسلم)

اعمال کی کوتاہی کے باعث تین قسم کے لوگوں کا ذکر ہے جو شفاعت سے بخشے جائیں گے، ایمان میں جو ضعف اور کمزوری ہو جاتی ہے اس کیفیت کو جو اور رائی کے دانہ کے ساتھ تمثیل دی ہے، چوتھی قسم جس کو اپنے فضل سے بخشنے کا وعدہ فرمایا ہے اس کے متعلق بعض علماء نے جس کو فرمایا ہے یہ وہ لوگ ہیں جو عام آبادیوں سے اس قدر دور رہتے ہوں گے جن تک رسالت کی اطلاع نہیں پہنچی لیکن یہ لوگ خدا کی وحدانیت کے قائل تھے۔

﴿۳﴾...... حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے پکا ہوا

گوشت لایا گیا آپ ﷺ نے اس گوشت میں سے ایک ٹکڑا اٹھا کر کھانا شروع کیا اس کے بعد فرمایا میں قیامت کے دن لوگوں کا سردار ہونگا جس دن لوگ رب العالمین کے سامنے جواب دہی کیلئے کھڑے ہونگے آفتاب اس دن قریب کردیا جائے گا لوگ ناقابل برداشت غم اور درد میں مبتلا ہوں گے پس لوگ آپس میں کہیں گے اس پر غور کرو کہ کوشخص خدا کے سامنے جا کر ہماری شفاعت کرے پھر آپ نے حضرت آدمؑ اور حضرت عیسیٰؑ وغیرہ کے پاس جانے کا ذکر کیا پھر فرمایا اللہ تعالیٰ مجھ سے فرمائے گا اے محمد ﷺ اپنا سر اٹھاؤ مانگو جو مانگو گے دیا جائے گا اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی میں کہوں گا یارب میری امت کو بخشدے اے رب میری امت کو بخشدے اے رب میری امت کو بخشدے پس کہا جائے گا اپنی امت کے ان لوگوں کو جن پر کوئی حساب نہیں ہے جنت میں باب ایمن سے داخل کردو اور اس دروازے سے داخل ہونے والے دوسرے دروازوں میں بھی لوگوں کے شریک رہیں گے پھر حضور ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جنت کے ہر دروازے کے دونوں پہلوؤں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور ہجر کے مابین۔ (بخاری، مسلم)

یعنی جو بے حساب جنت میں جانے والے ہیں ان کو تو داخل کردو باب ایمن یعنی دائیں طرف کے دروازے سے، یہ جو فرمایا دوسرے دروازوں میں بھی شریک ہونگے اس کا یہ مطلب ہے کہ باب ایمن سے داخل ہونے کی وجہ سے جنت کے دروازوں سے داخلہ کا حق ساقط نہیں ہوگا۔ دروازے میں جو چوکھٹ ہوتی ہے اس کے دونوں بازوؤں کے درمیان کا فاصلہ فرمایا، حجر ایک مقام کا نام ہے جو مکہ سے کئی سو میل کے فاصلہ پر ہے۔

﴿۴﴾...... حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابراہیمؑ کے متعلق اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تلاوت کی رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضۡلَلۡنَ كَثِيۡرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنۡ تَبِعَنِي فَاِنَّهٗ مِنِّيۡ (یعنی اے رب ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کردیا ہے پس جو میری پیروی کرے گا وہ مجھ سے ہوگا) اور حضرت عیسیٰؑ کے اس قول کی بھی تلاوت کی اِنۡ تُعَذِّبۡهُمۡ فَاِنَّهُمۡ عِبَادُكَ (اگر تو ان کو عذاب کرے تو تیرے بندے ہیں) پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا اَللّٰهُمَّ اُمَّتِيۡ اُمَّتِيۡ (یا اللہ میری امت میری امت) پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اے جبرئیل محمد ﷺ کے پاس جاؤ اوران کا رب زیادہ جاننے والا ہے پھراس سے دریافت کرو کس چیز نے ان کو رلایا۔ جبرئیلؑ آئے اور آپ سے سوال کیا آپ نے ان کو خبر دی اور جو کچھ کہا تھا وہ ان کو بتایا پس اللہ تعالیٰ نے جبرئیلؑ سے فرمایا محمد ﷺ سے جا کر کہدو ہم عنقریب تم کو تمہاری امت کے متعلق خوش کردیں گے اور ناراض نہیں کریں گے۔ (مسلم)

حضرت ابراہیمؑ اور حضرت عیسیٰؑ کے الفاظ سے دل بھر آیا رو کر فرمایا میری امت کا کیا حال ہوگا اس پر جبرئیلؑ تسلی دے کر آئے یعنی تمہاری امت کی بخشش ہو جائے گی۔

﴿۵﴾...... حضرت ابو سعید خدریؓ کی روایت اور اس کے دیدار کے متعلق

نبی کریم ﷺ سے ایک طویل روایت کرتے ہیں اس روایت میں ہے قیامت کے دن ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ ہر جماعت اور ہر گروہ دنیا میں جس کی عبادت اور پوجا کرتا تھا اپنے اپنے معبودوں کے پیچھے چلا جائے یہاں تک کہ جو لوگ غیر اللہ کے پوجنے والے تھے خواہ بتوں کو پوجتے تھے یا بتوں کی مڑی اور تھان کو پوجتے تھے وہ سب دوزخ میں جا پڑیں گے اور میدان حشر میں صرف وہ لوگ رہ جائیں گے جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی بندگی اور پوجا نہیں کرتے تھے ان میں نیک بھی ہوں گے اور گنہگار بھی ہونگے پھر اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر تجلی فرمائے گا اور دریافت کرے گا تم کس کے منتظر ہو ہر جماعت جس کو پوجتی تھی اس کے ساتھ گئی یہ لوگ کہیں گے اے رب ہمارے ہم دنیا میں بھی ان لوگوں سے علیحدہ رہے اور ہم ان کے دوست اور مصاحب نہیں بنے حالانکہ ہم ان کے بہت زیادہ محتاج تھے یعنی ہم مشرکوں کے باوجود انسانی ضروریات میں ان کے محتاج ہونے کے کبھی دوست نہیں بنے اور دنیا میں ہمیشہ ان سے علیحدہ رہے پھر آج ان کے ساتھ کس طرح چلے جاتے۔

حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت میں یوں ہے کہ خدا پرست کہیں گے ہماری جگہ تو یہی ہے یہاں تک کہ ہمارا رب ہمارے پاس آئے اور جب ہمارا رب آئے گا تو ہم اس کو پہچان لیں گے یعنی ہم یہاں سے اس وقت تک نہیں جائیں گے جب تک ہمارا معبود نہ آئے۔

حضرت ابو سعید خدریؓ کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان کوئی ایسی نشانی ہے جو تم اس کو پہچان لوگے یہ لوگ کہیں گے ہاں نشانی ہے پس ایک نور کی پنڈلی سے پردہ ہٹایا جائے گا تو جو لوگ دنیا میں اللہ تعالیٰ کو خلوص

کے ساتھ سجدہ کرتے تھے ان میں کوئی شخص ایسا باقی نہ رہے گا جو اس وقت سجدے میں نہ گر پڑے اور جو لوگ دنیا میں اللہ تعالیٰ کو محض دکھاوے اور لوگوں کے ڈر سے سجدہ کرتے تھے ان کی پیٹھ کو اللہ تعالیٰ ایک تختہ کی مانند کردے گا اور بجائے سجدہ کرنے کے چت گر پڑیں گے۔ پھر جہنم پر پل قائم کیا جائے گا اور شفاعت کی اجازت ہو جائے گی' لوگ کہیں گے **اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ** پھر بعض مومن تو اس طرح صراط سے گذر جائیں گے جس طرح آنکھ جھپکتی ہے بعض بجلی کی طرح بعض تیز آندھی کی طرح بعض پرندوں کی اڑان کی طرح بعض تیز رفتار گھوڑوں کی طرح اور کچھ لوگ وہ ہوں گے جو نوچے جائیں گے مگر گذر جائیں گے اور کچھ وہ لوگ ہوں گے جو گذر نہ سکیں گے اور جہنم میں گرا دیئے جائیں گے یہاں تک کہ جب مومن لوگ دوزخ سے خلاصی پائیں گے تو فرمایا نبی کریم ﷺ نے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے حق پر اتنا جھگڑا نہیں کرتا جتنا جھگڑا قیامت کے دن نجات یافتہ مسلمان اللہ تعالیٰ سے اپنے بھائیوں کے متعلق کریں گے جو آگ میں ہونگے یہ نجات یافتہ مسلمان کہیں گے اے ہمارے رب یہ لوگ ہمارے ساتھ روزہ رکھتے تھے نماز پڑھتے تھے اور حج کرتے تھے پس حکم ہوگا اچھا جن کو تم پہچانتے ہو ان کو نکال لو اور آگ پر ان کی صورتیں حرام کر دی جائیں گی یعنی گنہگاروں کے باقی جسم کو آگ جلائے گی مگر ان کی صورتیں محفوظ رہیں گی پس یہ نجات یافتہ مسلمان بے شمار مخلوق کو نکال لائیں گے اور عرض کریں گے اے رب جن کے متعلق تو نے ہم کو نکالنے کا حکم دیا تھا ان میں سے اب کوئی باقی نہیں رہا' ارشاد ہوگا پھر جاؤ اور جس کے دل میں ایک دینار کے برابر بھی خیر دیکھو اس کو نکال لو پھر یہ لوگ بے شمار مخلوق کو نکال لیں گے پھر ارشاد ہوگا جاؤ پھر جاؤ اور جس کے دل میں ایک ذرہ کے برابر بھلائی پاؤ اس کو بھی نکال لاؤ پھر یہ لوگ بے شمار مخلوق کو نکال لائیں گے اور عرض کریں گے اے رب ہمارے ہم نے دوزخ میں کچھ خیر نہیں چھوڑی یعنی سب مسلمانوں کو نکال لیا۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا فرشتے شفاعت کر چکے' انبیاء شفاعت کر چکے اور مسلمان شفاعت کر چکے اب سوائے ارحم الراحمین کے کوئی باقی نہ رہا پھر اللہ تعالیٰ ایک مٹھی بھر کر اہل نار کو لے گا ان میں وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے کبھی کوئی بھلائی نہ کی ہوگی یہ لوگ جل کر کوئلہ کی شکل ہو گئے ہونگے سو اللہ تعالیٰ ان کو نہر حیات میں ڈال دے

گا یہ نہر جنت کے دروازوں پر ہے سو وہ اس میں سے اس طرح نکلیں گے جس طرح سیلاب کی وجہ سے جو کوڑا کہیں اکٹھا ہو جاتا ہے اور اس میں کوئی دانہ پھوٹ نکلتا ہے' یہ لوگ اسی نہر میں سے ایسے نکلیں گے جیسے چمکدار موتی' ان کی گردنوں میں ایک مہر لگی ہوئی ہوگی جس میں لکھا ہوگا یہ لوگ وہ ہیں جن کو رحمٰن نے آزاد کیا اور ان کو بغیر کسی عمل اور بغیر کسی خیر اور بھلائی کے جو انہوں نے آگے بھیجی ہوتی جنت میں داخل کیا ان لوگوں سے کہا جائے گا تمہارے واسطے وہ مراتب و درجات ہیں جو تم نے دیکھے اور اسی کی مثل اور بھی۔ (بخاری' مسلم)

پنڈلی کھولی جائے گی ایک درمیانے درجہ کی تجلی کی طرف اشارہ ہے برسات کا پانی جب کسی نالے میں بہتا ہے تو اس کے کناروں پر کوڑا اور تنکے اور مٹی جمع ہو جاتی ہے کبھی کبھی اس میں کوئی دانہ پھوٹ نکلتا ہے اس کی ابتدائی حالت بہت ہی نرم ہوتی ہے اور چونکہ اس کوڑے میں مٹی کے مختلف ذرے ہوتے ہیں اس لئے اس میں نمو جلدی ہوتا ہے یہی حالت ان گنہگاروں کی ہوگی جو جلتے جلتے کوئلہ بن گئے ہونگے۔ نہر حیات میں ڈالتے ہی نئے گوشت پوست کا پھٹاؤ شروع ہو جائے گا اور بہت جلد اصلی صورت و حالت عود کر آئے گی۔

﴿۶﴾...... حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک اور روایت میں ہے کہ صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا قیامت میں ہم اپنے رب کو دیکھیں گے باقی روایت ابوسعید خدریؓ کی روایت کے موافق ہے مگر پنڈلی کھلنے کا ذکر نہیں ہے پس روایت میں واقعہ کی تفصیل اس طرح ہے کہ دوزخ پر ایک پل قائم کیا جائے گا نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں رسولوں میں سب سے پہلا میں رسول ہوں جو اپنی امت کے ساتھ اس پر سے گذروں گا اور اس دن سوائے انبیاء علیہم السلام کے کسی کو کلام کرنے کی جرأت نہ ہوگی اور انبیاء بھی صرف اتنا کہتے ہونگے **اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ** ' اور جہنم میں بڑے بڑے کانٹے اور آنکڑے ہونگے جیسے سعدان کے کانٹے ان کانٹوں کی بڑائی سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا لوگ اپنے اپنے اعمال کے موافق ان کانٹوں سے نوچے کھسوٹے جائیں گے (یعنی پل کے دونوں طرف یہ کانٹے نکلے ہوئے ہونگے) بعض لوگ تو اپنے اعمال کی وجہ سے ہلاک ہو جائیں گے یعنی جہنم میں گر پڑیں گے بعض پھنس کر نکل جائیں گے اور کسی نہ کسی طرح پل سے پار ہو جائیں گے یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ تمام بندوں کا فیصلہ کرنے کے بعد آگ سے لوگوں کو نکالنے کا ارادہ کرے گا

اور جن کے نکالنے کا ارادہ کرے گا وہ وہی ہوں گے جو توحید کے قائل تھے اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی شہادت دیتے تھے' پس ملائکہ کو حکم ہوگا کہ جو اللہ کو پوجتے تھے ان کو نکال لاؤ۔ پس فرشتے ان کو پہچان پہچان کر نکال لائیں گے اور ان کی پہچان سجدے کے نشان سے ہوگی اللہ تعالیٰ آگ پر سجدے کے نشان کو جلانا حرام کردے گا ابن آدم کے تمام جسم کو آگ جلائے گی مگر سجدے کے نشانات یعنی پیشانیاں یا وہ اعضاء جو سجدے کی حالت میں زمین پر ٹکتے ہیں محفوظ رہیں گے۔ پس یہ لوگ آگ سے نکالے جائیں گے اور یہ بالکل جھلس چکے ہوں گے۔ پس ان پر زندگی کا پانی ڈالا جائے گا' پس ان کا جسم اس طرح اُگے گا جس طرح سیلاب سے جو کوڑا نالے کے کناروں پر جمع ہوجاتا ہے اس میں کوئی دانہ اگ آتا ہے ایک شخص جنت اور دوزخ کے درمیان باقی رہ جائے گا اور یہ شخص دوزخ والوں میں سب سے آخری شخص ہوگا جو جنت میں داخل ہوگا۔ یعنی جنت میں آخر میں داخل ہوگا۔ یہ شخص دوزخ کی طرف منہ کیئے ہوئے عرض کررہا ہوگا اے رب میرا منہ دوزخ کی طرف سے پھیر دے اس کی گرم ہوا اور لو نے سخت تکلیف دے رکھی ہے اور اسکے شعلوں نے مجھ کو پھونک ڈالا ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا اگر میں تیری یہ درخواست قبول کرلوں تو شاید تو اس کے علاوہ اور سوال کرے گا یہ شخص کہے گا تیری عزت کی قسم اور کچھ نہیں مانگوں گا ور یہ شخص جس قدر چاہے گا اللہ تعالیٰ کو عہدو پیمان دے گا (یعنی قسمیں کھا کھا کر بہت پختہ وعدہ کرے گا) پس اللہ تعالیٰ اس کا منہ آگ کی طرف سے پھیر دے گا پس جب یہ شخص جنت کی طرف منہ کرے گا تو اس کی خوبی اور جنت کی تروتازگی کو دیکھے گا' تو جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا' یہ چپکا کھڑا رہے گا پھر عرض کرے گا اے رب مجھ کو جنت کے دروازے تک پہنچا دے پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تو نے عہدو پیمان نہیں کیا تھا کہ اس سوال کے علاوہ جو میں تجھ سے کررہا ہوں اور کچھ نہیں مانگوں گا یہ عرض کرے گا اے میرے رب میری خواہش یہ ہے کہ میں تیری مخلوق میں سب سے زیادہ بدنصیب نہ ہوں اللہ تعالیٰ فرمائے گا اچھا اگر میں یہ تیری درخواست منظور کرلوں تو اس کے بعد تو کچھ اور نہیں مانگے گا۔ یہ عرض کرے گا تیری عزت کی قسم اور کچھ نہیں مانگوں گا پھر یہ اپنے رب کو جس قدر چاہے گا عہدو پیمان دے گا (یعنی خوب قسمیں کھا کھا کر عہد کرے گا) پس اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے دروازے تک بڑھا دے گا جب یہ شخص

جنت کے دروازے پر پہنچ جائیگا اور جنت کی آراستگی اور وہاں کی تروتازگی اور خوشی دیکھے گا تو جب تک اللہ تعالیٰ اس کو چپ رکھنا چاہے یہ چپ رہے گا' پھر کہے گا اے میرے رب مجھ کو جنت میں داخل کردے اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ابن آدم تیرے اوپر سخت افسوس ہے تو کیا ہی عہد شکن ہے کیا تو نے یہ عہد و پیمان نہیں کیا تھا کہ جو تو میری یہ آرزو پوری کردے گا اس کے بعد میں تجھ سے کوئی درخواست نہ کرونگا بندہ عرض کرے گا اے میرے رب اپنی مخلوق میں مجھ کو سب سے زیادہ بدنصیب نہ بنا پس وہ مانگتا ہی رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے مانگنے پر ہنس دیں گے پس جب وہ ہنس دیں گے یعنی وہ راضی ہو جائیں گے تو اس کو بہشت میں داخل ہونے کی اجازت دیدیں گے پھر فرمائیں گے اپنی آرزو اور خواہش بیان کر وہ بیان کرتا رہے گا یہاں تک کہ اس کی آرزوئیں ختم ہو جائیں گی پھر اللہ تعالیٰ فرمائیگا یہ مانگ وہ مانگ خود اللہ تعالیٰ اس کو بتابتا کر منگوائے گا اور خود اس کا رب اس کو آرزوئیں تعلیم کرے گا جب اس کی تمام امیدیں اور آزوئیں پوری ہو جائیں گی تو فرمائے گا یہ سب اور ان کے برابر اور اتنی ہی تجھ کو دی جائیں گی حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت میں ہے یہ سب اور ان کی دس گنی اور بھی (بخاری)

یعنی جو مانگے گا اس سے اس کو دس گنا زیادہ دیا جائیگا یہ اس شخص کا حال ہے جو سب سے آخر میں دوزخ سے نکال کر جنت میں بھیجا گیا ہے۔

﴿۷﴾...... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص جنت میں تمام لوگوں کے بعد داخل ہوگا یعنی سب سے پچھلا آدمی اس کی حالت یہ ہوگی کہ ایک قدم چلے گا اور پھر منہ کے بل اوندھا گر پڑے گا اور آگ اس کو تھپیڑے مار رہی ہوگی' اس مصیبت اور مشکل سے گرتا پڑتا جب دوزخ کو طے کر چکے گا تو آگ کی طرف رخ کر کے کہے گا وہ ذات بڑی برکت والی ہے جس نے مجھ کو تجھ سے نجات دی بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ چیز عطا فرمائی ہے جو اولین و آخرین میں سے کسی کو نہیں دی گئی پھر اس کے سامنے ایک درخت بلند کیا جائے گا یعنی اسے ایک درخت نظر آئے گا یہ عرض کرے گا اے میرے رب مجھے اس درخت سے قریب کردے تاکہ میں اس کے سایہ میں آرام حاصل کروں اور اس کا پانی پیوں پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ابن آدم شاید میں تیری یہ درخواست

قبول کر لوں تو اس کے علاوہ مجھ سے کچھ اور سوال نہ کرے گا یہ عرض کرے گا اے پروردگار نہیں اور اللہ تعالیٰ سے عہد کرے گا کہ اس بات کے علاوہ اور کچھ نہیں مانگوں گا اور اس کا رب اس کو معذور رکھے گا کیوں کہ وہ ایسی شے دیکھے گا جس پر صبر کرنا اس کی طاقت سے باہر ہوگا یعنی دوزخ سے نکل کر ایک سایہ دار درخت کو دیکھنا' پس اس کا رب اس کو اس درخت تک پہنچا دے گا' وہ شخص اس کے سایہ سے نفع حاصل کرے گا پھر اس کے سامنے ایک اور درخت بلند کیا جائے گا یعنی ایک اور درخت نظر آئے گا جو پہلے درخت سے زیادہ اچھا ہوگا پس یہ عرض کرے گا اے میرے رب مجھے اس درخت کے قریب پہنچا دے تا کہ میں اس کا پانی پیوں اور اس کے سایہ سے نفع حاصل کروں اور میں اس کے علاوہ تجھ سے کچھ اور طلب نہیں کرونگا پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ابن آدم کیا تو نے مجھ سے عہد نہیں کیا تھا اور یہ وعدہ نہیں کیا تھا کہ اب کچھ نہیں مانگوں گا پھر فرمائے گا اگر میں تجھ کو اس درخت کے قریب کردوں گا تو اس کے بعد اور کچھ تو مجھ سے نہیں مانگے گا سو یہ بندہ پھر خدا سے عہد کرے گا اور وعدہ کریگا کہ اس خواہش کے علاوہ اور کچھ طلب نہیں کروں گا اور اس کا رب اس کو معذور سمجھے گا کیوں کہ یہ ایسی چیز دیکھے گا جس سے رکنا اس کی طاقت سے باہر ہوگا پس اللہ تعالیٰ اس بندے کو اس درخت کے نزدیک پہنچا دے گا اور یہ اس کے سایہ سے فائدہ حاصل کرے گا اور اس کا پانی پیئے گا پھر اس کو ایک اور درخت نظر آئے گا جو دونوں سے زیادہ اچھا اور بہتر ہوگا یہ عرض کرے گا اے میرے رب مجھے اس درخت کے قریب پہنچا دے تا کہ میں اس کے سایہ سے نفع حاصل کروں اور اس کا پانی پیئوں اس کے بعد بعد میں تجھ سے کوئی سوال نہیں کرونگا۔ حضرت حق ارشاد فرمائیں گے اے ابن آدم کیا تو نے مجھ سے پختہ عہد نہیں کیا تھا کہ اس کے بعد کوئی سوال نہیں کروں گا یہ عرض کرے گا اے میرے رب بیشک میں نے عہد کیا تھا مگر اب اس کے سوا کچھ اور نہیں طلب کرونگا اور اس کا رب اسے معذور رکھے گا کیوں کہ وہ ایسی شے دیکھے گا جس پر وہ صبر نہیں کر سکتا پس اللہ تعالیٰ اس بندے کو تیسرے درخت کے نزدیک پہنچا دے گا پس یہ اس درخت کے نزدیک پہنچے گا تو وہاں اہل جنت کی آوازیں اس کو آنے لگیں گی' پس یہ عرض کرے گا اے میرے رب مجھے جنت میں داخل کر دے پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا تجھے کونسی چیز اس سوال کرنے سے روکے گی یعنی مانگے

چلا جاتا ہے اور مانگنے کا سلسلہ ختم نہیں کرتا تو آخر کونسی چیز لے کر اس سلسلے کو ختم کرے گا' اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کیا تو اس بات سے راضی ہو جائے گا کہ میں تجھ کو دنیا کے برابر اور اس کی اور ایک مثل دیدوں؟ بندہ عرض کرے گا کیا آپ مجھ سے مذاق اور خوش طبعی کرتے ہیں' حالانکہ آپ رب العالمین ہیں یعنی آپ تو اس قسم کے مذاق اور استہزا سے پاک ہیں' حضرت ابن مسعودؓ اس واقعہ کو ذکر کرتے ہوئے ہنسے اور حاضرین سے فرمایا تم مجھ سے دریافت کیوں نہیں کرتے کہ میں کیوں ہنسا' پس حاضرین نے عرض کیا کہ بتایئے آپ کس وجہ سے ہنسے؟ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا نبی کریم ﷺ جب اس واقعہ کو بیان فرما رہے تھے تو آپ بھی یہاں پہنچ کر ہنسے تھے' اور لوگوں نے دریافت کیا تھا یارسول اللہ ﷺ آپ کس وجہ سے ہنسے تھے' آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ہنسنے کی وجہ سے جب کہ اس شخص نے یہ کہا کہ آپ رب العالمین ہو کر مجھ سے خوش طبعی کرتے ہیں' (یعنی جب بندہ یہ الفاظ کہے گا' تو اللہ تعالیٰ ہنسے گا) اس کے ہنسنے کی وجہ سے میں بھی ہنسا اور چونکہ نبی کریم ﷺ ہنسے تھے اس لئے روایت بیان کرتے ہوئے عبداللہ بن مسعودؓ بھی ہنسے (اللہ تعالیٰ کا ہنسنا اس کا راضی ہونا اور خوش ہو جانا ہے) پس اللہ تعالیٰ بندے کے جواب میں فرمائے گا میں مذاق نہیں کرتا بلکہ میں جو کچھ چاہوں اس پر قادر ہوں۔ (مسلم)

مطلب یہ ہے کہ میں استہزاء اور مذاق کرنے سے پاک ہوں بلکہ جو کچھ کہتا ہوں وہی کروں گا۔

﴿۸﴾...... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی ایک اور روایت میں ہے کہ جب وہ جنت میں داخل ہونے کی درخواست کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو بتائے گا یہ مانگ وہ مانگ یہاں تک کہ جب اس کی تمام آرزوئیں پوری ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ سب تیرے لئے ہے اور اس سے دس گنی اور زیادہ بھی پھر وہ بندہ اپنے گھر میں داخل ہو گا اور اس کی دو بیویاں بھی جو حوروں میں سے ہوں گی اس کے ساتھ ہوں گی اور وہ دونوں بیویاں کہیں گی کہ سب تعریف اللہ کیلئے ہے' جس نے تجھ کو ہمارے لئے پیدا کیا' نبی کریم ﷺ ہنس کر فرماتے ہیں یہ بندہ کہے گا جو کچھ مجھ کو دیا گیا ہے وہ کسی کو نہیں دیا گیا۔ (مسلم)

یعنی انعامات الٰہی کی کثرت کو دیکھ کر یہ خیال کریگا کہ مجھ کو سب سے زیادہ ملا ہے۔

﴿۹﴾...... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں فرمایا رسول ﷺ نے بلا شک میں اس شخص کو جانتا ہوں جو سب سے پیچھے دوزخ سے نکلے گا اور سب سے پیچھے جنت میں داخل ہوگا' وہ ایک شخص ہوگا جو چوتڑیوں گھسٹتا ہوا دوزخ سے نکلے گا پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ جا بہشت میں داخل ہو جا پس وہ جنت کے پاس آئے گا۔ اور یہ خیال کرے گا کہ جنت تو پر ہو چکی ہے پس کہے گا اے پروردگار میں نے تو اس کو بھرا ہوا پایا (یعنی کہاں جاؤں اس میں جگہ تو ہے ہی نہیں) ارشاد ہوگا' جا جنت میں داخل ہو جا' تجھ کو دنیا اور دنیا سے دس گنا زیادہ دیا جائے گا' بندہ کہے گا کیا آپ مجھ سے ٹھٹھا کرتے ہیں' یا یوں کہے گا کیا آپ مجھ سے ہنسی کرتے ہیں' حالانکہ آپ شہنشاہ ہیں' عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں میں نے دیکھا نبی کریم ﷺ اس واقعہ کو بیان کرتے ہوئے ہنسے یہاں تک کہ آپ کی کچلیاں ظاہر ہوگئیں اور کہا جاتا تھا کہ یہ شخص اہل جنت میں سب سے کم درجہ کا ہوگا۔ (بخاری' مسلم)

یعنی جب کم درجہ والے کو دنیا کی بادشاہت سے دس گنی سلطنت ملے گی تو اعلیٰ مرتبہ والوں کا کیا کہنا ہے۔

﴿۱۰﴾...... حضرت انسؓ کہتے ہیں فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میری امت میں سے چار لاکھ آدمیوں کو بغیر حساب کے جنت میں داخل کرے گا یعنی ان سے کوئی حساب نہیں لیا جائے گا' حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ زیادہ کیجئے آپ نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر لپ بنائی اور فرمایا اچھا اتنی اور زیادہ ابوبکرؓ نے پھر عرض کیا یارسول اللہ ﷺ زیادہ کیجئے' آپ نے پھر لپ بنا کر فرمایا اچھا اتنی اور پھر حضرت عمرؓ نے کہا اے ابوبکرؓ رہنے دو' حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا عمرؓ تمہارا کیا حرج ہے اگر اللہ تعالیٰ ہم سب ہی کو بہشت میں داخل کر دے۔ حضرت عمرؓ نے کہا بلا شک اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو ایک ہی لپ میں تمام مخلوق کو جنت میں داخل کر سکتا ہے' نبی کریم ﷺ نے فرمایا عمرؓ نے سچ کہا۔ (شرح السنۃ)

حضرت ابوبکرؓ کی درخواست پر سرکار دو عالم ﷺ نے دو دفعہ لپیں بنا کر دکھلائیں۔ مطلب یہ تھا کہ چار لاکھ پر دو لپیں اور بڑھا دی جائیں حضرت عمرؓ نے ابوبکرؓ کو یہ کہہ کر روک دیا کہ جب اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق کو بخشنے کیلئے ایک ہی لپ کافی ہے تو پھر زیادہ پر اصرار کرنے

کی کیا ضرورت ہے۔

﴿۱۱﴾...... حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں چلے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا جس کے قلب میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہو اس کو دوزخ سے نکال لو پس اہل ایمان نکالے جائیں گے اور ان کی حالت یہ ہوگی کہ تمام جسم جھلسا ہوا ہوگا اور کوئلے کی مانند ہو چکے ہوں گے، پھر ان سب کو نہر حیات میں ڈال دیا جائے گا، نہر حیات میں ان کا گوشت دوبارہ اگ آئے گا کیا تم نے دیکھا نہیں سیلاب کی رو میں جو کوڑا پانی پر یا نالے کے کناروں پر جمع ہو جاتا ہے اس میں کوئی دانہ اگ آتا ہے وہ زرد رنگ کا لپٹا ہوا ہوتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

یعنی جس طرح وہ نرم اور نازک ہوتا ہے اسی طرح ان کے جسم پر بھی آہستہ آہستہ نرم اور نازک کھال نکل آئے گی۔

﴿۱۲﴾...... حضرت جابرؓ کہتے ہیں فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ مجھ سے حضرت جبرئیلؑ نے کہا ہے قیامت میں اللہ تعالیٰ مجھ سے فرمائیگا اے جبرئیلؑ یہ کیا بات ہے میں فلاں بن فلاں کو آگ والوں کی صف میں دیکھ رہا ہوں میں کہوں گا اے رب ہم نے اس کی کوئی نیکی نہیں پائی جس کی وجہ سے آج اس کو کوئی بھلائی پہنچتی، اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں دنیا میں سنتا تھا یا حنان یا منان کہا کرتا تھا تو تم اس کے پاس جاؤ اور اس سے دریافت کرو، حضرت جبرئیل کہتے ہیں جب اس سے پوچھا جائے گا تو وہ کہے گا کیا حنان منان سوائے خدا کے کوئی اور بھی ہے، میں اس کا ہاتھ پکڑ کر اہل جہنم کی صفوں سے نکال کر اہل جنت کی صفوں میں داخل کر دوں گا۔ (حکیم ترمذی)

﴿۱۳﴾...... صحابہؓ میں سے ایک شخص نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت میں چھوٹے بچوں سے فرمائے گا۔ جنت میں داخل ہو جاؤ وہ عرض کریں گے اے رب ہمارے باپ اور ہماری مائیں بھی داخل ہوں اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ کیا بات ہے میں تم کو دیکھتا ہوں تم تاخیر کر رہے ہو یا تم اس طرح انکار کر رہے ہو، جس طرح کچھ طلب کرنے والا انکار کرتا ہے پھر عرض کریں گے اے رب ہمارے باپ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم اور تمہارے باپ بھی جنت میں داخل ہو جائیں۔ (احمد)

حدیث میں تَخَطِّئِیْنَ کا لفظ ہے اسکا مطلب یہ ہوتا ہے کہ انکار اس غرض سے کیا جائے کہ مطالبہ پورا نہیں ہوا بچے حکم کی تعمیل سے انکار نہیں کریں گے بلکہ یہ عرض کریں گے کہ ہمارے ماں باپ کو بھی جانے کی اجازت دی جائے تب جائیں گے جب یہ بات مانی جائے گی تو چلے جائیں گے۔

جن بچوں کا ذکر ہے یہ مسلمانوں کے بچے ہوں گے۔

﴿۱۴﴾...... حضرت حذیفہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ میرے رب نے میری امت کے متعلق مجھ سے دریافت کیا کہ تیری امت کے ساتھ کیا معاملہ کروں میں نے عرض کیا آپ کی مخلوق ہے اور آپ کے بندے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے احمد ﷺ میں تیری امت کے متعلق تجھ کو رسوا نہیں کروں گا' اور اللہ تعالیٰ نے مجھ کو یہ بشارت دی کہ میری امت میں سے سب سے اول میرے ساتھ ستر ہزار آدمی جائیں گے ہر ایک کے ساتھ ستر ستر ہزار ہونگے ان لوگوں پر کوئی حساب نہ ہوگا۔ اس کے بعد میرے پاس پیام بھیجا جائے گا اور مجھ سے کہا جائے گا مانگو تم کو دیا جائے گا دعا کرو تمہاری دعا قبول کی جائے گی' میں پیامبر سے کہوں گا کیا میرا رب میرا سوال پورا کرے گا' پیامبر کہے گا مجھ کو خدا نے آپ کے پاس اسی لئے بھیجا ہے تا کہ آپ کی خواہش پوری کی جائے۔ (اس روایت کو ہم نے مختصر کر دیا ہے)۔ (احمد' ابن عساکر)

﴿۱۵﴾...... حضرت ابوہریرہؓ کی ایک روایت میں ہے' کہ جب اللہ تعالیٰ موحدین کو جہنم سے نکالنے کا ارادہ کرے گا تو کفار جہنم میں ان مسلمانوں کو جو اپنے گناہوں کی وجہ سے جہنم میں ہونگے' یہ طعنہ دیں گے کہ دنیا میں ہم تم سب ملکر رہتے تھے' پس تم ایمان لے آئے اور ہم نے کفر کیا تم نے نبیوں کی تصدیق کی اور ہم نے تکذیب کی' تم نے اقرار کیا اور ہم نے انکار کیا لیکن آج تم کو ان باتوں نے کوئی نفع نہیں دیا تم اور ہم سب آج برابر ہیں تم کو بھی عذاب ہو رہا ہے اور ہم کو بھی' ہم بھی دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے اور تم بھی ہمشہ رہو گے کفار کے اس طعنہ پر حضرت حق جل مجدہ سخت غضب ناک ہوں گے اور اس وقت شفاعت کا سلسلہ جاری ہوگا۔ (اس روایت کو ہم نے مختصر کر دیا ہے)۔ (حکیم ترمذی)

﴿۱۶﴾...... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی ایک طویل روایت میں ہے کہ ایک شخص

نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا موحدین اور توحید کے قائلوں میں سے بھی کوئی شخص دوزخ میں رہے گا' نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہاں! ایک شخص جہنم کی گہرائیوں میں پڑا ہوا حنان منان کی صدائیں لگا رہا ہوگا' یہاں تک کہ اس کی آواز جبرائیل سن کر تعجب کریں گے اور حضرت حق سے عرض کریں گے الٰہی میں جہنم کی گہرائیوں میں ایک شخص کی آواز سنتا ہوں جو یا حنان یا منان کہہ کر آپ کو پکار رہا ہے اللہ تعالیٰ اس بندے کو حاضر کرنے کا حکم دے گا' حضرت جبرئیلؑ بڑی تلاش کے بعد مالک کی وساطت سے اس تک پہنچیں گے اور اسکو اس حال میں پائیں گے کہ پیشانی کے بل اوندھا پڑا ہوگا' ہاتھ اور پاؤں بندھے ہوئے ہونگے تمام جسم پر سانپ اور بچھو لپٹے ہوئے ہونگے مالک داروغہ دوزخ اس کو نکال کر لائے گا سانپ' بچھو ہٹا کر زنجیریں علیحدہ کرے گا' حضرت جبرئیلؑ اس کو عرش الٰہی کے سامنے لیجائیں گے اور سجدہ کریں گے حضرت حق ارشاد فرمائے گا اے جبرئیلؑ سر اٹھاؤ پھر اس شخص کی جانب متوجہ ہو کر فرمائے گا اے بندے کیا میں نے تجھ کو اچھی شکل وصورت کے ساتھ پیدا نہیں کیا تھا کیا میں نے تیری طرف رسول نہیں بھیجا کیا تجھ پر میرے رسول نے میری کتاب نہیں پڑھی کیا تجھ کو اس نے اچھی باتوں کا حکم نہیں دیا اور کیا تجھ کو بری باتوں سے منع نہیں کیا' بندہ ان تمام باتوں کا اقرار کرے گا' پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے کیوں ایسا ایسا کیا؟ بندہ عرض کرے گا اے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا' میں اگر چہ اتنے اتنے عرصہ سے جہنم میں پڑا ہوا ہوں مگر میں نے تجھ سے اپنی امید منقطع نہیں کی' اے رب میں تجھ کو حنان اور منان کہہ کر پکار رہا ہوں تو نے اپنے فضل سے مجھ کو نکالا تو مجھ پر اپنی رحمت کے صدقہ میں رحم فرما' اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے میرے ملائکہ تم گواہ رہو بیشک میں نے اس پر رحم کر دیا۔ (اس روایت کو ہم نے مختصر کر دیا ہے)۔ (مسند امام اعظم)

﴿۱۷﴾..... حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے متعلق سوال کیا تو اس نے مجھ سے وعدہ فرمایا کہ میں آپ کی امت کے ستر ہزار آدمیوں کو جنت میں اس اس طرح بھیجوں گا کہ ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے میں نے عرض کیا اور زیادہ ارشاد ہوا ہر ایک کے ساتھ ستر ستر ہزار' میں نے عرض کیا اگر میری امت کے مہاجرین کی تعداد اس قدر نہ ہوئی تو

اللہ تعالیٰ نے فرمایا گاؤں کے رہنے والوں سے تعداد کو پورا کر دوں گا۔ (احمد)

﴿۱۸﴾...... حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا میری امت کا حساب میرے سپرد کر دیجئے تا کہ دوسری امتوں کے سامنے میری امت کی رسوائی نہ ہو‘ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم بھیجا کہ اے محمد ﷺ! میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ کی امت کا حساب میں خود ہی کروں اور اگر کوئی لغزش ہو تو اسکو آپ سے بھی پوشیدہ رکھوں تا کہ آپ کی امت کی آپ کے سامنے بھی رسوائی نہ ہو۔ (دیلمی)

﴿۱۹﴾...... حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نے اپنے رب سے عرض کیا اے رب جو لوگ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ کے قائل ہیں ان کے حق میں شفاعت کی اجازت دی جائے اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ بات منظور ہے۔ (دیلمی)

﴿۲۰﴾...... حضرت ابو سعید خدریؓ نبی کریم ﷺ سے روات کرتے ہیں کہ تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص گناہگار تھا جب وہ کھاتا کھانے سے فارغ ہوتا تو اپنا دستر خوان ایک کوڑی پر جھاڑ دیا کرتا تھا۔ اس کوڑی پر ایک عابد پڑا رہتا تھا وہ اگر کوئی ٹکڑا یا دانہ دیکھتا تو کھالیا کرتا تھا یا دستر خوان میں سے کوئی ہڈی پھینکی جاتی تو اس کو چوس لیا کرتا کچھ عرصہ کے بعد اس گناہگار کی وفات ہوگئی اور یہ عابد جنگل میں چلا گیا اور وہیں گھاس پات سے اپنا گذر کرتا رہا کچھ دونوں بعد اس کا بھی انتقال ہو گیا اللہ تعالیٰ نے اس عابد سے دریافت کیا تیرے ساتھ کسی نے کچھ بھلائی کی تھی اس نے کہا یا رب نہیں‘ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تیری معاش کہاں سے تھی حالانکہ خدا کو سب معلوم تھا‘ اس عابد نے کہا میں اس کوڑی پر جاتا تھا اور کوئی روٹی کا ٹکڑا یا دانہ یا کوئی ہڈی مل جاتی تھی تو اس کو کھالیا کرتا تھا۔ جب آپ نے اس بستی کے رئیس کو موت دیدی تو جنگل میں نکل گیا اور جنگل کے پتے اور پانی سے گذر کرنے لگا‘ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اس گناہگار رئیس کو آگ سے نکال کر لاؤ‘ اس عابد نے اس کو دیکھ کر کہا الٰہی یہی وہ شخص ہے جس کے دستر خوان کی ہڈیاں اور ٹکڑے میں کھایا کرتا تھا‘ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس کا ہاتھ پکڑ اور اس کو جنت میں داخل کر دے۔ یہ اس بھلائی کی وجہ سے جو تیرے ساتھ کرتا تھا‘ اگر یہ جانتے ہوئے تیرے ساتھ یہ سلوک کرتا تو میں آگ میں داخل ہی نہ کرتا۔ (ابن النجار)

مطلب یہ ہے کہ اس کی لاعلمی میں تجھ کو اس سے فائدہ پہنچتا تھا اگر جان بوجھ کر تجھ کو بھلائی پہنچاتا تو عذاب ہی نہ کیا جاتا۔

﴿۲۱﴾...... نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذؓ سے ارشاد فرمایا' اے معاذ! کاش تم اس واقعہ کو جانتے کہ میں نے نماز جو میرے لئے میرے رب نے مقدر کی تھی' پڑھی پھر میرے پاس میرا رب آیا اور اس نے فرمایا اے محمد ﷺ! میں تیری امت کے ساتھ کیا کروں گا؟ میں نے عرض کیا آپ ہی کو معلوم ہے کہ آپ کیا کریں گے تین چار مرتبہ یہ سوال کیا' جب آخری مرتبہ بھی میں نے یہی جواب دیا کہ آپ ہی کو علم ہے تو فرمایا میں تیری امت کے معاملے میں تجھ کو رسوا نہیں کرونگا' میں نے یہ سن کر اپنے رب کو سجدہ کیا' اور تیرا رب قدردان ہے' شکر کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ (طبرانی)

جنت اور دوزخ کا بیان

﴿۱﴾...... حضرت ابوہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ دوزخ اور جنت نے آپس میں جھگڑا کیا جہنم نے کہا میں متکبرین اور سرکش لوگوں کیلئے مقرر کی گئی ہوں اور جنت نے کہا مجھکو کیا ہوا کہ مجھ میں سوائے ضعیف لوگوں اور نظروں سے گرے ہوئے اشخاص اور بھولے بھالے لوگوں کے اور کوئی داخل نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے جہنم سے فرمایا تو میرے عذاب کی جگہ ہے' تیرے واسطے سے جس پر چاہوں گا عذاب کروں گا اور تم دونوں کے لئے بھرنا اور پر ہونا ہے پس دوزخ پر نہیں ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس میں اپنا پاؤں رکھ دے گا اس وقت دوزخ کہے گی بس بس بس اس وقت دوزخ بھر جائے گی اور اس کے بعض اجزا اپنے اجزا کی طرف سمٹ جائیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہیں کرے گا' اور بہرحال جنت تو وہ بھی خالی رہے گی' لیکن اللہ تعالیٰ اس کیلئے نئی مخلوق پیدا کرے گا اور نئی مخلوق سے اس کو بھر دے گا۔ (بخاری' مسلم)

پاؤں رکھنے سے مطلب ہے اس کو دبا دیا جائے گا تا کہ سکڑ جائے اور سمٹ کر

چھوٹی ہو جائے لیکن جنت کو سمیٹا نہیں جائے گا بلکہ نئی مخلوق سے اس کو بھرا جائے گا۔

﴿۲﴾......حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا تو جبرئیلؑ کو حکم دیا گیا کہ تم جا کر جنت کو دیکھو پس حضرت جبرئیل گئے اور جنت کو دیکھا اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کیلئے تیار کیا ہے اس سب کو دیکھا پھر آئے اور عرض کیا اے رب تیری عزت کی قسم جو شخص جنت کا ذکر سنے گا اور اس کی خوبیوں کو معلوم کرے گا وہ اس میں ضرور داخل ہوگا، یعنی داخل ہوئے بغیر نہیں رہے گا' پھر اللہ تعالیٰ نے جنت کو تکلیفات اور مصائب و مکارہ سے ڈھانک دیا' اور حضرت جبرئیلؑ کو حکم دیا جاؤ اب جا کر اس کو دیکھو' حضرت جبرئیل گئے اور اس کو دیکھا اور پھر حاضر ہو کر عرض کیا اے رب تیری عزت کی قسم البتہ اب مجھے خوف ہے کہ جنت میں کوئی داخل نہ ہو سکے گا نبی کریم ﷺ نے فرمایا اور جب اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو پیدا کیا تو جبرئیل کو حکم دیا کہ جاؤ اور جا کر اس کو دیکھو حضرت جبرئیلؑ گئے اور دوزخ کو دیکھا پھر آئے اور عرض کیا اے رب تیری عزت کی قسم کوئی شخص ایسا نہیں جو دوزخ کا حال سنے اور پھر اس میں داخل ہونے کی کوشش کرے پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو خواہشات اور شہوات سے ڈھانک دیا' پھر جبرئیلؑ کو حکم دیا اب جا کر اس کو دیکھو حضرت جبرئیلؑ گئے اور اس کو دیکھا پھر واپس آ کر عرض کیا' اے رب تیری عزت کی قسم اب مجھے البتہ اس بات کا خوف ہے کہ شاید ہی کوئی باقی بچے جو اس میں داخل نہ ہو۔ (ترمذی' نسائی)

یعنی جنت بہترین چیز ہے لیکن اسکو حاصل کرنا نیک اعمال پر موقوف ہے اور دوزخ اگرچہ بہت خوفناک ہے لیکن گناہ کرنے اور نفسانی خواہشات کو پورا کرنے کی سزا ہے

نیک اعمال میں چونکہ تکلیف ہے اس لئے جنت میں بہت کم لوگ جائیں گے اور گناہ کرنے سے نفس خوش ہوتا ہے اس لئے لوگ گناہ زیادہ کریں گے اور دوزخ میں بھی زیادہ جائیں گے۔

﴿۳﴾......حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کیلئے جو چیز تیار کی ہے وہ ایسی چیز ہے جو آج تک نہ کسی آنکھ نے دیکھی ہے اور نہ کسی کان نے سنی اور نہ کسی بشر کے قلب میں ان نعمتوں کا

تصور گذرا اور اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو۔ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ (یعنی کوئی متنفس نہیں جانتا جو ان کے لئے آنکھوں کو ٹھنڈک دینے والی چیزیں پوشیدہ ہیں) جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (یہ ان لوگوں کے اعمال کا بدلہ ہے) اور جنت میں ایک ایک درخت ایسا ہے کہ کوئی گھوڑے سوار اگر سو سال تک چلتا رہے تو اس کے سایہ کو طے نہیں کر سکتا اور اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ (اور جنت میں دراز سایہ ہوگا) اور جنت کی ایک کوڑے برابر جگہ دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے تم اگر چاہو تو پڑھ لو۔ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ (جو شخص دوزخ سے بچالیا گا اور جنت میں داخل کر دیا گیا اس کا کام بنا)۔ (ترمذی نسائی ابن ماجہ)

اس روایت کا بعض حصہ بخاری مسلم نے بھی نقل کیا ہے کوڑے کی مقدار کا ذکر کیا ہے جیسے کوئی کہے جنت کی گز بھر زمین بھی دنیا اور مافیہا سے بہتر ہے۔

﴿۴﴾...... حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ کم سے کم درجہ کے آدمی کو بھی جنت میں ایسا مرتبہ ملے گا کہ اس سے کہا جائے گا کہ مانگ اور اپنی آرزو ظاہر کر وہ مانگے گا پھر مانگے گا پھر اس سے دریافت کیا جائے گا مانگ چکا اپنی آرزو ظاہر کر چکا وہ عرض کرے گا ہاں مانگ چکا ارشاد ہوگا جو کچھ تو نے مانگا وہ سب اور اس کے ساتھ اتنا ہی اور۔ (مسلم)

کم سے کم درجہ باعتبار اعمال کے یعنی کم مرتبہ شخص کو بھی جب اتنا دیا جائے گا تو بڑے مرتبہ والوں کا کیا کہنا ہے۔

﴿۵﴾...... حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ حدیث بیان فرما رہے تھے اور آپ ﷺ کے پاس گاؤں کا ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا آپ بیان فرما رہے تھے کہ ایک شخص اہل جنت میں سے اپنے رب سے کھیتی کرنے کی اجازت طلب کرے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا جو کچھ تو چاہتا تھا وہ یہاں موجود نہیں ہے یہ عرض کرے گا سب کچھ ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ کھیتی کروں، پس وہ بیج ڈالے گا اور ایک پلک جھپکنے میں بیج اگ آئے گا کھیتی سرسبز ہو جائے گی اور کھڑی ہو جائے گی اور کٹ کٹا کر پہاڑوں کی مانند اس کے ڈھیر بھی لگ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اے ابن آدم کھیتی تیار ہے بیشک تجھ کو کوئی چیز سیر نہیں کر سکتی، یہ حدیث سن کر وہ گنوار بولا خدا کی قسم تم اس قسم کا کوئی آدمی یعنی جو کھیتی کی جنت میں

تمنا کرے سوائے قریشی اور انصاریوں کے نہیں پاؤ گے کیونکہ وہی لوگ کھیتی والے ہیں اور ہم لوگ تو کھیتی والے نہیں ہیں، پس گنوار کی اس بات پر نبی کریم ﷺ ہنس دیئے۔ (بخاری)

یعنی جنت میں ہر قسم کی خواہش پوری کیجائے گی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تیری ضروریات کا سب سامان یہاں موجود نہیں ہے مگر جب زراعت پر اصرار کرے گا تو اجازت دی جائے گی، گاؤں کے آدمی نے چونکہ بے تکلفی اور سادگی سے یہ جملہ کہا کہ جناب اس قسم کی تمنا کرنے والا تو کوئی قریشی یا انصاری ہی ہوگا، ہم لوگ تو زراعت پیشہ نہیں ہیں اس کی بے تکلفی پر سرکار ﷺ کو ہنسی آ گئی۔

﴿۶﴾...... حضرت انسؓ کہتے ہیں فرمایا رسول ﷺ نے اہل جہنم میں سے قیامت کے دن ایک ایسے شخص کو لایا جائے گا جو دنیا میں بہت زیادہ آسودہ اور مرفہ الحال تھا اس کو دوزخ میں ایک غوطہ دیا جائے گا، پھر اس سے دریافت کیا جائے گا اے ابن آدم تو نے کوئی آسودگی دیکھی کیا تجھ پر عیش و آرام کی کوئی گھڑی گزری تھی وہ عرض کرے گا اے رب خدا کی قسم میں نے کبھی کوئی عیش نہیں دیکھا اور اہل جنت میں سے ایک ایسے شخص کو لایا جائے گا جو میں سخت ترین مصائب و آلام میں مبتلا رہ چکا ہوگا اس کو جنت میں ایک غوطہ دیکر اس سے کہا جائے گا کیا تو نے کبھی کوئی تکلیف دیکھی تھی اور تجھ پر کبھی سختی گذری وہ عرض کرے گا اے رب نہیں نہ تو مجھ پر کبھی کوئی تکلیف گذری اور نہ میں نے کبھی کوئی سختی دیکھی۔ (مسلم)

یعنی ہمیشہ کا مصیبت زدہ جنت کی ایک لمحہ ہوا کھانے کے بعد دنیا کی مصیبتیں بھول جائے گا اور ہمیشہ کا آرام پسند دوزخ میں ایک لمحہ کیلئے جانے کے بعد دنیا کا سب عیش بھول جائے گا۔ **اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ**.

﴿۷﴾...... حضرت جابرؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر روز جنت کو حکم دیتا ہے کہ اپنے آنے والوں کیلئے اچھی بن تو وہ ہر روز اپنی خوبی اور خوشگواری کو زیادہ کرتی رہتی ہے صبح کے وقت جو لوگ ٹھنڈک محسوس کرتے ہیں یہ جنت ہی کا اثر ہے۔ (طبرانی)

سحر کے وقت عام طور سے خنکی ہو جاتی ہے اس کو جنت کا اثر فرمایا۔

﴿۸﴾...... حضرت ابن عباسؓ سے ایک ضعیف روایت منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ

نے جنت عدن کو اپنی قدرت کے ہاتھوں سے بنایا پھر ملائکہ کو حکم دیا اس میں انہوں نے نہریں بنائیں پھل لگائے، جب اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کی رونق اور اس کی تروتازگی کو ملاحظہ فرمایا تو کہا مجھ کو اپنی عزت وجلال کی قسم اور مجھے اپنے عرش کی بلندی کی قسم بخیل تجھ میں داخل نہیں ہوگا۔ (ابن النجار خطیب)

﴿۹﴾...... حضرت علی کرم اللہ وجہہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں کو تو اپنے ہاتھ سے بنایا ہے باقی تمام اشیاء کو لفظ کن سے پیدا کیا ہے یعنی کن کہا اور وہ چیزیں ہوگئیں، ایک حضرت آدمؑ کو دوسرے قلم کو تیسرے جنت الفردوس کو جنت فردوس کو بنانے کے بعد کہا مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم بخیل تجھ میں داخل نہیں ہوگا اور دیوث تیری خوشبو بھی نہیں سونگھے گا۔ (دیلمی)

﴿۱۰﴾...... حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا تو اس میں درخت لگائے اور اس کے درخت یہی تھے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَلَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه پھر فرمایا ایمان والے کامیاب ہوئے۔ اے جنت کلام کر جنت نے عرض کیا سوائے تیرے کوئی معبود نہیں تو ہی زندہ اور قائم رہنے والا ہے، جو مجھ میں داخل ہوا وہ خوش نصیب ہوا اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھ کو اپنی عزت اور مخلوق پر برتری اور بلندی کی قسم تجھ میں زنا پر اصرار کرنے والا اور ہمیشہ شراب پینے والا اور چغلخور نہیں داخل ہوگا۔ (شیرازی)

﴿۱۱﴾...... حضرت علی کرم اللہ وجہہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جنت کے گھوڑے پیشاب اور لید وغیرہ سے پاک ہونگے، ان گھوڑوں کے پر ہونگے اللہ کے دوست ان گھوڑوں پر سوار ہوکر جہاں چاہیں گے یہ گھوڑے ان کو لے جائیں گے، جب اولیاء اللہ ان گھوڑوں پر اڑ رہے ہوں گے تو بعض اہل جنت جو مرتبہ میں کم ہوں گے ان کو دیکھ کر کہیں گے اے اہل جنت ہمارے ساتھ انصاف کرو اور اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے الٰہی یہ لوگ اس مرتبہ پر کس طرح پہنچے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ لوگ روزے رکھا کرتے تھے اور تم افطار کرتے تھے، یہ راتوں کی عبادت کیا کرتے تھے تم سویا کرتے تھے یہ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے تھے اور تم بخل کرتے تھے، یہ دشمن سے جہاد کرتے تھے اور تم بزدلی دکھایا کرتے

تھے۔(ابوالشیخ٬ خطیب)

مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ فرائض کے علاوہ نفلی عبادت بہت کیا کرتے تھے اور تم نہیں کرتے تھے۔روایت طویل تھی اس کو ہم نے مختصر کر دیا ہے۔

خدا کا دیدار

﴿۱﴾......حضرت جابرؓ بن عبداللہ سے روایت ہے فرمایا نبی کریم ﷺ نے ایسی حالت میں جبکہ اہل جنت جنت کی نعمتوں میں ہونگے کہ یکا یک ان کیلئے ایک نور روشن ہوگا پس اہل جنت اپنا سر اٹھائیں گے اور وہ اس بات کو محسوس کریں گے کہ ان کا رب اوپر کی جانب سے اپنی تجلی کی ضیا پاشیاں فرما رہا ہے پھر فرمائے گا' اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلِ الْجَنَّۃ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں اسی سلام کی طرف قرآن میں اشارہ ہے سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِیْم پھر حضرت محمد ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اہل جنت کو دیکھے گا اور اہل جنت اللہ تعالیٰ کو دیکھیں گے اور جب تک خدا کی طرف دیکھتے رہیں گے جنت کی نعمتوں میں سے کسی نعمت پر توجہ نہیں کریں گے یہاں تک کہ وہ ان سے حجاب میں ہو جائے گا اور صرف اس کے نور کی برکت اور اس کا اثر باقی رہ جائیگا۔(ابن ماجہ)

یعنی محویت کا یہ عالم ہوگا کہ دیدار کے وقت جنت کی کسی نعمت کا خیال ہی نہیں آئے گا۔

﴿۲﴾......حضرت جابرؓ بن عبداللہ سے ایک اور طویل روایت منقول ہے اس میں یوں ہے کہ جب اہل جنت اپنا سر اٹھائیں گے تو ناگاہ وہ محسوس کریں گے کہ حضرت حق تعالیٰ ان پر جلوہ فگن ہے اور فرماتا ہے اے اہل جنت مجھ سے مانگو اہل جنت عرض کریں گے تجھ سے تیری رضامندی طلب کرتے ہیں' ارشاد ہوگا یہ میرے رضامندی ہی تو ہے کہ میں نے تم کو اپنے گھر یعنی جنت میں داخل کیا ہے۔اور اپنی بزرگی اور کرامت سے تم کو نوازا ہے

اوران باتوں کا یہی وقت ہے پس مجھ سے مانگو یہ عرض کریں گے ہم آپ سے زیادہ مانگتے ہیں' پھر اہل جنت کیلئے سرخ یاقوت کے تیز رفتار گھوڑے لائے جائیں گے جن کی لگامیں سبز زمرد اور سرخ یاقوت کی ہوں گی ان کی برق رفتاری کا یہ حال ہوگا کہ نظر کے ساتھ ان کا قدم بڑھتا ہوگا اسی روایت میں ہے کہ یہ سب لوگ جنت عدن میں پہنچائے جائیں گے پس فرشتے عرض کریں گے اے رب ہمارے! قوم حاضر ہے صادقین کو مبارک ہوتابعداروں اور فرمانبرداروں کو جنت عدن میں آنا مبارک ہو' فرمایا نبی کریم ﷺ نے ان کے یعنی اہل جنت کے سامنے سے حجاب اور پردہ ہٹا دیا جائے گا پس یہ اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھیں گے اور رحمٰن کے نور سے لطف اندوز ہونگے یہاں تک کہ اس وقت یہ آپس میں ایک دوسرے کو نہیں دیکھتے ہونگے پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا ان کو ان کے محلوں میں واپس پہنچا دو اور ہدایا اور تحائف ان کے ہمراہ کر دو پس سب لوگ واپس لوٹ آئیں گے اور اس وقت ایک دوسرے کو دیکھے گا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے خدا تعالیٰ کے قول نزلا من غفور رحیم کا یہی مطلب ہے۔ (ابونعیم' بیہقی)

ہم نے روایت کو مختصر کر دیا ہے اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ دیدار الٰہی کیلئے سب کو جنت عدن میں جمع کیا جائے گا۔ محویت کا یہ عالم ہوگا۔ کہ دیدار الٰہی کے وقت ایک کو دوسرے کی خبر نہ ہوگی زیادہ سے مراد دیدار الٰہی ہے۔

﴿۳﴾...... حضرت صہیبؓ کی روایت میں فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ جب اہل جنت جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیگا تم چاہتے ہو کہ میں تم کو کچھ اور اپنی نعمتوں میں سے عطا کروں؟ یہ عرض کریں گے کیا تو نے ہمارے چہروں کو نورانی نہیں کیا' کیا تو نے ہم کو جنت میں داخل نہیں کیا اور ہم کو دوزخ سے نجات نہیں دی۔ یعنی یہی احسانات کیا کم ہیں جو آپ نے اب تک ہم پر کئے ہیں نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں اس وقت پردہ اٹھا دیا جائے گا پس اہل جنت حضرت حق تعالیٰ کی ذات کو دیکھنے لگیں گے اور جو نعمتیں ان کو دی گئی ہیں ان میں سے کوئی نعمت ان کو حضرت حق کے دیکھنے سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ نہ ہوگی' پھر آپ نے یہ آیت پڑھی 'لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰي وَزِيَادَةٌ' (مسلم)

یعنی قرآن میں جو لفظ زیادہ ہے اس سے مراد دیدار الٰہی ہے' روایت کا مطلب یہ ہے کہ دیدار الٰہی ایک ایسی نعمت ہے کہ اس کے مقابلہ میں باقی نعمتیں ہیچ معلوم ہوں گی۔

﴿۴﴾...... حضرت سعید بن مسیبؒ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے ملاقات کی پس حضرت ابو ہریرہؓ نے سعید بن مسیبؒ سے کہا اللہ تعالیٰ مجھ اور تم کو جنت کے بازار میں جمع کرے سعید بن مسیب نے کہا کیا جنت میں بازار بھی ہے حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا مجھ کو نبی کریم ﷺ نے بتایا ہے کہ جب اہل جنت جنت میں داخل ہونگے تو جنت میں اپنے اعمال کے مطابق قیام فرمائیں گے پھر ان کو ایام دنیا میں سے جمعہ کے دن کی مقدار میں اللہ کی زیارت کیلئے اجازت دی جائے گی۔ یعنی ہفتہ میں ایک دن زیارت کیا کریں گے' اور اللہ تعالیٰ ان پر تجلی فرمایا کریں گے پہلے سب لوگ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ میں جمع ہوں گے پس اس باغ میں نور' کے موتیوں کے' یاقوت کے' زبرجد کے اور سونے چاندی کے منبر بچھائے جائیں گے اور اعمال کے اعتبار سے جو کم مرتبہ کے لوگ ہوں گے وہ مشک اور کافور کے ٹیلوں پر فروکش ہوں گے' اور ان کو یہ خیال نہیں ہوگا کہ وہ کرسی نشین حضرات کو اپنے سے بہتر جگہ بیٹھنے والا سمجھیں' یعنی بیٹھنے میں فرق مراتب ہوگا لیکن دل میں اس فرق مراتب کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا میں نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا یا رسول اللہ کیا ہم اپنے رب کو دیکھیں گے۔ آپ نے فرمایا کیا تمہیں آفتاب کے دیکھنے میں یا چودھویں رات کے چاند کے دیکھنے میں کوئی شک ہوتا ہے ہم نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا سی طرح تم کو اپنے رب کے دیکھنے میں کوئی شک نہیں ہوگا۔ اور اس مجلس میں کوئی شخص ایسا باقی نہ رہے گا جس سے اللہ تعالیٰ بلا واسطہ کلام نہ کرے یہاں تک کہ ان حاضرین میں سے ایک شخص سے فرمائے گا اے فلاں ابن فلاں تجھ کو وہ دن یاد ہے جس دن تو نے ایسا ایسا کیا تھا پھر اس کو اس کی بعض عہد شکنیاں یاد دلائے گا جو دنیا میں اس سے واقع ہوئی تھیں یہ عرض کرے گا اے میرے رب کیا تو نے میرے وہ گناہ بخش نہیں دیئے اللہ تعالیٰ فرمائے گا بیشک بخشد یئے اور یہ میری رحمت کی وسعت اور میری مغفرت کی فراخی ہے جس کے باعث تو اس مرتبہ پر پہنچا ہے' پس اہل مجلس اس حال میں ہونگے کہ ان کے اوپر ایک ابر آئے گا اور ان کو ڈھانک لے گا اور یہ بادل بجائے پانی کے ان پر ایسی خوشبو برسائے گا جو اس سے پیشتر سونگھنے میں نہ آئی ہوگی۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں اور ہمارا رب فرمائے گا' آ ؤاس بزرگی اور کرامت کی طرف جو میں نے تمہارے لئے تیار کی ہے اور جس قدر تم کو خواہش ہو وہ لو یعنی خوب اچھی طرح دل بھر کر اس خواہش کو حاصل کرو۔ اس کے بعد ہم ایک بازار میں آئیں گے جس کو ملائکہ نے اپنے پروں سے ڈھانک رکھا ہوگا اور اس میں وہ سامان ہوگا جس کو آنکھوں نے کبھی نہ دیکھا ہوگا, اور نہ کبھی کانوں سے سنا ہوگا اور نہ کبھی کسی کے دل میں اس کا تصور گذرا ہوگا' جس نعمت کو ہم چاہیں گے وہ اس بازار میں ہم کو دی جائے گی اس بازار میں بیع وشری نہیں ہوگی۔ اُس بازار میں اہل جنت آپس میں ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے اسی روایت میں ہے کہ جب ہم سب لوگ لوٹ کر اپنے اپنے محلوں میں آجائیں گے تو ہم سے ہماری بیویاں ملاقات کریں گی اور کہیں گی مبارک اور شادمانی ہو کیا بات ہے تمہارا حسن و جمال اس وقت سی زیادہ ہو گیا جس وقت تم ہمارے پاس سے گئے تھے' پس ہم لوگ اپنی اپنی بیویوں کے جواب میں کہیں گے' آج ہم نے اپنے رب جبار کے ساتھ ہم نشینی کا فخر حاصل کیا ہی اور ہم اس تبدیلی کے لائق ہیں جو ہم میں پائی جارہی ہے۔ (ترمذی)

یعنی ہمارے حسن و جمال میں جو تبدیلی ہوگئی ہے اس کے ہم مستحق ہیں کیوں کہ حضرت حق تعالٰی کے صحبت یافتہ ہیں' روایت بہت طویل ہے ہم نے مختصر ذکر کیا ہے نور کے منبروں کا مطلب یہ ہے کہ اس قدر چمکدار ہونگے گویا نور ہی کے بنے ہوئے ہیں۔

﴿۵﴾...... حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ میرے پاس جبرئیل آئے ان کے ہاتھ میں ایک آئینہ تھا جس میں چھوٹا سا سیاہ نقطہ تھا' میں نے دریافت کیا جبرئیلؑ یہ کیا ہے' انہوں نے کہا یہ جمعہ کا دن ہے' میں نے کہا اس میں ہمارے لئے کیا ہے' انہوں نے کہا اس میں آپ کی اور آپ کی قوم کی عید ہے' اسی روایت میں ہے کہ میں نے دریافت کیا اس میں ہمارے لئے اور کیا ہے جبرئیلؑ نے کہا اس میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ جب کوئی بندہ اس میں سوال کرتا ہے خواہ وہ دنیا کا ہو یا آخرت کا تو اگر اس کی قسمت میں ہے تو اس کو دیدیا جاتا ہے اور اگر مقدر میں نہیں ہے تو اس کیلئے وہ دعا ذخیرہ کردی جاتی ہے میں نے دریافت کیا یہ سیاہ نقطہ کیا ہے انہوں نے کہا یہ قیامت ہے۔ قیامت اس دن قائم ہوگی یہ دن ہمارے نزدیک سید الایام ہے قیامت میں اس دن کو یوم المزید کہا جائے گا میں

نے کہا آخرت میں اس کا نام یوم المزید کیوں ہوگا انہوں نے کہا اللہ تبارک وتعالیٰ نے جنت میں ایک ایسا میدان رکھا ہے جو سفید مشک کا ہے جمع کے دن اللہ تعالیٰ کرسی پر جلوہ فگن ہوگا' اور تمام میدان میں سونے کے منبر بچھائے جائیں گے ان منبروں میں جواہرات جڑے ہونگے پھر انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام ان منبروں پر بیٹھیں گے پھر بالا خانہ والے آئیں گے اور مشک کے میدان میں بیٹھیں گے پھر اللہ تعالیٰ ان پر تجلی فرمائے گا اور کہے گا مجھ سے مانگو تم کو دیا جائے گا وہ کہیں گے تیری رضا مندی مطلوب ہے پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا میری رضا نے تم کو میرے گھر میں اتارا ہے اور میری عزت سے تم کو نوازا ہے تم مانگو میں تم کو عطا کروں گا بندے عرض کریں گے۔ تیری رضا مندی ہی چاہتے ہیں پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم گواہ رہو میں تم سے راضی ہوگیا' پھر اللہ تعالیٰ ان کے سامنے وہ چیز ظاہر کرے گا جس کو نہ کسی کان نے سنا نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی انسان کے قلب نے اس کا تصور کیا یہ مجلس جمعہ کے دن کی مقدار قائم رہے گی پھر وہ چیز ہٹالی جائے گی اور اسی کے ساتھ تمام اہل مجالس اپنے اپنے مقامات پر لوٹ جائیں گے۔ (ابن ابی شیبہ)

روایت طویل ہے ہم نے اس کو مختصر کر دیا ہے۔

﴿۶﴾...... حضرت ابن عمرؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ امت محمدیہ ﷺ کے لڑکوں کو عرش کے نیچے حوضوں پر جمع کر کے ان پر نظر ڈالے گا اور فرمائے گا مجھے کیا ہے کہ میں تم کو سر اٹھائے ہوئے دیکھ رہا ہوں' یہ عرض کریں گے اے ہمارے رب ہمارے ماں باپ تو پیاس میں مبتلا ہیں اور ہم ان حوضوں پر ہیں اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا ان برتنوں میں پانی بھرلو اور صفوں میں سے نکلتے ہوئے جاؤ اور اپنے ماں باپ کو پانی پلا آؤ۔ (دیلمی)

لڑکوں سے مراد وہ نابالغ بچے ہیں جو قبل از بلوغ مر چکے ہوں گے سر اٹھائے ہوئے یعنی جیسے کوئی کسی کا انتظار کرتا ہے برتنوں سے مراد آبخورے ہیں۔

موت، قبر اور اس کے متعلقات

﴿۱﴾...... حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب مومن کی روح نکلتی ہے تو دو فرشتے اس کو لے کر چڑھتے ہیں راوی نے اس موقعہ پر اس روح کی خوشبو اور مشک کا ذکر کیا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آسمان والے کہتے ہیں زمین کی طرف سے ایک پاکیزہ روح آئی ہے تجھ پر اور تیرے جسم پر اللہ کی رحمت ہو، جس جسم کو تو نے عبادت کیلئے آباد کیا تھا پھر اس روح کو اس کے رب کی طرف لے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لیجاؤ اس کو آخر مدت تک یعنی قیامت تک پھر فرمایا نبی کریم ﷺ نے اور بے شک کافر جب اس کی روح نکلتی ہے پھر راوی نے اس کی گندگی اور ناپاکی کا ذکر کیا اس روح کو آسمان والے کہتے ہیں زمین کی جانب سے کوئی خبیث اور ناپاک روح آئی ہے پس اس کو حضرت حق کے پاس لے جاتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس کو آخر مدت تک کیلئے لے جاؤ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں جب نبی کریم ﷺ کافر کی روح اور اس کی بدبو کا ذکر فرما رہے تھے تو آپ نے اپنی چادر سے اس طرح ناک ڈھانک لی تھی حضرت ابو ہریرہؓ نے ناک کو ڈھانک کر دکھلایا۔ (مسلم)

یعنی جس وقت سرکار ﷺ ذکر فرما رہے تھے تو اتنے یقین کے ساتھ فرما رہے تھے کہ گویا اس بدبو کو آپ اس وقت محسوس کر رہے ہیں۔

﴿۲﴾...... حضرت براز بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ ہم ایک انصاری کی میت میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ شریک ہوئے جب ہم قبر پر پہنچے تو قبر تیار ہونے میں کچھ کسر باقی تھی آپ بیٹھ گئے اور ہم اس قدر خاموش تھے گویا ہمارے سروں پر جانور بیٹھے ہیں (یعنی اس قدر خاموش اور بے حس و حرکت بیٹھے تھے کہ پرندے اگر چاہتے تو ہمارے سروں پر آ بیٹھتے) سرکار ﷺ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی آپ اس لکڑی سے زمین کو کریدنے لگے پھر آپ نے سر اٹھایا اور فرمایا عذاب قبر سے پناہ مانگو یہ کلمہ دو یا تین مرتبہ فرمایا پھر ارشاد فرمایا جب بندہ مومن دنیا سے علیحدہ ہوتا ہے اور آخرت کی جانب متوجہ ہوتا ہے یعنی مومن کی موت کے

وقت اس کے پاس آسمان سے نورانی فرشتے آتے ہیں گویا ان کے چہروں کے ساتھ آفتاب ہے ان کے ہمراہ جنت کا کفن اور جنت کی خوشبوئیں ہوتی ہیں یہ فرشتے اس کی نگاہ کے سامنے بیٹھ جاتے ہیں پھر ملک الموت علیہ السلام آتے ہیں اور بندہ مومن کے سر کی جانب بیٹھتے ہیں اور فرماتے ہیں اے اطمینان والی روح اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رضا مندی کی طرف نکل پس روح اس طرح نکل آتی ہے، جس طرح مشک میں سے پانی کے قطرے نکل آتے ہیں ملک الموت اس روح کو لیتے ہیں اور اسی وقت ان کے ہاتھ سے فرشتے لے لیتے ہیں اور کفن اور خوشبوؤں میں لپیٹ لیتے ہیں اور روح سے ایسی بہترین خوشبو نکلتی ہے جو زیادہ سے زیادہ بہتر روئے زمین پر پائی جا سکتی ہو، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فرشتے اس روح کو لے کر چڑھتے ہیں اور یہ فرشتے دوسرے فرشتوں کی جس جماعت پر گذرتے ہیں وہ جماعت کہتی ہے کیا ہی پاکیزہ روح ہے فرشتے اس کا نام بتاتے ہین اور دنیا میں جس اچھے نام سے اس کو یاد کیا جاتا تھا وہ نام بتاتے ہیں یہاں تک کہ اس کی روح کو وہ فرشتے آسمان دنیا تک لے جاتے ہیں پھر آسمان کا دروازہ کھلواتے ہیں اور دروازہ کھول دیا جاتا ہے پھر ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک پہنچاتے ہیں اور جس آسمان سے گذرتے ہیں اس آسمان کے فرشتے اس روح کو پہنچانے کیلئے اپنے سے اوپر والے آسمان تک لے جاتے ہیں یہاں تک ساتوں آسمان تک پہنچاتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے کا اعمال نامہ علیین میں لکھ لو۔ (علیین ساتویں آسمان پر ایک مقام ہے جہاں نیکوں کے اعمال نامے درج کرنے کے بعد رکھے جاتے ہیں) اور اس کو زمین کی طرف لوٹا دو۔ زمین سے میں نے ان کو پیدا کیا ہے اس زمین ہی میں ان کا لوٹنا ہے اور زمین ہی سے ان کو آخری مرتبہ نکالوں گا۔

حضور ﷺ نے فرمایا پھر اس کی روح لوٹا دی جاتی ہے پھر اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اس کو بٹھاتے ہیں اس سے کہتے ہیں تیرا رب کون ہے وہ کہتا ہے رب میرا اللہ ہے، پھر کہتے ہیں تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے پھر پوچھتے ہیں وہ شخص جو تمہاری ہدایت کیلئے تم میں بھیجا گیا تھا اس کو کیا سمجھتا ہے یہ کہتا ہے وہ رسول اللہ ﷺ ہیں۔ یہ کہتا ہے میں نے اللہ کی کتاب پڑھی اور اس پر ایمان لایا اور اس کو سچا جانا پھر آسمان سے پکارنے والا پکارتا ہے میرے بندے نے سچ کہا پس اس کیلئے جنت کا بچھونا بچھا دو اور جنت کا لباس پہنا

دو اور جنت کی طرف سے اس کیلئے دروازہ کھول دو فرمایا نبی کریم ﷺ نے جنت کی خوشبوئیں اور جنت کی راحت اس کو پہنچتی ہے اور جہاں تک اس کی نگاہ پہنچتی ہے وہاں تک اس کی قبر کشادہ کر دی جاتی ہے پھر اس کے پاس ایک نہایت خوبصورت اور خوشبوؤں میں بسا ہوا شخص آتا ہے اور کہتا ہے تجھ کو اس چیز کی بشارت ہو جو تجھ کو خوش کرنے والی ہے یہ وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا بندہ مومن اس سے دریافت کرے گا تو کون ہے؟ تیرے چہرے سے بھلائی اور خیر ٹپک رہی ہے یہ شخص جواب دے گا میں تیرے نیک عمل ہوں بندہ کہے گا الٰہی قیامت بھیج' قیامت جلدی سے قائم کردے تاکہ میں اپنے مال اور اہل وعیال کی طرف لوٹوں' اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے کافر کی موت کا ذکر فرمایا۔ جب کافر کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو فرشتے آتے ہیں جن کا رنگ سیاہ ہوتا ہے وران کے پاس ٹاٹ ہوتا ہے۔ پھر ملک الموت آتے ہیں وہ فرماتے ہیں اے خبیث روح خدا کے غصے اور عذاب کی طرف نکل۔ اس حکم کو سن کر روح جسم میں پھیل جاتی ہے پھر اس طرح روح کو نکالتے ہیں جس طرح لوہے کی گرم سیخ کو پانی سے بھیگے ہوئے اون میں رکھ کر کھینچا جائے' پھر اس روح کو فرشتے ٹاٹ میں لپیٹ کر لیجاتے ہیں اور اس سے ایسی بدبو نکلتی ہے جیسے کسی سڑی ہوئی مردار سے نکلا کرتی ہے' فرشتوں کی جس جماعت پر یہ فرشتے گذرتے ہیں اس روح کی خباثت کا اظہار کرتے ہیں اور اس کا دنیا میں جو بدترین نام تھا اس سے اس کا تعارف کراتے ہیں جب آسمان کا دروازہ کھلواتے ہیں تو دروازہ نہیں کھولا جاتا نبی کریم ﷺ نے اس موقعہ پر یہ آیت پڑھی **لا تفتح لهم ابواب السماء ولا يدخلون الجنة حتى يلج الجمل في سم الخياط** اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا اس کے نامۂ اعمال سجین میں جو سب زمینوں سے نیچے ہے اس میں درج کر کے رکھ دو سجین بھی ایک جگہ کا نام ہے جہاں کافروں کے اعمالنامے رکھے جاتے ہیں پھر اس کی روح کو پھینک دیا جاتا ہے نبی کریم ﷺ نے اس موقعہ پر یہ آیت پڑھی **ومن يشرك بالله فكانما خر من السماء فتخطفه الطير او تهوى به الريح في مكان سحيق** فرشتے اس کو بٹھاتے ہیں اور وہ سب سوال کرتے ہیں جو مسلمان سے گئے تھے وہ ہر سوال کے جواب میں کہتا ہے میں نہیں جانتا پھر آسمان سے ایک آواز دینے والا آواز دیتا ہے اس نے جھوٹ بولا اس کے

نیچے آگ کا بچھونا بچھادو اور دوزخ کی طرف سے ایک دروازہ کھول دو پس دوزخ کی طرف سے دروازہ کھول دیا جاتا ہے کہ ادھر کی پسلیاں ادھر نکل جاتی ہیں پھر اس کی گرمی اور بو اس کو پہنچتی ہے اس کی قبر کو اس قدر تنگ کیا جاتا ہے کہ ادھر کی پسلیاں ادھر نکل جاتی ہیں پھر ایک بہت ہی بدشکل اور بدبودار آدمی اس کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے تجھ کو اس چیز کی اطلاع دی جاتی ہے جو تجھ کو رنج پہنچانے والی ہے یہ وہی دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا یہ کافر اس سے پوچھتا ہے تو کون ہے تیرے چہرے سے برائی ٹپک رہی ہے وہ کہتا ہے میں تیرے خبیث عمل ہوں۔ (احمد)

کافر کی موت کے ذکر میں ہم نے روایت کو مختصر کر دیا ہے۔

﴿۳﴾...... حضرت براً بن عازب کی ایک اور روایت میں یوں ہے کہ جب مومن کی روح نکلتی ہے تو آسمان و زمین کے درمیانی فرشتے اس پر رحمت کی دعا کرتے ہیں اور ہر فرشتہ جو آسمان میں ہے اس کیلئے رحمت طلب کرتا ہے اور اس کیلئے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور کوئی دروزہ ایسا نہیں جس کے محافظ یہ دعا نہ کرتے ہوں کہ یا اللہ اس روح کو ہماری جانب سے گذرنے کی اجازت دیدے اور کافر کی روح کو اس سختی سے کھینچا جاتا ہے کہ اس کی رگیں بھی کھینچ جاتی ہیں اور اس پر آسمان و زمین کے درمیانی فرشتے اور آسمان کا ہر ایک فرشتہ لعنت بھیجتا ہے آسمانوں کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور ہر دروازے کے نگہبان خدا سے دعا کرتے ہیں کہ اس روح کو ہمارے پاس سے نہ گذرنے دیا جائے۔ (احمد)

﴿۴﴾...... حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ روح سے فرماتا ہے کہ نکل وہ کہتی ہے میں نہیں نکلوں گی مگر ناگواری کے ساتھ'' (جامع صغیر)

شاید کافر کی روح مراد ہوگی کیوں کہ کافر ہی کی روح کو جبراً نکالا جاتا ہے۔

☆......☆☆......☆

انبیاءسابقین سے خطاب

﴿۱﴾...... حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے دریافت کیا اے موسیٰ علیہ السلام کیا تمہارا رب نماز پڑھتا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اللہ سے ڈرو یعنی ایسا سوال نہ کرو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ تمہاری قوم نے تم سے کیا کہا؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا الٰہی تو تو خود ہی جانتا ہے یہی پوچھا ہے کیا تمہارا رب نماز پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان سے کہہ دو میری نماز میرے بندوں پر یہی میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی ہے اگر یہ بات نہ ہوتی تو میں ان کو ہلاک کردیتا۔ (ابن عساکر)

یعنی میری نماز یہ ہے کہ اپنے بندوں کے ساتھ رحمت کا برتاؤ کرتا ہوں۔

﴿۲﴾...... حضرت ابن عباسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے رب سے خطاب کرتے ہوئے عرض کی الٰہی تجھے اپنے بندوں میں سے کون سا بندہ زیادہ محبوب ہے تاکہ تیری محبت کے سبب سے میں بھی اس سے محبت کروں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے داؤد مجھے اپنے بندوں میں سب سے زیادہ محبوب وہ بندہ ہے جس کا دل متقی ہو اور جس کی ہتھیلیاں پاک ہوں کسی سے برائی نہ کرتا ہو کسی کی چغلخوری کرنے لئے اس کا قدم نہ اٹھتا ہو اور وہ ایسا مستقل ہو کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جائے مگر وہ نہ ٹلے اور ہمیشہ مجھ سے محبت کرتا ہو اور جو مجھ سے محبت کرے اس سے بھی محبت کرتا ہو اور میرے بندوں کو میرا دوست بناتا ہو۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے رب تو جانتا ہے کہ میں تجھ کو دوست رکھتا ہوں اور جو تجھ سے محبت کرتا ہے اس کو بھی دوست رکھتا ہوں لیکن تیرے بندوں کو تیرا دوست کیوں کر بناؤں ارشاد ہوا ان کے سامنے میری نعمتیں اور میری بلائیں اور میری گرفت کا ذکر کیا کرو اے داؤد علیہ السلام میرے بندوں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو کسی مظلوم کی مدد کرے یا اس کا حق دلانے کیلئے چلے مگر یہ کہ میں اس کو ثابت قدم رکھوں گا جس دن قدم پھسلتے ہونگے۔ (ابن عساکر)

یعنی میرے بندوں کے سامنے میری رحمت اور میری گرفت کا ذکر کرو تا کہ ان کے دل میں میری محبت پیدا ہو جائے جس دن قدم پھسلتے ہونگے یعنی قیامت کے دن۔

﴿۳﴾......حضرت ابن مسعودؓ کی روایت میں ہے حضرت ابوداؤد علیہ السلام نے عرض کیا الٰہی جو کسی جنازے کے ساتھ قبر تک جائے اور یہ فعل محض تیری رضامندی کیلئے کرے اس کا کیا بدلہ ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایسے آدمی کے جنازے کے ساتھ فرشتے جائیں گے اور اس کی روح پر رحمت کی دعاء کریں گے پھر حضرت داؤد علیہ السلام نے کہا جو کسی غمگین اور مصیبت زدہ کے ساتھ ہمدردی کرے اور اس کو تسلی دے' اور اس کا یہ فعل تیری رضامندی کے لئے ہو تو اس کا بدلہ کیا ہے ارشاد ہوا میں اس کو تقوٰی کا لباس عطا کروں گا اور آگ سے بچا کر اس کو جنت میں داخل کردوں گا۔ پھر حضرت داؤد نے عرض کیا' الٰہی جو تیری رضامندی کی غرض سے کسی یتیم اور بیوہ کی سرپرستی کرے اس کا کیا بدلہ ہے؟ ارشاد ہوا اس کو میں اس دن اپنے سایہ میں رکھوں گا جس دن سوائے میرے سایہ کے کہیں سایہ نہ ہوگا' پھر حضرت داؤد نے عرض کیا یا اللہ جس کے آنسو تیرے خوف سے رخساروں پر بہہ جائیں اس کا کیا بدلہ ہے' ارشاد ہوا اس کے منہ کو جہنم کی لپیٹ سے بچالوں گا اور قیامت کے دن گھبراہٹ سے اس کو محفوظ رکھوں گا' (ابن عساکر' دیلمی)

﴿۴﴾......حضرت ابوذرؓ کی روایت میں ہے حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا اے رب ان بندوں کا کیا حق ہے جو تیری زیارت کیلئے حاضر ہوں کیوں کہ ہر ایک زیارت کرنے والے کا اس پر کچھ نہ کچھ حق ہوتا ہے جس کی زیارت کی جائے ارشاد ہوا ان کو دنیا میں عافیت دوں گا اور جب مجھ سے ملاقات کریں گے تو ان کی مغفرت کردوں گا۔ (طبرانی۔ ابن عساکر)

زیارت سے مراد بیت المقدس یا خانہ کعبہ کی حاضری ہے۔

﴿۵﴾......حضرت ابوسعید خدریؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ الٰہی جب تو اپنے بندہ مومن پر دنیا کا دروازہ بند کردے تو اس پر جنت کے دروازے میں سے کوئی دروازہ کھول دیا کر۔ ارشاد ہوا یہ تو میں نے کیا ہے اور جنت کو اس کے لئے تیار کیا ہے حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا الٰہی تیری عزت وجلال اور بلند مرتبہ کی قسم اگر اس مومن کو دنیا میں اتنی تکلیف دی جائے کہ اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ

دے جائیں اور منہ کے بل گھسٹے اور یہ تکلیف بھی اس کی زندگی سے قیامت کے دن تک دیجائے اور پھر اس کو جنت دیدی جائے تو میں اس میں مضائقہ نہیں سمجھتا' پھر عرض کیا اے رب جب تو کافر کو دنیا عطا کرتا ہے تو کیا اس پر دوزخ کے دروازوں میں سے کوئی دروازہ کھولتا ہے ارشاد ہوا دوزخ تو تیار ہی کافر کیلئے کی گئی ہے' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے رب تیری عزت وجلال اور تیری بلندی مقام کی قسم اگر تو کافر کو دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب دے دے اور یہ اس کی پیدائش کے وقت سے لیکر قیامت تک رہے اور پھر اس کا ٹھکانہ دوزخ ہو تب بھی میں اس کیلئے کوئی بھلائی نہیں دیکھتا۔ (دارقطنی' دیلمی)

مطلب یہ ہے کہ مسلمان کو کتنی ہی تکلیف پہنچے لیکن جنت اگر مل جائے تو سب تکلیفیں بھول جائے گا۔ اور کافر کو کتنا ہی آرام مل جائے لیکن اگر دوزخ میں گیا تو سب ہیچ ہے۔

﴿۶﴾...... بکر بن عبداللہ المزنی اپنے باپ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ذوالقرنین کو وحی بھیجی کہ مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم میں نے کوئی مخلوق جو مجھے سب سے زیادہ پسندہ ہو بھلائی اور معروف کے علاوہ نہیں پیدا کی اور میں عنقریب اس کیلئے ایک نشان مقرر کردوں گا جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ میں نے نیکی اور بھلائی کے کاموں کو اس کا محبوب بنادیا اور لوگوں کے دل میں اس شخص کی طلب اور اس کی جانب رجحان پیدا کردیا تو تم بھی اس شخص سے محبت کرنا اور اس کو دوست بنانا میں بھی اس کو محبوب رکھتا ہوں اور اس سے دوستی کرتا ہوں اور جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ نیکی اور بھلائی کو میں نے اس کا مبغوض بنادیا ہے اور لوگوں کو اس کی طلب اور تلاش کو مبغوض بنادوں تو تم بھی اس سے دشمنی کرنا اور دوستی نہ کرنا وہ میری مخلوق میں بدترین شخص ہے۔ (دیلمی)

مطلب یہ ہے کہ سب سے زیادہ مجھے نیکی پسند ہے جس شخص کو نیکی محبوب ہو اور وہ شخص لوگوں کو محبوب ہو تو یہ میری محبت کی علامت ہے اور جس کو نیکی سے دشمنی ہو اور لوگ اس سے نفرت کرتے ہوں تو اس سے مجھے بھی بغض ہوتا ہے نیکی کی محبت اور نیکی سے نفرت کرنے میں بھی چونکہ ان کی مشیت کو دخل ہے اس لئے فرمایا کہ میں محبوب بنادوں یا مبغوض بنادوں۔ ذوالقرنین کی نبوت میں اختلاف ہے۔

﴿۷﴾...... حضرت ابوہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے

فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے بھائی عزیزؑ کو وحی بھیجی کہ اے عزیر علیہ السلام اگر تجھ کوئی تکلیف پہنچے تو میری مخلوق سے شکایت نہ کیا کر کیونکہ مجھ کو بھی تیری جانب سے اکثر مصائب پہنچتے ہیں لیکن میں اپنے فرشتوں سے تیری شکایت نہیں کرتا۔ اے عزیر! میری نافرمانی اس قدر کر جس قدر میرے عذاب کی طاقت رکھتا ہو اور مجھ سے اپنی ضرورتیں اور حاجتیں اتنی طلب کیا کر جتنے عمل میرے لئے کیا کرے، اور میری گرفت سے اس وقت تک بے خوف نہ ہو جب تک میری جنت میں داخل نہ ہو جائے۔ حضرت عزیزؑ اس وحی کو سن کر لرز گئے اور کپکپا اٹھے اور رونے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے عزیزؑ! روؤ نہیں اگر تم نے نادانی سے کبھی میری نافرمانی کر لی تو میں اپنے حکم سے معاف کر دوں گا بیشک میں کریم ہوں۔ اپنے بندوں کو عذاب کرنے میں جلدی نہیں کرتا۔ بیشک میں اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ یعنی سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہوں۔ (دیلمی)

بندے کے گناہوں سے حضرت حق کو جو شکایت ہوتی ہے اسی کو اس روایت میں مصائب سے تعبیر کہا ہے حضرت عزیزؑ کی نبوت بھی مختلف فیہ ہے۔ یہود ان کو خدا کا بیٹا کہتے تھے۔

﴿۸﴾ ...... حضرت انسؓ سے روایت ہے فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ نے نبیوں میں سے کسی نبی پر وحی بھیجی تھی۔ میرے بندوں میں سے جو بندے صدیقین کے مرتبہ میں ہیں ان سے کہہ دو کہ وہ میرے معاملہ میں دھوکہ نہ کھائیں میں ان پر اپنا انصاف اور عدل قائم کروں گا اور اگر قصوروار ثابت ہوئے تو ان کو عذاب کروں گا اور عذاب کرنے میں ان کو میں ظالم نہ ہونگا اور میرے خطاکار بندوں سے کہہ دو کہ وہ میری رحمت سے ناامید نہ ہوں کوئی گناہ ایسا نہیں ہے جس کا بخشد ینا مجھے کچھ بار ہو۔ (الاتحاف السنیہ)

یعنی میری طاقت سے باہر ہو۔

﴿۹﴾ ...... حضرت ابوالدرداءؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو وحی بھیجی اے عیسیٰ بنی اسرائیل کی جماعت سے کہہ دو جو شخص میری خوشنودی اور رضامندی کی غرض سے روزہ رکھیگا میں اس کے جسم کو صحت اور تندرستی عطا کروں گا اور اس کے اجر کو بڑھاؤں گا۔ (دیلمی ابوالشیخ)

﴿۱۰﴾......ابوموسیٰ اشعریؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ بن مریم کی طرف وحی بھیجی اے عیسیٰ علیہ السلام پہلے اپنے نفس کو نصیحت کر اور میرے احکام کی حکمت اپنے نفس کو بتا اگر تیرے نفس کو نفع ہو تو پھر لوگوں کو نصیحت کر ورنہ مجھ سے شرم کر۔ (دیلمی)

یعنی پہلے خود عمل کرو پھر دوسروں سے کہو۔

﴿۱۱﴾......حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روات کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کی طرف وحی بھیجی اے میرے دوست! تمہارے اچھے اخلاق خواہ وہ کافروں ہی کے ساتھ ہوں تم کو ابرار کی جماعت میں داخل کردیں گے۔ میں یہ بات بہت پہلے کہہ چکا ہوں کہ جس شخص کا خلق اچھا ہوگا اسے اپنے عرش کے سایہ میں جگہ دوں گا اور اپنی جنت میں رکھوں گا اور اپنی ہمسائیگی سے قریب کروں گا۔ (حکیم ترمذی)

روایت میں خطیرۃ القدس ہے ہم نے جنت ترجمہ کردیا ہے۔

﴿۱۲﴾......حضرت علی کرم اللہ وجہہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤدؑ کی طرف وحی بھیجی اے داؤدؑ قیامت میں ایک بندہ ایک ہی نیکی لائے گا اور میں اس کو جنت میں داخل کرنے کا حکم دیدوں گا حضرت داؤدؑ نے عرض کیا۔ اے رب وہ کونسا بندہ ہوگا؟ ارشاد ہوا وہ مومن جو کسی اپنے مومن بھائی کی حاجت پوری کرنے کیلئے دوڑ کر چلا اور اس کی خواہش یہ تھی کہ وہ حاجت مومن کی پوری ہو جائے خواہ اس سے وہ حاجت نکلے یا نہ نکلے۔ (خطیب ابن عساکر)

مطلب یہ ہے کہ اس نے کوشش میں کمی نہیں کی' خواہ اس کے ہاتھ سے وہ حاجت پوری ہوئی یا نہ ہوئی۔ گویا مومن کی حاجت پوری کرنے میں کوشش کرنا ایسی نیکی ہے جو تنہا ہی جنت میں لیجانے کی ضامن ہے۔

﴿۱۳﴾......حضرت ابن عباسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤدؑ کیطرف وحی بھیجی اے داؤد! جو لوگ ظالم ہیں ان سے کہدو کہ وہ مجھ کو یاد نہ کیا کریں کیونکہ جب کوئی میرا ذکر کرتا ہے تو میں بھی اس کا ذکر کرتا ہوں اور میرا ان ظالموں کو یاد کرنا یہی ہے کہ میں ان پر لعنت کروں۔ (دیلمی ابن عساکر)

مطلب یہ ہے کہ جب تک ظلم کو ترک نہ کریں میراذ کران کیلئے غیر مفید ہے۔

﴿۱۴﴾...... حضرت ابودرداءؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ پر وحی بھیجی اے موسیٰ علیہ السلام جو کی روٹی کی وہ مقدار جو تیری بھوک کو روک دے اور کپڑے کی وہ مقدار جس سے تو اپنا ستر ڈھانک سکے اتنی روٹی اور اتنے کپڑے پر راضی رہو اور مصیبتوں پر صبر کرو اور جب دنیا کو دیکھو کہ تمہاری طرف آ رہی ہے اِنَّـا لِلّٰـهِ وَاِنَّـا اِلَيْـهِ رَاجِعُوْن پڑھا کرو۔ کیونکہ یہ ایک عذاب ہے جو دنیا میں نازل کیا گیا ہے اور جب تم دیکھو کہ دنیا تمہاری طرف سے منہ پھیر رہی ہے اور فقر تمہاری طرف آ رہا ہے تو تم اس کا خیر مقدم کیا کرو' یہ افعال نیک بندوں کی علامت ہے۔ (دیلمی)

یعنی فقر کو آتا دیکھو تو مَرْحَباً بِشَعَارِ الصَّالِحِیْنَ کہو' دنیا کا متوجہ ہونا بھی ایک قسم کا عذاب ہے جب دنیا آتی ہے تو اپنے ساتھ صدہا پریشانیاں لاتی ہے۔

﴿۱۵﴾...... حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ اگر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کی شہادت دینے والے نہ ہوتے تو دنیا والوں پر جہنم کو مسلط کر دیتا۔ اے موسیٰ علیہ السلام اگر وہ لوگ نہ ہوتے جو میری عبادت کرتے ہیں تو میں نافرمانوں کو ذرا مہلت نہ دیتا۔ اے موسیٰ علیہ السلام جو شخص مجھ پر ایمان لاتا ہے وہ میرے نزدیک تمام مخلوق میں اکرم اور عزت دار ہے اے موسیٰ علیہ السلام ماں باپ کی نافرمانی کا ایک کلمہ بھی تمام زمین کے ذروں سے زیادہ وزنی ہے حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا ماں باپ کا نافرمان کون ہے؟ ارشاد ہوا جو اپنے ماں باپ کو یوں جواب دے۔ لَا لَبَّیْکَ یعنی ماں باپ جب کسی خدمت کیلئے اس کو بلائیں تو انکار کرے۔ (ابونعیم)

یعنی نیک بندوں کی وجہ سے گنہگار محفوظ ہیں۔

﴿۱۶﴾...... حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ پر وحی بھیجی اے موسیٰ میرے مخصوص بندوں میں سے وہ بندے ہیں کہ اگر مجھ سے پوری جنت طلب کریں تو میں ان کو دیدوں اور اگر دنیا میں سے ایک کوڑے کا غلاف طلب کریں تو میں ان کو نہ دوں یہ اس وجہ سے نہیں کہ میں ان کو ذلیل سمجھتا ہوں بلکہ میں چاہتا ہوں کہ آخرت کے واسطے اپنی کرامت اور بخشش کا ذخیرہ جمع کروں۔ میں ان کو دنیا

سے اس طرح بچا تا ہوں جس طرح کوئی چرواہا اپنی بکریوں کو خطرناک جنگل سے بچا تا ہے۔ اے موسیٰ میں نے جو فقراء کو اغنیاء کا محتاج بنایا ہے وہ اس لئے نہیں کہ میرے خزانے ان کیلئے تنگ ہیں یا میری رحمت میں فقراء کو گنجائش نہیں ہے بلکہ میں نے اغنیاء کے مال میں فقراء کیلئے ایک حصہ مقرر کیا ہے۔اتنا حصہ کہ جس کی گنجائش اغنیاء کے مال میں ہے۔اس سے میرا مقصد یہ ہے کہ اغنیاء کی آزمائش کروں کہ وہ کس طرح اس فرض کو پورا کرتے ہیں جو میں نے فقراء کیلئے ان کے مال میں حصہ مقرر کیا ہے اے موسیٰ اگر اغنیاء اپنے فرض کو پورا کریں گے تو میں اپنی نعمتیں ان پر پوری کرونگا اور دنیا میں ایک کے بدلے میں دس گنا دوں گا اے موسیٰ تم فقراء کے لئے خزانے بن جاؤ اور کمزور کیلئے قلعہ بن جاؤ۔ اور فریاد کرنے والے کے فریادرس بن جاؤ تو میں سختی میں تمہارا مددگار بن جاؤں گا اور تنہائی میں تمہارا رفیق بن جاؤں گا اور رات اور دن میں تمہاری حفاظت کروں گا۔ (ابن نجار)

﴿۱۷﴾...... حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر وحی بھیجی بیشک محمد ﷺ کی امت میں کچھ لوگ ایسے ہونگے جو ہر نشیب وفراز میں لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ کہا کریں گے میں ان کو نبیوں کی مانند بدلہ دونگا۔ (دیلمی)

﴿۱۸﴾...... حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ پر وحی بھیجی اے آدمؑ بیت اللہ کا حج پہلے اس سے کرلو کہ تم کو کوئی نیا حادثہ پیش آئے حضرت آدمؑ نے عرض کیا الٰہی وہ نیا حادثہ کیا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ چیز تم نہیں جانتے وہ موت ہے حضرت آدمؑ نے کہا وہ موت کیا ہے؟ فرمایا عنقریب اس کا مزہ چکھ لوگے چنانچہ حضرت آدم مکہ تشریف لے گئے تو آپ کا فرشتوں نے استقبال کیا اور کہا السلام علیکم یا آدم تمہارا حج مقبول ہوا کیا تمہیں خبر نہیں کہ آپ سے دوہزار برس پہلے بھی اس گھر کا حج کیا گیا ہے اور اس وقت کعبہ سرخ یاقوت کا تھا۔ (دیلمی)

ہم نے اس روایت کو مختصر کر دیا ہے۔

﴿۱۹﴾...... حضرت کعبؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ سے فرمایا اے موسیٰ دنیا سے بے رغبتی اور زہد سے بڑھکر کسی نے میرے لئے کوئی کام نہیں کیا۔ اور مجھ سے نزدیکی اور قرب تلاش کرنے والوں میں سے میری حرام کی

ہوئی چیزوں سے بچنے والوں سے بہتر کسی نے قرب حاصل نہیں کیا اور میری عبادت کرنے والوں میں سے اس سے بہتر کسی نے عبادت نہیں کی جو میرے خوف سے رویا۔ (قصائد)

یعنی اللہ کے کام کرنے والوں میں صحیح وہ ہے جس نے دنیا سے بے رغبتی کی اور قرب تلاش کرنے والوں میں صحیح وہ ہے جس نے میری حرام کی ہوئی چیزوں سے پرہیز کیا اور عبادت کرنے والوں میں عبادت کا حق اس نے ادا کیا جو میرے خوف سے ڈر سے رویا۔

﴿۲۰﴾...... حضرت ابن عباسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا اے موسیٰ علیہ السلام تم مجھ کو نہیں دیکھ سکتے کیونکہ مجھے وہ شخص نہیں دیکھ سکتا جو زندہ ہے مگر ایک دن مرے گا' اور نہ مجھے کوئی رطب و یابس دیکھ سکتا ہے۔ مجھے تو اہل جنت دیکھیں گے جن کی آنکھیں نہ تو مریں گی اور نہ جن کے جسم پرانے ہونگے۔ (حکیم ترمذی)

مطلب یہ ہے کہ دنیا میں کوئی نہیں دیکھ سکتا۔

﴿۲۱﴾...... حضرت ابن عباسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا اے موسیٰ! قیامت میں جو میرا بندہ بھی مجھ سے ملاقات کرے گا' میں اس کے اعمال کی تفتیش کرونگا مگر پرہیزگاروں سے مجھے شرم آتی ہے۔ میں ان کی عزت کرونگا اور ان کی بندگی کو زیادہ کرونگا اور ان کو جنت میں بغیر حساب کے داخل کردوں گا۔ (حکیم ترمذی)

﴿۲۲﴾...... حضرت حسن بصریؒ سے مرسلاً روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے رب انسان آپ کا شکر یہ کیونکر ادا کر سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس کا کسی نعمت کو یہ سمجھنا کہ یہ نعمت میری طرف سے ہے یہی شکر ہے۔ (ترمذی)

یعنی میرے احسان کا شکر یہی ہے کہ ہر نعمت کو میری جانب سے سمجھے۔

﴿۲۳﴾...... حضرت رافع اور عمرؓ سے طبرانی نے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤدؑ کو وحی بھیجی کہ تم میرے لئے ایک گھر بناؤ۔ حضرت داؤدؑ نے بیت المقدس کی تعمیر سے قبل اپنے لئے ایک مکان بنایا۔ اللہ تعالیٰ کی جانب سے وحی آئی کہ تم نے میرے گھر سے پہلے اپنا مکان بنالیا۔ حضرت داؤدؑ نے مسجد کی تعمیر شروع کی مگر اس کی چہار دیواری

بنا رہے تھے کہ دو ثلث دیوار گر گئی۔ حضرت داؤدؑ کو ارشاد ہوا کہ یہ مسجد تمہارے ہاتھ سے تمام نہیں ہوگی۔ یہ سن کر حضرت داؤدؑ کو سخت افسوس ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم غم نہ کرو یہ مسجد تمہارے لڑکے سلیمانؑ کے ہاتھ پر پوری کردی جائے گی۔ پس حضرت داؤد کی وفات کے بعد حضرت سلیمانؑ نے اس کی تعمیر کو پورا کیا۔ جب مسجد کی تعمیر ختم ہونے کے قریب تھی تو حضرت سلیمانؑ نے تمام بنی اسرائیل کو جمع کیا اور بہت سے جانور ذبح کئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے سلیمان! تم نے میرے گھر کی تعمیر کے متعلق اپنی خوشی کا اظہار کیا ہے تم مجھ سے طلب کرو یعنی مانگو کیا مانگتے ہو۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے تین باتیں عرض کیں۔ ایک تو مجھے فیصلہ کا وہ فہم دے کہ میرا ہر ایک فیصلہ تیرے فیصلے کے موافق ہو۔ دوسرے یہ کہ مجھے سلطنت ایسی عطا کر کہ میرے بعد کسی کو اس جیسی سلطنت کا مستحق قرار نہ دیا جائے۔ تیسرے یہ کہ جو شخص اس مسجد میں آئے اور اس کا مقصد یہاں نماز پڑھنے کے علاوہ اور کچھ نہ ہو اس کو گناہوں سے ایسا پاک کردے جیسا کہ وہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔ ارشاد ہوا پہلی دو باتیں میں نے تم کو دیدیں اور تیسری کے متعلق تم کو توقع دلائی جاتی ہے کہ وہ قبول کرلی جائے گی۔ (طبرانی فی الکبیر) روایت ذرا طویل تھی ہم نے اس کو مختصر کردیا ہے۔

﴿۲۴﴾...... حضرت ابن عباسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے سوال کیا! اے موسیٰ کیا تیرا رب سوتا ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا' خدا سے ڈرو' یعنی اللہ تعالیٰ رب العزت کے متعلق ایسے سوال نہ کیا کرو۔ حضرت حق نے ارشاد فرمایا اے موسیٰ! تجھ سے انہوں نے سوال کیا ہے کہ کیا تیرا رب سوتا ہے تم دو شیشیاں دونوں ہاتھوں میں لے کر رات کو کھڑے رہو' چنانچہ حضرت موسیٰؑ نے ایسا ہی کیا جب رات کا تیسرا حصہ گذرا تو حضرت موسیٰ کو اونگھ آ گئی یہاں تک کہ حضرت موسیٰ اپنے گھٹنوں پر جھک گئے۔ پھر ہشیار ہو گئے اور دونوں شیشیوں کو مضبوطی کے ساتھ پکڑے رہے یہاں تک کہ جب نصف رات گذری تو حضرت موسیٰ کو اتنی زور سے اونگھ آئی کہ دونوں شیشیاں ان کے ہاتھ سے گر گئیں اور ٹوٹ گئیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ علیہ السلام اگر میں سویا کرتا تو آسمان و زمین دونوں ٹکرا کر اسی طرح ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے جس طرح یہ دونوں شیشیاں ٹوٹ گئیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی یعنی محمد ﷺ پر

آ یتہ الکرسی نازل فرمائی۔ (ابن ابی حاتم اا بوالشیخ) یعنی آیت الکرسی میں وہی اوصاف بیان فرمائے جو نیند اوراونگھ سے خدا کی پاکی ظاہر کرتے ہیں۔ (لَاتَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَانَوْم) نہ اللہ کو نیند آتی ہے اور نہ اسے اونگھ آتی ہے۔

﴿۲۵﴾......حضرت ابی بن کعبؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کا قد بہت لمبا تھا' سر پر بال بہت تھے اور شرمگاہ کو ڈھانکتے تھے' پس جب ان سے خطا سرزد ہوئی تو جنت سے نکلے اس حال میں کہ پریشان ادھر ادھر بھاگتے تھے اسی حالت میں وہ ایک درخت کے پاس پہنچے۔ درخت نے ان کے بال پکڑ لیے اور ان کو روک لیا اور ان کے رب نے ان کو پکارا۔ اے آدمؑ کیا مجھ سے بھاگنا چاہتا ہے حضرت آدمؑ نے عرض کیا نہیں بلکہ تیرے سے شرم کی وجہ سے بھاگتا ہوں اے رب! جو کچھ میں نے کیا اس کی وجہ سے زمین پر اتار دے۔ (خرائطی مختصراً)

روایت کو مختصر کر دیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جنت سے نکلتے وقت پریشان تھے۔ درخت نے بال پکڑ لئے۔ حضرت حق نے پکارا آدمؑ نے معذرت کی اور عرض کیا جو خطا ہوگئی اس کی وجہ سے زمین پر بھیج دے۔

﴿۲۶﴾......حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے رب العالمین سے سوال کیا اے رب جو تیری حمد بیان کرے اس کی جزا کیا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا حمد شکر کی کنجی ہے اور شکر رب العالمین کے عرش تک بلند ہوتا ہے پھر حضرت ابراہیمؑ نے عرض کیا جو تیری تسبیح بیان کرے اس کی جزا کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا تسبیح کا ثواب سوائے رب العالمین کے کوئی نہیں جانتا۔ (دیلمی)

یعنی تسبیح کا ثواب کسی کو نہیں بتایا جا سکتا۔

﴿۲۷﴾......حضرت ابوسعید خدریؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا اے میرے رب مجھے حضرت ابراہیمؑ اور اسحٰق اور یعقوب کی مثل بنا دے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ابراہیمؑ کو میں نے آگ میں ڈال کر آزمایا۔ اس نے صبر کیا اور اسحاق کو ذبح کے ساتھ آزمایا اس نے صبر کیا اور یعقوب کو بلا میں مبتلا کیا پس اس نے صبر کیا۔ (دیلمی)

حضرت داوٗد نے مرتبہ کی بلندی طلب کی تھی ۔ رب العالمین نے فرمایا یہ مراتب مختلف امتحانات پر موقوف ہیں اس روایت میں بجائے حضرت اسماعیل کے ذبح کے حضرت اسحٰق کا نام ذکر کیا ہے یہ مسئلہ اختلافی ہے ۔

﴿۲۸﴾...... حضرت ابن عباسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک شخص کے پاس سے گذرے جو کسی تکلیف سے مضطرب تھا حضرت موسیٰ اس کی صحت اور عافیت کے لئے دعا فرمانے لگے ۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے فرمایا اس کا اضطراب کسی شیطانی اثر کا نتیجہ نہیں ہے اس کا اضطراب اور اس کے نفس کی بھوک میرے لئے ہے اور یہ جس حالت میں تم اس کو دیکھ رہے ہو میں دن میں اس پر کئی مرتبہ نگاہ ڈالتا ہوں اے موسیٰ کیا تم کو اس کی فرمانبرداری پر تعجب ہوتا ہے تم اس کو حکم دو تاکہ یہ تمہارے لئے دعا کرے ۔ میرے نزدیک ہر دن میں اس کی دعائیں مخصوص اثر رکھتی ہیں ۔ (ابونعیم)

مطلب یہ ہے کہ اس کی بے چینی میری محبت میں ہے اور یہ خاص بندہ ہے اس کی دعائیں مقبول ہیں ۔

﴿۲۹﴾...... حضرت صہیبؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبیوں میں سے ایک نبی کو اپنی امت کی کثرت پر عجب پیدا ہو گیا تھا ۔ اور انہوں نے فرمایا تھا اتنی بڑی جماعت کا کون مقابلہ کرسکتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس نبی کی طرف ۔ وحی بھیجی کہ اپنی امت کیلئے تین باتوں میں سے ایک بات اختیار کرلو ۔ یا تو ان پر موت کو مسلط کردوں گا یا دشمن کو یا بھوک کو ۔ پس اس پیغمبر نے اپنی امت کے سامنے اس معاملہ کو پیش کر دیا انہوں نے کہا آپ اللہ کے نبی ہیں ہم اس معاملہ کو آپ ہی کے سپرد کرتے ہیں ۔ آپ جو چاہیں ہمارے لئے اختیار کر لیجئے ۔ پس یہ نبی نماز پڑھنے کیلئے کھڑے ہو گئے اور ان کی عادت بھی یہی تھی جب گھبراتے تھے تو نماز پڑھا کرتے تھے پس نماز پڑھی اور پھر عرض کیا بھوک کی نہ تو ہم میں طاقت ہے اور نہ دشمن کے تسلط کو ہم برداشت کرسکتے ہیں ۔ لیکن موت کو اختیار کر لیتے ہیں ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان پر موت کو مسلط کر دیا ۔ اور تین دن میں اس امت کے ستر ہزار آدمی مر گئے ۔ (احمد ابویعلی ابن حبان) روایت کو مختصر کر دیا ہے ۔

عجب پیدا ہو گیا یعنی امت کو زیادہ دیکھ کر یہ خیال ہوا کہ میری امت کا کوئی مقابلہ

نہیں کر سکتا بڑے لوگوں کی اتنی سی بات بھی ناپسند ہوئی اور اس پر عتاب فرمایا۔

﴿۳۰﴾...... حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت یحییٰ بن زکریاؑ نے اپنے رب سے عرض کیا اے رب مجھ کو لوگوں کی زبان سے محفوظ کر دے یعنی لوگ مجھ کو برا نہ کہا کریں۔ حضرت حق نے ارشاد فرمایا یہ تو وہ بات ہے جو میں نے اپنے لئے بھی نہیں کی تیری لئے یہ چیز کیوں کر ہوسکتی ہے کوئی میرے لئے بیٹا کہتا ہے کوئی میرے لئے اولاد ثابت کرتا ہے کوئی کہتا ہے اللہ کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ کہتا ہے حضرت یحییٰ نے عرض کیا الٰہی مجھے معاف کر دے میں آئندہ اس قسم کا سوال نہیں کروں گا۔ (دیلمی)

﴿۳۱﴾...... حضرت علی کرم اللہ وجہہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد پر وحی بھیجی کہ اے داؤدؑ دنیا کی مثال ایسی ہے جیسے مردار کہ اس پر کتے جمع ہو جائیں اور اس کو کھینچیں۔ کیا تم اس بات کو پسند کرتے ہو کہ تم بھی کتوں میں شامل ہو کر اس مردار کو کھینچو۔ اے داؤد! عمدہ غذائیں اور نرم کپڑے اور لوگوں پر رعب و دبدبہ ان باتوں کے ساتھ آخرت کا ثواب نہیں جمع ہوسکتا۔ (دیلمی)

مطلب یہ ہے کہ دنیا کا عیش اور حکومت آخرت کے اجر و ثواب میں کمی کا موجب ہے۔

﴿۳۲﴾...... حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت حق تعالیٰ سے سوال کیا اے پروردگار تیرے بندوں میں سے کونسا بندہ زیادہ پرہیزگار ہے؟ ارشاد ہوا جو خدا کا ذکر کرتا رہے اور اس کو فراموش نہ کرے۔ پھر حضرت موسیٰ نے کہا تیرے بندوں میں سب سے زیادہ راہ یافتہ کون ہے؟ ارشاد فرمایا جو ہدایت کی پیروی کرے۔ حضرت موسیٰ نے کہا اے رب! تیرے بندوں میں سب سے زیادہ اچھا فیصلہ کرنے والا کون ہے؟ ارشاد ہوا وہ شخص جو لوگوں کو وہی حکم دیتا ہے جو اپنے نفس کو حکم دیتا ہے حضرت موسیٰ نے کہا تیرے بندوں میں سب سے زیادہ عالم کون ہے ارشاد ہوا عالم وہ ہے جس کا علم سے پیٹ نہیں بھرتا اور جو تمام لوگوں کا علم اپنے علم کے ساتھ جمع کرنا چاہتا ہے حضرت موسیٰ نے عرض کیا سب بندوں میں عزیز تر کون سا بندہ ہے؟ ارشاد فرمایا جو انتقام پر قدرت رکھنے کے باوجود معاف کر دے۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا تیرے بندوں میں کونسا بندہ سب سے زیادہ غنی ہے ارشاد فرمایا جو کچھ دیا جائے اس پر راضی رہے۔ حضرت موسیٰ نے کہا

آپ کے بندوں میں سب سے زیادہ فقیر کون ہے ارشاد فرمایا جو شخص مسافر ہو۔ (ابن عساکر)

یعنی سفر میں جو تنگدست ہو اس کا فقر بہت اہم ہے۔

﴿۳۳﴾...... حضرت عمرؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا اے میرے رب میں اس بات کو دوست رکھتا ہوں کہ یہ بات مجھے معلوم ہو جائے کہ آپ اپنے بندوں میں سے کس بندے سے محبت کرتے ہیں تاکہ میں بھی اس سے محبت کروں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب تو میرے کسی بندے کو دیکھے کہ مجھے بکثرت یاد کرتا ہے تو یہ سمجھ لے کہ میں نے اس کو توفیق دی ہے اور میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ اور جب تو میرے کسی بندے کو دیکھے کہ وہ میرا ذکر نہیں کرتا تو یہ سمجھ لے کہ میں اسے مبغوض رکھتا ہوں اور میں نے اسے اپنی یاد سے روک دیا ہے۔ (ابن عساکر)

﴿۳۴﴾...... حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا میں حضرت یونس بن متی کو دیکھ رہا ہوں کہ ان پر دو چادریں ہیں اور وہ تلبیہ پڑھ رہے ہیں ان کی آواز پہاڑوں میں گونج رہی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کے جواب میں فرما رہے ہیں۔ لَبَّیْکَ (دار قطنی)

عالم کشف میں حضرت یونس علیہ السلام کو حج کرتے ہوئے ملاحظہ فرمایا ہے۔

﴿۳۵﴾...... حضرت ابن عباسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ہارونؑ کے دو لڑکے مسجد میں قندیلیں روشن کیا کرتے تھے قندیلوں کو روشن کرنے کیلئے آسمان سے آگ آتی تھی۔ ایک دن آگ کے نازل ہونے میں تاخیر ہوئی تو لڑکوں نے دنیا کی آگ سے ان قندیلوں کو روشن کر دیا ان کے اس فعل پر آگ آسمان سے نازل ہوئی اور ان دونوں لڑکوں کو جلانے لگی، حضرت ہارون علیہ السلام نے جب یہ دیکھا کہ آسمانی آگ لڑکوں کو جلا رہی ہے تو وہ آگ بجھانے لگے حضرت موسیٰ نے پکار کر کہا کہ ہارون ان کو چھوڑ دے، خدا تعالیٰ کا حکم ان میں نافذ ہونے والا ہے، اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو وحی بھیجی۔ اے موسیٰ یہ معاملہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو میرے دوستوں میں سے میرے حکم کی مخالفت کرتے ہیں اور جو میرے دشمنوں میں سے میرے حکم کی مخالفت کرتے ہیں ان کے ساتھ کیا ہوتا ہوگا۔ (دیلمی)

یعنی اس پر قیاس کرلو جب دوستوں کے ساتھ میری گرفت کا یہ حال ہے تو دشمنوں کے ساتھ کیا ہوگا' حکم کی مخالفت کا مطلب یہ ہے کہ بیت المقدس کی قندیلوں کو دنیا کی آگ سے کیوں روشن کیا۔

﴿۳۶﴾...... حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے ایک دینی بھائی تھے انہوں نے ایک دن حضرت یعقوب علیہ السلام سے دریافت کیا اے یعقوب تمہاری آنکھیں کیوں جاتی رہیں اور تمہاری کمر کیوں جھک گئی؟ انہوں نے جواب دیا آنکھیں تو حضرت یوسفؑ کے غم میں رونے سے جاتی رہیں اور کمر بن یامین کی وجہ سے دہری ہوگئی۔ اس گفتگو کے بعد حضرت جبرئیلؑ حضرت یعقوب کے پاس آئے اور کہا اللہ تعالیٰ آپکو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ تم کو میری شکایت میرے غیروں سے کرتے ہوئے شرم نہیں آتی' حضرت یعقوبؑ نے کہا میں تو اپنے احوال اور اپنے غم کا شکوہ اللہ ہی سے کرتا ہوں جبرئیل نے کہا اے یعقوب! تم جو کچھ شکوہ کرتے ہو اسے وہ جانتا ہے حضرت یعقوبؑ نے کہا اے میرے رب مجھ پر رحم فرما' میری بینائی جاتی رہی میری کمر جھک گئی' میرے پھول میرے مرنے سے پہلے لوٹا دے تا کہ میں ان کو سونگھ لوں پھر میرے ساتھ جو تیراارادہ ہووہ پورا کر۔ پھر جبرئیل آئے اور کہا اللہ تعالیٰ تم کو سلام کے بعد کہتا ہے تم کو بشارت ہواور تمہارے دل کو فرحت ہو مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم اگر وہ دونوں مرچکے ہونگے تو میں ان کو زندہ کردوں گا' تو مساکین کو کھانا کھلایا کر تمام بندوں میں سے مجھ کو سب سے زیادہ انبیاء اور مساکین پسند ہیں۔ تم جانتے ہو یہ سب کچھ کیوں ہوا تمہاری آنکھیں کیوں گئیں تمہاری کمر کیوں دہری ہوئی اور یوسفؑ کے بھائیوں نے یہ حرکات کیوں کیں۔

تم نے ایک دفعہ ایک بکری ذبح کی تھی' تمہارے پاس ایک مسکین یتیم جو روزے سے تھا آیا اور تم نے اسے کھانا نہیں کھلایا۔ حضرت یعقوبؑ نے اس کے بعد یہ طریقہ اختیار کیا کہ جب کھانا کھانے کا ارادہ کرتے تو ان کی طرف سے ایک پکارنے والا پکارتا کہ مساکین میں سے جو کھانے کا ارادہ رکھتا ہو وہ یعقوبؑ کے ساتھ کھانا کھائے۔ (حاکم' بیہقی)

﴿۳۷﴾...... حضرت ابوہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ

نے جب آدمؑ کو پیدا کیا تو ان کی اولاد سے ان کو آگاہ کیا تو انہوں نے بعض کو بعض سے افضل اور اعلیٰ دیکھا اور انہوں نے ایک جانب چمکدار نور دیکھ کر دریافت کیا اے رب یہ کون شخص ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا' یہ تمہارے صاحبزادے احمد ہیں یہی اول ہیں یہی آخر ہیں یہ پہلے شفاعت کرنے والے ہیں اور سب سے پہلے جن کی شفاعت قبول کی جائے گی یہ وہ ہیں۔ (عساکر)

﴿۳۸﴾......حضرت بریدہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو زمین پر اتارا تو انہوں نے بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کیا! اور مقام کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اس کے بعد یہ دعا پڑھی۔ **اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاعْطِنِیْ سُؤْلِیْ وَتَعْلَمُ مَاعِنْدِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ اَسْئَلُکَ اِیْمَانًا یُبَاشِرُ قَلْبِیْ وَیَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اِنَّهُ لَا یُصِیْبُنِیْ اِلَّا مَا کَتَبْتَ لِیْ وَارْضِنِیْ بِقَضَائِکَ** ۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ پر وحی بھیجی اے آدمؑ تو نے ایک ایسی دعا کی ہے جس کو میں نے قبول کرلیا اور تیرے گناہوں کو بخش دیا تیری پریشانیوں اور تیرے غموں کو دور کر دیا۔ اور تیری اولاد میں سے کوئی شخص بھی تیرے بعد یہ دعا نہیں کرے گا مگر یہ کہ میں اس کی دعاء قبول کرلوں گا اور اس کے فقر اور محتاج کی کو سلب کرلونگا اور ہر تاجر کے مقابلہ میں اسکے لئے تجارت کرنے والا ہونگا اور دنیا اسکے پاس مجبوراً آئیگی خواہ اسکا ارادہ نہ کرے۔ (طبرانی، بیہقی، ابن عساکر)

یعنی تمہاری یہ دعا میں نے قبول کرلی اور اس کا وعدہ کرتا ہوں کہ تمہاری اولاد میں سے بھی جو یہ دعا کرے گا اس کی دعا بھی قبول کروں گا۔

﴿۳۹﴾......حضرت عمرؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں جب حضرت آدمؑ سے خطا کا وقوع ہو گیا تو انہوں عرض کیا یا اللہ میں تجھ کو محمد ﷺ کا واسطہ دے کر مغفرت طلب کرتا ہوں اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم نے محمد ﷺ کو کس طرح پہچانا حالانکہ میں نے ان کو ابھی پیدا بھی نہیں کیا۔ حضرت آدمؑ نے عرض کیا اے میرے رب جب تو نے مجھ کو اپنے ہاتھوں سے بنایا اور تو نے مجھ میں اپنی روح پھونکی تو میں نے اپنا سر اٹھایا اور عرش کے پایوں پر لکھا ہوا دیکھا **لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** اس سے میں نے یہ سمجھ لیا کہ جس کو آپ نے

اپنے نام کی طرف منسوب کیا ہے وہ یقیناً آپ کی مخلوق میں آپ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے تم نے ان کے واسطے سے مغفرت طلب کی ہے تو میں نے تمہاری خطا بخشدی اگر محمد ﷺ کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو تم کو پیدا نہ کرتا۔ (ابن عساکر)

﴿۴۰﴾...... حضرت ابوامامہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ معد بن عدنان نے چالیس آدمیوں کے ہمراہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لشکر پر حملہ کر کے ان کو لوٹ لیا۔ حضرت موسیٰ نے ان پر بددعا کی اور عرض کیا الٰہی معد نے میرے لشکر کو لوٹا ہے اللہ تعالیٰ نے ان کی جانب وحی بھیجی کہ اے موسیٰ! ان پر بددعا نہ کرو ان کی اولاد میں نبی امی پیدا ہونے والا ہے جو بشیر ونذیر ہوگا اور میرا برگزیدہ ہوگا اور ان میں سے امت مرحومہ ہوگی جو محمد ﷺ کی امت ہوگی۔ وہ اللہ سے تھوڑی روزی پر راضی رہے گی اور اللہ تعالیٰ ان سے تھوڑے عمل پر راضی ہوجائے گا اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں کلمہ لَآاِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـه کی وجہ سے داخل کرے گا، کیوں کہ ان کا نبی محمد ﷺ بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوگا جس کی تواضع میں ایک قسم کی ہیبت ہوگی اس کے سکوت میں دانش ہوگی۔ اور اس کی گویائی میں حکمت ہوگی اور وہ دانش وحکمت کا استعمال کرے گا۔ اس کی امت بہترین لوگوں میں سے یعنی قریش سے نکالی جائیگی پھر میں اس کو ہاشم سے نکالوں گا جو ہاشم قریش کا برگزیدہ ہوگا۔ وہ خیر در خیر ہوگا خیر اس کے اور اس کی امت کے ساتھ پھرے گی۔ (طبرانی)

معد نبی کریم ﷺ کے آباؤ اجداد میں سے ایک شخص کا نام ہے زمانہ جاہلیت میں اس کے آدمیوں نے حضرت موسیٰ کے ہمراہیوں پر حملہ کردیا۔ حضرت موسیٰ نے بددعا کا ارادہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی بھیجی کہ اس کی اولاد میں رحمۃ للعالمین نبی آخرالزماں ﷺ پیدا ہونے والے ہیں اس لئے بددعا میں احتیاط سے کام لو۔

﴿۴۱﴾...... حضرت ابی بن کعبؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے بیت المقدس کی تعمیر شروع کی تو اس کی دیواریں قائم نہیں ہوتی تھیں اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی اے سلیمان تم نے مسجد میں ایسی زمین شامل کرلی ہے جو مسجد کی نہیں ہے اس کو نکال دو تب تعمیر قائم رہ سکتی ہے۔ (عقیلی)

دوسری روایتوں میں ہے کہ حضرت داؤدؑ نے کسی مکان کو اس کے مالک کی بلا

اجازت مسجد میں شامل کرنے کا ارادہ کیا تھا اس کی وجہ سے مسجد کی تعمیر مکمل نہ ہوتی تھی۔ جب حضرت سلیمان پر وحی آئی تو انہوں نے اس مکان کے مالک کو منہ مانگی قیمت دے کر اس مکان کو خرید لیا۔

﴿۴۲﴾......ابو سعید خدریؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب آدم علیہ السلام نے بیت اللہ میں قیام کیا۔ تو کہا الٰہی تو ہر عمل کرنے والے کو اس کا اجر عطا فرماتا ہے تو مجھے بھی میرا اجر دے۔ ارشاد ہوا جب تو نے میرے گھر کا طواف کر لیا تو میں نے تیری مغفرت کر دی، حضرت آدمؑ نے عرض کیا کچھ اور زیادہ کیجئے۔ فرمایا تیری اولاد میں سے جو اس گھر کا طواف کرے گا اس کی بھی مغفرت کر دی جائے گی۔ حضرت آدمؑ نے عرض کیا کچھ اور زیادہ کیجئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس کی وہ طواف کرنے والے بخشش کیلئے دعا کریں گے اس کو بھی بخش دونگا۔ فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ شیطان عرفات اور مزدلفہ کے درمیان ایک گھاٹی میں کھڑا ہوا اور اس نے کہا الٰہی مجھ کو تو نے دار فنا میں بھیجدیا اور میرا ٹھکانا جہنم کو بنا دیا اور تو نے میرے دشمن آدمؑ کو دیا جو کچھ دیا، مجھے بھی کچھ دیجئے جس طرح اس کو آپ نے دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو آدم کو دیکھے گا اور وہ تجھ کو نہیں دیکھے گا۔ اس نے عرض کیا کچھ اور زیادہ کیجئے ارشاد ہوا اس کے دل پر وسوسہ کی تجھے طاقت ہوگی اس نے کہا الٰہی اور زیادہ کیجئے ارشاد ہوا جن رگوں میں خوں جاری ہوتا ہے تو بھی خون کے ساتھ ہر رگ میں گھس سکے گا۔ پھر حضرت آدمؑ نے درخواست کی اے رب تو نے ابلیس کو جو کچھ دیا ہے اس کے مقابلہ میں مجھ کو بھی دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم کسی نیکی کا ارادہ کرو گے تو ایک نیکی لکھدوں گا خواہ تم وہ نیکی نہ کرو۔ حضرت آدمؑ نے کہا کچھ اور زیادہ کیجئے ارشاد ہوا گناہ کا ارادہ کر کے گناہ نہ کرو گے تب بھی ایک نیکی لکھدوں گا۔ حضرت آدمؑ نے کہا اور زیادہ کیجئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایک بات میرے لئے اور ایک تیرے لئے اور ایک میرے اور تیرے درمیان مشترک ہے اور ایک بات میری جانب سے تیرے لئے فضل ہے میرے لئے جو بات ہے وہ یہ کہ میری عبادت کرنا اور میرے ساتھ شریک نہ کرنا اور تمہارے لئے جو بات ہے وہ یہ کہ اگر تم ایک نیکی کرو گے دس لکھی جائیں گی، اور مشترک بات یہ ہے کہ تیری جانب سے دعا اور میری جانب سے دعا قبول کرنا اور میری جانب سے فضل یہ ہے کہ تم استغفار

کرو گے۔ تو میں تمہاری مغفرت کروں گا اور میں غفور رحیم ہوں۔ (دیلمی)

عبرت و موعظت

﴿۱﴾...... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بڑھاپا نور ہے اور نار میری مخلوق ہے یعنی اس نور کے سبب نار سے محفوظ رہے گا۔

﴿۲﴾...... میرے بغیر تجھے کوئی چارہ نہیں سو تو اپنے چارے کیلئے عمل کر یعنی جب مجھ کو نظر انداز نہیں کر سکتا تو مجھے راضی کرنے کی فکر کر۔ (دیلمی)

﴿۳﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے مخاطب کیا تو نے کس میت کو لکڑیوں پر نہیں دیکھا۔ (دیلمی)
یعنی اگر جنازے دیکھے ہیں تو اپنے بھی مرنے کا خیال رکھ۔

﴿۴﴾...... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم میری رحمت چاہتے ہو تو تم میری مخلوق پر رحم کرو۔

﴿۵﴾...... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس شخص سے میں بغض رکھتا ہوں اس کے ہاتھوں ایسے شخص سے بدلہ لیتا ہوں کہ اس سے بھی بغض رکھتا ہوں پھر ان دونوں کو دوزخ میں داخل کرونگا۔ (دیلمی)
یعنی ایک دشمن کو دوسرے دشمن کے ہاتھوں تباہ کراتا ہوں حالاں کہ دونوں جہنم میں داخل کیے جائیں گے۔ (طبرانی نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے)

﴿۶﴾...... اللہ تعالیٰ نے دنیا کو خطاب کر کے فرمایا جو میری خدمت کرتا ہے تو اس کی خدمت کر۔ (دیلمی) یعنی دین کا خیال رکھو دنیا تمہارے پیچھے پیچھے خادمہ بن کر آئے گی۔

﴿۷﴾...... اللہ تعالیٰ نے دنیا کو مخاطب کر کے فرمایا۔ میرے دوستوں کے لئے کڑوی ہو جا۔ (دیلمی)
اللہ کے دوستوں کو دنیا بدمزہ اور کڑوی معلوم ہوتی ہے۔

﴿۸﴾...... میرا وہ بندہ خوش حال ہو جو اسلام میں بوڑھا ہوا اور اس نے شرک نہیں کیا۔ (دیلمی)

﴿۹﴾...... حضرت ابن عباسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بیشک میں نے مومن کے لئے اس کی موت کے بعد اس کے مال میں سے ایک ثلث مقرر کر دیا ہے اس مال کی وجہ سے اس کی خطائیں معاف کرتا ہوں اور مومن مرد اور مومن عورتوں کو اس کیلئے دعا گو کر دیتا ہوں اور اس کے ان عیبوں کو چھپا لیتا ہوں جن کا علم میرے مخصوص بندوں کے سوا اگر اس کے متعلقین کو ہو جاتا تو وہ اس کو پھینک دیتے۔ (ابن مروجہ' دیلمی' ابن نجار)

یعنی وصیت مال کے تیسرے حصے میں مقرر کر دی ہے۔ اس وصیت سے فائدہ مرنے کے بعد یہ ہوتا ہے کہ گناہ بخشے جاتے ہیں جن مسلمانون کو اس وصیت سے فائدہ پہنچتا ہے وہ اس کیلئے دعاء مغفرت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس وصیت کی برکت سے اس کی پردہ پوشی کرتا ہے۔

﴿۱۰﴾...... حضرت عبداللہ بن یسرؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرے ہیں جو شخص اپنے دن کو شروع بھی بھلے کام سے کرتا ہے اور ختم بھی بھلے کام پر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے نیک کاموں کے درمیانی وقت کا کوئی گناہ اس پر نہ لکھو (طبرانی' ضیا مقیدی)

مطلب یہ ہے کہ دن کی ابتداء اور انتہا اگر کسی نیک کام پر ہو تو درمیان حصہ کی خطائیں نظر انداز کر دی جاتی ہیں۔

﴿۱۱﴾...... حضرت عبداللہ بن عباسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ابلیس ملعون نے حضرت حق کی خدمت میں عرض کیا اے میرے رب تو نے آدمؑ کو زمین پر اتارا ہے اور تو جانتا ہے کہ اب ان کیلئے کتاب بھی بھیجی جائیگی اور رسول بھی بھیجے جائیں گے تو ان کی کتابیں کیا ہونگی اور رسول کیسے ہونگے؟ حضرت حق نے فرمایا ان کیلئے فرشتے بھیجوں گا اور ان ہی میں سے یعنی اولاد آدم میں سے نبی پیدا کروں گا اور کتابیں ان کی تورات' انجیل زبور' فرقان ہونگی ابلیس نے عرض کیا میری کتاب کیا ہوگی؟ ارشاد ہوا تیرا لکھنا گودنا اور تیرا پڑھنا اشعار اور تیرے رسول کاہن و نجوم اور تیرا کھانا جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی

جائے' اور تیرا اپنا ہر نشے کی چیز اور تیرا صدق جھوٹ اور تیرا گھر حمام اور تیرا جال عورتیں اور تیرا مؤذن گانے بجانے کے آلات اور تیری مسجدیں بازار۔ (طبرانی)

گودنا کافروں میں ایک رسم ہے کہ کوئی سوئی سے بدن گود کر اس میں رنگ بھرا کرتے ہیں۔ اشعار سے مراد وہ اشعار جن میں جھوٹ بولا جائے کاہن وہ لوگ جو غیب کی خبریں بتایا کرتے ہیں' تیرا صدق یعنی تیرا سچ بولنا اصل میں جھوٹی باتیں ہیں۔

﴿۱۲﴾...... حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی ایک دوسری روایت میں ہے' شیطان نے عرض کیا الٰہی تو نے اپنی تمام مخلوق کیلئے رزق کے اسباب پیدا کئے ہیں میرا رزق کیا ہے؟ ارشاد ہوا جس کھانے پر اللہ کا نام نہ لیا جائے وہ تیری خوراک ہے۔ (ابوالشیخ)

﴿۱۳﴾...... حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بندہ جنت میں داخل ہوگا تو وہ اپنے غلام کو اپنے سے اوپر کے درجے میں دیکھ کر عرض کرے گا۔ اے میرے رب میرا غلام مجھ سے اوپر کے درجے میں ہے؟ ارشاد ہوگا ہاں میں نے تجھ کو تیرے عمل کے موافق بدلہ دیا ہے اور اس کے موافق جزا دی ہے۔ (طبرانی)

یعنی یہاں آقا اور غلام کو کوئی امتیاز نہیں یہاں تو ہر شخص کا مرتبہ اس کے نیک اعمال کے موافق ہے۔

﴿۱۴﴾...... حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان فرشتوں سے جو اولاد آدمؑ کے رزق اور ان کی روزی پر مقرر کئے گئے ہیں فرماتا ہے جس بندے کو تم دیکھو کہ اس کو صرف ایک ہی فکر ہے یعنی دین کا تو اس کے رزق کا آسمانوں اور زمین کو ضامن بنا دو' اور جس بندے کو تم دیکھو کہ رزق کو تلاش کرتا ہے تو وہ عدل پر چلتا ہے اور اس کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرو اور اس پر آسانیاں بہم پہنچاؤ اور جس شخص کو ان دونوں باتوں کے خلاف پاؤ تو اس کو اس کی خواہش کے درمیان چھوڑ دو پھر وہ جو کچھ میں نے اس کیلئے لکھ دیا ہے اس سے اوپر کوئی درجہ حاصل نہیں ہوسکتا۔ (ابونعیم)

یعنی یا تو صرف دین کا فکر ہو اور رزق کی تلاش سے بے نیاز ہو یا حلال کی روزی تلاش کرتا ہو تو ایسے بندوں کی امداد کا وعدہ ہے لیکن جس کو نہ تو دین کی فکر ہو اور نہ حلال و حرام کا امتیاز ہو بلکہ محض روپیہ کمانا مقصود ہو تو اس کو اس کی حالت پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔

﴿۱۵﴾ ...... حضرت عبداللہ بن عباسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بسا اوقات میرا دوست مومن مجھ سے غنا اور مال طلب کرتا ہے مگر میں اس کو غنا سے فقر کی طرف لے جاتا ہوں اور اگر میں اس کو اس کی خواہش کے موافق غنی بنا دوں تو یہ بات اس کے حق میں بری ہو بسا اوقات مجھ سے میرا دوست فقر مانگتا ہے مگر میں فقر کی بجائے غنی بنا دیتا ہوں۔ اور اگر میں اس کو فقیر بنا دوں تو یہ اس کیلئے شر ہو جائے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے اپنی عزت وجلال اور بلندی مکان اور اپنے انعامات کی قسم جب کوئی بندہ میری خواہش کو اپنے نفس کی خواہش پر ترجیح دیتا ہے تو میں اس کی حاجت کو اس کی نگاہ کے قریب کر دیتا ہوں اور آسمان وزمین کو اس کے رزق کا متکفل کر دیتا ہوں' اور میں اس کیلئے ہر تجارت کرنے والے تاجر سے زیادہ نفع پہنچانے والا ہوتا ہوں۔ (طبرانی)

اس روایت کو یہاں مختصر کر دیا ہے بخاری کے الفاظ عنوان نمبر (۱۱) میں درج ہو چکے ہیں' مطلب یہ ہے کہ کثرت نفل کی وجہ سے جب میں کسی کو دوست بنالیتا ہوں تو پھر اس کیلئے وہی کرتا ہوں جو اس کے حق میں اچھا اور بہتر ہوتا ہے۔

﴿۱۶﴾ ...... رافعی نے ناجیۃ بن محمد بن المنتجع کے دادا سے ایک روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے کسی شخص پر اتنا غصہ نہیں آتا جتنا اس بندے پر آتا ہے جو ایک گناہ کرتا ہے اور اس گناہ کو میرے عفو اور معافی کے مقابلہ میں بہت بڑا سمجھتا ہے اگر میں عذاب میں جلدی کرنے والا ہوتا یا میری عادت جلد بازی کی ہوتی تو میں ان لوگوں کو عذاب کرنے میں جلدی کرتا جو میری رحمت سے مایوس وناامید ہو چکے ہیں۔

﴿۱۷﴾ ...... ابوالشیخ نے کلیب الجہنی سے ایک روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر بندہ مومن کیلئے عجب اور خود بینی بہتر ہوتا تو میں بندہ مومن کو گناہ ہی نہ کرنے دیتا ۔یعنی اگر گناہ نہ کرے گا تو اس کو اپنے نیک اعمال پر گھمنڈ ہو جائے گا اور اپنے کو دوسرے مسلمانوں سے اچھا سمجھنے لگے گا۔

﴿۱۸﴾ ...... حضرت ابوہریرہؓ کی ایک روایت میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندوں کے قلوب میں میری معرفت کی پہچان کا اندازہ میرے مرتبے سے لگایا جاتا ہے' بندہ نہ میری شکایت کرے اور نہ میرے احکام کی تعمیل میں سستی کرے اور نہ میری فرماں

برداری میں کسی سے شرمائے۔ (دیلمی) یعنی جس کے دل میں جتنی میری قدر و منزلت ہوگی اسی قدر میری معرفت ہوگی اور قدر و منزلت کا نتیجہ یہ ہے کہ دکھ درد میں شکایت نہ ہو اور احکام بجالانے میں شرم اور سستی نہ ہو۔

﴿۱۹﴾......حضرت زید بن ارقمؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے تین باتوں میں اپنے بندوں کیلئے خاص رعایت کی ہے۔ میں نے گیہوں اور جو کو خراب کرنے والا ایک جانور پیدا کیا ہے اگر اس کو پیدا نہ کرتا تو لوگ غلہ کے خزانے جمع کر لیتے اور مرنے کے بعد جسم کا خراب ہونا اور پھولنا پھٹنا مقرر کیا ہے ورنہ کوئی دوست اپنے دوست کو دفن ہی نہ کرتا۔ اور غمزدہ کے غم کو سلب کر لیتا ہوں ورنہ اس کو کبھی تسلی اور صبر نہ حاصل ہوتا۔ (ابن عساکر)

غلہ میں جانور سے مراد شاید سُرسُری ہوگی اگر سُرسُری کا خوف نہ ہوتا تو لوگ غلہ جمع کرتے رہتے اور فروخت نہ کرتے۔ غمزدہ کے غم کو اگر دور نہ کیا جاتا تو روتے روتے انسان مر جاتا۔

﴿۲۰﴾......حضرت وہب بن منبہؒ کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بلا شک آسمان و زمین میری گنجائش سے عاجز ہو گئے اور ان کی وسعت میرے لئے ناکافی ہوگئی۔ مگر قلب مومن میری گنجائش کیلئے وسیع ہے۔ (احمد)

یعنی میری محبت قلب مومن کے سوا کہیں نہیں سما سکتی۔

حضرت جامیؒ نے کیا خوب فرمایا ہے

پرتو حسنت نگنجد در زمین و آسماں　　در حریم سینہ حیرانم کہ چوں جا کردۂ

﴿۲۱﴾......حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل سے فرمایا میں نے ہزارہا ایسی امتیں پیدا کی ہیں جن میں ایک امت کو دوسری امت کی خبر نہیں، اور وہ نہیں جانتیں کہ ان کے علاوہ کوئی دوسری امت بھی پیدا کی گئی ہے نہ انکے لوح محفوظ اور قلم کو خبر ہے جب میں کسی شے کا ارادہ کرتا ہوں تو میرا حکم صرف اس قدر ہوتا ہے کہ ہو جا وہ چیز ہو جاتی ہے اور کاف نون پر سبقت نہیں یعنی کاف نون سے ملنے نہیں پاتا۔ (دیلمی)

حضرت حق کا ارادہ جب کسی شے کے وجود کے ساتھ متعلق ہو جائے پھر اس کے

موجود ہونے میں دیر کہاں۔

﴿۲۲﴾ ...... حضرت ابن عباسؓ کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کسی دعا کرنے والے کی دعا میرے نزدیک اتنی بلیغ نہیں ہوتی جتنی رزق کی قلت کے متعلق دعا کرنے والے کی ہوتی ہے۔ (دیلمی)

یعنی یوں تو ہر شخص عاجزی سے گڑگڑا کر دعا کرتا ہے اور سب ہی دعائیں حضرت حق تک پہنچتی ہیں لیکن رزق کی کمی کے متعلق جو بندہ عاجزانہ اور بلک کر دعا کرتا ہے اس کی دعا پہنچنے میں زیادہ تیز ہوتی ہے۔

﴿۲۳﴾ ...... امام احمدؒ نے اپنی مسند میں ایک روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندوں کی تمثال یعنی تصویر نہ بناؤ۔ (احمد)

۲۴۔ دیلمی نے ایک روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جیسا کرے گا ویسا ہی تیرے ساتھ کیا جائے گا یعنی جیسا کرے گا ویسا بھریگا۔

﴿۲۵﴾ ...... حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ابن آدم اگر میری طرف متوجہ ہوگا تو میں تیرے دل کو غنا سے پر کردون گا اور فقیر کو تیرے سامنے سے زائل کردونگا اور تیرے عمل کو کفایت کردونگا پھر تو صبح بھی غنی ہوگا اور شام بھی غنی ہوگا اور اگر تو نے مجھ سے منہ پھیرا تو میں غنا کو تیرے قلب سے سلب کرلوں گا اور فقر کو تیرے سامنے مقرر کردوں گا اور تیرے عمل کو منتشر کردونگا پھر تو صبح کو بھی محتاج ہوگا اور شام بھی محتاج ہوگا۔ (ابوالشیخ)

یعنی روزی کمانے کیلئے جو کام کرے گا وہ کام کافی نہ ہوگا۔

﴿۲۶﴾ ...... حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت انسؓ بنی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھ سے بڑھ کر کون سخی ہوسکتا ہے میں بندوں کی ان کے بچھونوں میں اس طرح حفاظت کرتا ہوں' گویا انہوں نے میری نافرمانی ہی نہیں کی' اور میرے کرم کی یہ شان ہے کہ میں توبہ کرنے والے کی توبہ کو قبول کرتا ہوں یہاں تک کہ وہ توبہ کرتا رہتا ہے اور میں قبول کرتا رہتا ہوں کس نے میرے دروازے کو کھٹکھٹایا اور میں نے نہیں کھولا۔ کس نے مجھ سے مانگا اور میں نے اس کے سوال کو قبول نہیں کیا۔ کیا میں بخیل ہوں جو بندہ مجھے

بخیل سمجھتا ہے۔(دیلمی) مطلب یہ ہے کہ کیوں مجھ سے مایوس ہوکر میری شکایت کرتا ہے یا میرے علاوہ غیر سے مانگتا ہے۔

﴿۲۷﴾.......... ابن عمرؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ابن آدم! میری مشیت سے تو جو کچھ چاہتا تھا وہ کیا کرتا تھا اور جو نعمتیں میں نے تجھ پر کی تھیں ان سے ہی میری نافرمانی پر تو نے قوت حاصل کی تھی اور میری توفیق اور میرے احسان کی وجہ سے تو میرے فرائض کو ادا کرتا تھا پس میں زیادہ مستحق ہوں کہ تو میرے ساتھ نیکی کرے اور تو نے گناہ کرنے کو اپنا حق سمجھا میری جانب سے تیرے ساتھ خیر کی ابتدا ہوئی ہے اور میرا شر یہی ہے کہ تو جو کچھ لیکر آیا ہے اس کا بدلہ تجھ کو دوں اور میں تجھ سے اسی بات میں راضی ہوں جس بات پر تو مجھ سے راضی ہو۔(ابونعیم)

﴿۲۸﴾...... حضرت ابن عباسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدمؑ جنت کو آگ کے مقابلہ میں پسند کر اور اپنے اعمال کو ضائع نہ کرو ورنہ اوندھے منہ آگ میں ڈالدیا جائے گا اور اس میں ہمیشہ پڑا رہے گا۔(رافعی)

﴿۲۹﴾...... حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس شخص نے میری مخلوق میں سے کسی ایسے کمزور کیساتھ بھلائی کی جس کا کوئی کفایت کرنے والا نہیں تھا تو ایسے بندہ کی کفایت اور کفالت کا میں ذمہ دار ہوں۔(خطیب)

﴿۳۰﴾...... ربیع بنت معوذؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں جب کسی جنازے کی نماز پڑھا کرو تو میت کی بھلائی اور اس کے عمل خیر کا ذکر کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جن کاموں کی یہ شہادت دے رہے ہیں میں ان اعمال میں ان کی شہادت قبول کرتا ہوں اور جن اعمال کو یہ نہیں جانتے ان کی مغفرت کر دیتا ہوں۔(دیلمی)

﴿۳۱﴾...... حضرت ابوہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں جب کوئی مومن مرجاتا ہے اور پڑوسیوں میں سے دو شخص یہ کہتے ہیں کہ ہم تو اس مرنے والے کے اعمال میں سوائے خیر کے اور کچھ نہیں دیکھتے اور اللہ تعالیٰ کو اس کے خلاف علم ہوتا ہے تب بھی اللہ تعالیٰ ملائکہ سے فرماتا ہے ان دونوں پڑوسیوں کی شہادت میرے بندے کے حق میں قبول کرلو اور میرے علم کی بات چھوڑ دو۔(ابن نجار)

یعنی اگر چہ ہم جانتے ہیں کہ گنہگار تھا لیکن دو مسلمانوں کی شہادت کی وجہ سے مغفرت کرتے ہیں۔

﴿۳۲﴾ حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جب دنیا کو پیدا کیا تو اس کی طرف دیکھ کر فرمایا مجھے اپنی عزت کی قسم تجھے نہیں نازل کروں مگر اپنی بدترین مخلوق میں۔(ابن عساکر) عام طور پر اچھے بندوں کو دنیا کم ملتی ہے۔

﴿۳۳﴾ حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک پیر اور جمعرات کو اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی مغفرت کر دیتا ہے مگر ان دو مسلمانوں کو نہیں بخشتا جو آپس میں ناراض ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان کو چھوڑ دو جبتک یہ دونوں صلح کریں (ابن ماجہ) یعنی کسی دنیاوی معاملہ پر اگر ایک نے دوسرے کو چھوڑ دیا ہو تو ان کی مغفرت صلح اور ملاپ تک کیلئے موقوف کر دی جاتی ہے۔

﴿۳۴﴾ حضرت ابن عمرؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرشتوں نے حضرت حق کی جناب میں عرض کیا اے پروردگار یہ کیا بات ہے کہ تیرے بندہ مومن سے دنیا اپنے دامن سمیٹ لیتی ہے اور بلائیں اس کی جانب متوجہ رہتی ہیں۔ حالانکہ وہ مومن ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس کا ثواب ظاہر کر دیا جائے جب ملائکہ نے مومن کا اجر و ثواب دیکھا تو عرض کیا الٰہی اب اس چیز سے جو دنیا میں اس کو پہنچے کچھ ضرر نہیں۔ پھر فرشتوں نے عرض کیا اے رب تیرے کافر بندے پر دنیا خوب فرخ ہوتی ہے اور بلائیں اس پر کم متوجہ ہوتی ہیں، حالانکہ وہ کفر کرتا ہے حضرت حق نے فرمایا اس کا بدلہ بھی ظاہر کر دیا جائے۔ چنانچہ جب فرشتوں نے کفاروں کا انجام دیکھا تو عرض کیا جو کچھ کافر کو ملتا ہے وہ اس کیلئے نافع اور مفید نہیں ہے۔(ابونعیم)

یعنی دنیا کی تکالیف اس ثواب کے مقابلے میں جو مومن کو ملتا ہے سب ہیچ ہے اور کافر کو جو عذاب ہونے والا ہے اس کے مقابلہ میں دنیا کی سب نعمتیں ہیچ ہیں اور نہ ہونے کے برابر ہیں۔

﴿۳۵﴾ حضرت عائشہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ترازو کو اتنا بڑا پیدا کیا کہ اس کے دونوں پلڑے آسمان و زمین کے برابر ہیں فرشتوں نے

عرض کیا۔اے رب ہمارے اتنے بڑے پلڑوں میں کیا چیز تولی جا سکتی ہے؟ حضرت حق نے فرمایا جس چیز کو میں چاہوں گا وہ وزن کی جائیگی اور اللہ تعالیٰ نے صراط کو تلوار سے تیز پیدا کیا تو فرشتوں نے عرض کیا۔اے رب اس پر سے کون گذر سکے گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس کو میں چاہوں گا وہ اس پر سے گذر سکے گا۔ (دیلمی)

﴿۳۶﴾......حضرت عبداللہ بن عباسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ مہاجر کے عمل کو غیر مہاجر کے عمل پر ستر درجے فضیلت ہے اور عالم کے عمل کو عابد کے عمل پر ستر درجے فضیلت ہے اور پوشیدہ عمل کو ظاہری عمل پر ستر درجے فضیلت ہے اور جس کا ظاہر اور باطن دونوں برابر ہوں اس پر اللہ تعالیٰ اپنے ملائکہ کے سامنے فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے یہ بندہ واقعی میرا بندہ ہے۔ (دیلمی)

﴿۳۷﴾حضرت اسامہ بن زیدؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت کے دن ہر آنکھ روتی ہوگی مگر وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونے والی ہو اور وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں پھوڑی گئی ہو اور وہ آنکھ جو حرام چیزوں کو دیکھ کر بند ہو جاتی ہے اور وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں رات کو جاگتی رہتی ہے اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کے سامنے اس بندے پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے دیکھو میرے بندے کو میری طاعت میں مشغول ہے اس کے جسم نے بچھونے کو چھوڑ دیا ہے میرے خوف سے اور میری رحمت کی توقع پر مجھے پکار رہا ہے تم گواہ رہو میں نے اس کی مغفرت کر دی ہے۔ (رافعی)

اللہ کی راہ سے مراد جہاد ہے۔

﴿۳۸﴾......حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ تمام اعضاء کے مقابلے میں زبان کو سخت ترین عذاب ہوگا' زبان کہے گی اے رب تو نے جسم کے کسی عضو کو اتنا عذاب نہیں کیا جتنا مجھے کیا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تجھ سے ایسی بات نکلتی تھی جو مشرق اور مغرب تک پہنچ جاتی تھی اور خون ریزی کا سبب بن جاتی تھی مجھے اپنی عزت کی قسم تجھ کو تمام اعضاء سے زیادہ عذاب کرونگا۔ (ابونعیم)

مطلب یہ ہے کہ زبان کے نقصانات زیادہ ہیں اکثر جھگڑے اور خون ریزی زبان چلانے سے ہوتی ہے۔

﴿۳۹﴾ ...... حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی بندہ تین مرتبہ اے رب اے رب کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے جواب میں فرماتا ہے لبیک عبدی اے بندے میں حاضر ہوں پھر جس کیلئے چاہتا ہے جلدی کرتا ہے اور جس کیلئے چاہتا ہے تاخیر کرتا ہے۔ (دیلمی)

مطلب یہ ہے کہ جواب تو ہر ایک کو ملتا ہے باقی حاجت پوری کرنے میں تعجیل اور تاخیر یہ ان کی مشیت اور مصلحت پر موقوف ہے۔

﴿۴۰﴾ ...... حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی مسلمان بندہ مرتا ہے اور اس کے قریب تر پڑوسیوں میں سے تین آدمی اس پر خیر کی گواہی دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے بندوں کی شہادت ان کے علم کے مطابق قبول کر لی، اور جو کچھ میں جانتا ہوں اس کو میں نے بخشدیا۔ (احمد)

یعنی نیکیوں کا علم پڑوسیوں کو تھا۔ اس میں ان کی شہادت قبول کر لی اور گناہوں کو میں جانتا تھا ان کو میں نے بخشدیا۔ حضرت انسؓ کی روایت میں چار پڑوسیوں کا ذکر ہے۔ نمبر (۲۲) میں ایک روایت گذری ہے اس میں دو ہی کا ذکر ہے مطلب یہ ہے کہ چار پڑوسی شہادت دیں چار نہ ہوں تو تین ہی گواہ ہوں۔ تین نہ ہوں تو دو ہی کی گواہی سے کام ہو جائے گا۔ بشرطیکہ گواہی دینے والے اچھے بندے ہوں۔

﴿۴۱﴾ ...... حضرت ابوامامہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص قرض لیتا ہے اور اس کی نیت ادا کرنے کی ہوتی ہے اور وہ مر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا قرض ادا کر دے گا۔ اور جو شخص قرض لیتا ہے اور اس کی نیت ادا کرنے کی نہیں ہوتی ہے اور وہ مر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت میں اس سے فرمائیگا کیا تو یہ سمجھتا تھا کہ میں اپنے بندے کا حق نہیں لونگا پس اس کی نیکیاں قرض خواہ کو دلوا دی جائیں گی اور اگر نیکیاں اس کے پاس نہ ہوں گی تو قرض خواہ کے گناہ اس کی طرف منتقل کر دیئے جائیں گے۔ (طبرانی حاکم)

﴿۴۲﴾ ...... حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ قیامت میں ایک مقروض کو لایا جائے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے لوگوں کے مال کس چیز

میں تلف کیے یہ عرض کرے گا الٰہی تو جانتا ہے جو روپیہ میں نے لوگوں سے لیا تھا اس میں سے کچھ جل گیا اور کچھ غرق ہو گیا اللہ تعالیٰ فرمائے گا آج میں تیرا قرض چکا دوں گا چنانچہ اس کی جانب سے قرض چکا دیا جائے گا۔(طبرانی)

﴿۴۳﴾......حضرت ابوالطفیل اور حضرت حذیفہ بن اُسید الغفاریؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب عورت کے رحم میں نطفہ قرار پاتا ہے تو ایک چلہ گزرنے کے بعد فرشتے آتے ہیں اور دریافت کرتے ہیں کہ اے رب کیا لکھا جائے یہ شقی ہے یا سعید پس اللہ تعالیٰ جو فرماتا ہے وہ لکھتے ہیں اور اس کے عمل اس کی حیثیت اس کا نصیب اس کا رزق اور اس کی اجل یہ سب لکھنے کے بعد اس کاغذ کو لپیٹ دیا جاتا ہے اور اس کاغذ میں نہ زیادہ ہوتا ہے اور نہ اس میں کمی کی جاتی ہے۔(احمد، مسلم، ابوعوانہ ابن حبان)

﴿۴۴﴾......حضرت عائشہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ ماں باپ کے نافرمان سے کہا جاتا ہے جو نیکی چاہے کر تجھ کو نہیں بخشونگا اور ماں باپ کے فرمانبردار سے کہا جاتا ہے جو چاہے کر میں تیری مغفرت کر دوں گا۔(ابونعیم) یعنی اللہ تعالیٰ کہتا ہے۔

﴿۴۵﴾......ابن قیم مدارج المساکین میں روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی بندہ گناہ کرنے کے بعد کہتا ہے اے رب یہ تیری تقدیر اور تیری قضا سے ہوا ہے تو نے ہی میری قسمت میں لکھدیا تھا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تو نے کیا ہے تو جانتا تھا تو نے ارادہ کیا تو نے کوشش کی اور میں اس پر تجھ کو عذاب کرونگا' اور جب کوئی بندہ گناہ واقع ہونے کے بعد یوں کہتا ہے الٰہی میں نے زیادتی کی۔ میں نے خطا کی' میں نے ظلم کیا جو کچھ کیا میں نے ہی کیا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے تیرے لئے مقدر کر دیا تھا۔ میری قضا سے ہوا میں نے تیری قسمت میں لکھدیا تھا۔ میں اس گناہ کو معاف کر دونگا اور جب نیکی کرنے کے بعد کوئی بندہ کہتا ہے میں نے یہ عمل کیا میں نے صدقہ دیا۔ میں نے نماز پڑھی میں نے مسکین کو کھانا کھلایا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے تجھ کو توفیق دی۔ میں نے تیری مدد کی اور جب نیکی کرنے کے بعد کوئی بندہ کہتا ہے اے میرے رب تو نے مجھ کو نیکی کی توفیق دی اور تو نے میری مدد کی اور تو نے اس نیک کام کی توفیق دے کر مجھ پر احسان کیا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تو نے یہ عمل کیا ہے تو نے ارادہ کیا تو نے ہی کسب کیا۔

﴿۴۶﴾ ...... حضرت عمر بن الخطابؓ فرماتے ہیں کہ مجھ سے یہ بات کہی گئی ہے کہ حضرت موسیٰ یا عیسیٰ نے حضرت رب العزت سے عرض کیا۔ آپ اپنی مخلوق سے جب خوش ہوں تو اس کی علامت کیا ہے اور جب آپ اپنی مخلوق سے ناراض ہوتے ہیں تو اس کی نشانی کیا ہے۔ حضرت حق نے ارشاد فرمایا میری رضامندی کی نشانی یہ ہے کہ مخلوق کی کھیتی کے وقت ان پر بارش کروں اور کھیتی کاٹنے کے وقت بارش کو روک دوں اور زمام حکومت مخلوق کے سمجھدار اور بردبار لوگوں کے ہاتھ میں سپرد کروں اور بیت المال اور مال غنیمت کا انتظام سخی لوگوں کے حوالہ کروں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میری خفگی اور غصے کی علامت یہ ہے کہ کھیتی کاٹنے کے وقت بارش برساؤں اور کھیتی کرنے کے وقت بارش کو روکدوں اور زمام سلطنت بیوقوفوں کے سپرد کردوں اور بیت المال اور مال غنیمت کا انتظام بخیلوں کے حوالے کردوں۔ (بیہقی خطیب)

تمت الخیر

(وما علینا الا البلاغ)

صلی اللہ علیہ وسلم ...... صلی اللہ علیہ وسلم ...... صلی اللہ علیہ وسلم